قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰہِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کو دعوتِ فکر

قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ

تالیف
عطا محمد جنجوعہ

مقدمہ ونظرثانی
فضیلۃ الاستاذ خاور رشید بٹ

مرکز معاذ بن جبل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

﴿وَإِنَّ اللّٰهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ﴾ (مریم: 36)

عیسائیوں کو دعوتِ فکر

مؤلف

عطا محمد جنجوعہ

مقدمہ ونظر ثانی

مولانا خاور رشید بٹ حفظہ اللہ

تقریظ

مولانا عبد الرؤف فاروقی

روشن تعدیل

جناب محمد متین خالد

ناشر

مرکز معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ لاہور روڈ

بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا

0336-8700323

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : عیسائیوں کو دعوت فکر

مؤلف : عطا محمد جنجوعہ ولد خوشی محمد

مرتبہ : مولانا محمد یعقوب ایم فل
مدیر مرکز معاذ بن جبلؓ

پروف ریڈنگ : حفصہ قادر

ناشر : مہر عبدالخالق لک ولد حافظ محمد دین (حال مقیم جدہ)

طبع اوّل : دسمبر 2023ء

ملنے کے پتے

- مکتبہ معاذ بن جبل، روڈ لاہور، بھاگٹانوالہ ضلع سرگودھا
فون: 0336-8700323
- مکتبہ قدوسیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور 0321-4460487
- مکتبہ اسلامیہ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار لاہور، 042-37244973
- مکتبہ سلفیہ، 4۔ شیش محل روڈ، لاہور۔ 042-37230271
- مکتبہ سجاد اکیڈمی، الفضل مارکیٹ، اردو بازار لاہور۔ 0302-4373627

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

میری شفیق والدہ مرحومہ

"صاحبِ خاتون" بنت محمد رمضان

کے نام

جنہوں نے رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور

پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیا

اور

چچا حافظ احمد دینؒ کے نام

جنہوں نے مسلسل چالیس سال مسجد میں

بے لوث خدمات سرانجام دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

- انتساب 3
- مقدمہ (جناب مولانا خاور رشید بٹ) 7
- تقریظ (جناب مولانا عبدالرؤف فاروقی) 11
- روشن قندیل (جناب محمد متین خالد) 12
- پیش لفظ (مؤلف) 15
- عیسائیوں کو دعوتِ فکر 19
- سیرتِ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام 24
- سیدنا مسیح علیہ السلام کا شبیہہ کون تھا؟ 40
- عیسائی شبہ کا ازالہ 44
- صلیبی عقائد کی تردید 50
- حقوق نسواں کا محافظ؛ دین اسلام 55
- عورت کی عزت و آبرو کا محافظ کون اسلام یا عیسائیت 59
- عورتوں کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کا غیر فطری چارٹر 60
- پادریوں میں جنسی بے راہ روی جرم کیوں نہیں؟ 67
- شرعی سزائیں وحشیانہ یا حکیمانہ......! 72
- اہل مغرب کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے گستاخوں سے دوستی 75
- صلیبی قوم کے لیے لمحہ فکریہ 82

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

- عہد نامہ جدید (پولس کا مکاشفہ) 86
- عقیدۂ تثلیث کا تجزیہ 92
- حضرت مسیح علیہ السلام "ابن اللہ" نہیں، "عبداللہ"! 96
- عقیدۂ کفارہ کا تحقیقی جائزہ 107
- قرآن برحق کلام الٰہی 116
- فتح بیت المقدس نبوت و خلافت کی صداقت کی دلیل 119
- ایسٹر تہوار......قابل غور معاملہ 122
- بائبل میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے آثار 128
- بِاِذْنِ اللّٰہِ 136
- حضرت مسیح علیہ السلام الٰہ کیوں نہیں؟ 138
- موجودہ انجیل میں "رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم" کی بشارات 142
- صلیبی قوم کو دعوتی پیغام 156
- ماخذ و مراجع 158
- مؤلف کی دیگر کتب 159

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

جناب مسیح علیہ السلام سلسلہ انبیاء علیہم السلام کی ایسی کڑی اور تسبیح کے دانوں میں سے ایسے موتی ہیں جن کی ذات پیدائش تا وفات معجزات سے مرقع ہے۔

ان کے متعلق تین طرح کے گروہ معرض وجود میں آئے۔

اول:...... جنہوں نے ان کی تنقیص کی اور ان پر طرح طرح کے الزامات لگا کر رد کیا نیز انہیں قتل کرنے کی سازش رچائی، یہ یہود کا گروہ ہے۔

دوم:...... ان کے معجزات دیکھ کر رسول و نبی کے رتبہ سے بڑھ کر خدا اور خدا کا بیٹا قرار دے لیا انہیں آج عیسائی یا مسیحی کہا جاتا ہے۔

سوم:...... ان کی معجزانہ پیدائش کے قائلین، ان کو وہی حیثیت دینے والے جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مقرر کی یعنی ایک فرستادہ نبوی اور رسول کے روپ میں تسلیم کرتے ہیں، یہ مسلمان ہیں۔

جناب عیسیٰ علیہ السلام نے انسانوں کے لیے نجات کے وہی راستے واہ کیے جو گزشتہ انبیاء علیہم السلام بتاتے رہے، یعنی توحید باری تعالیٰ کا اثبات اور شرک کی نفی۔ خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے ایمان کے ساتھ ساتھ نیک اعمال کی بجا آوری اور گناہوں سے پرہیز۔ اور اگر کسی سے غلطی و نافرمانی سرزد ہو جائے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے کا درس دیا۔ نیز اپنے آپ کو نہ کبھی خدا کہا اور نہ ہی اپنی عبادت کرنے کا لوگوں کو کہا، فقط ایک نبی و رسول ہونے کا اظہار کرتے رہے یہی ان کی حقیقی تعلیم تھی جس کی تائید قرآن تو کرتا ہی ہے موجودہ عہد نامہ جدید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں بھی اس کے حوالہ جات واشارات موجود ہیں لیکن شیطان نے جس طرح دیگر انبیاء کے مقابلے میں اپنا لاؤ لشکر کھڑا کیا، ان کے مقابلے میں بھی ایک چیلا مل گیا، جس نے مسیحیت کا لبادہ اوڑھ کر سادہ لوح عوام کو محبت کی آڑ میں گمراہ کرنا شروع کر دیا، اور اس کی وجہ سے حقیقی پیغام بگڑتا چلا گیا اور آخر کار موجودہ صورت میں سامنے آیا، اس بگڑے پیغام کے بانی کو پولوس کہا جاتا ہے جس کو موجودہ مسیحیت میں جناب مسیح علیہ السلام سے بھی زیادہ حیثیت حاصل ہے، اس کی سب سے بڑی دلیل اس کی ذات خود ہے، اسے خارج کر کے دیکھ لیں موجودہ عیسائیت کا نام ونشان آپ کو دور سے بھی نظر نہیں آئے گا۔

اس لیے موجودہ عیسائیت کو مسیحیت کہنے کی بجائے پولوسیت کہا جانا چاہیے، اس کے زیر اثر اناجیل اربعہ لکھی گئیں، اس کے خطوط وغیرہ جن کے مجموعہ کو آج یہ لوگ عہد نامہ جدید کہتے ہیں، پڑھ کر دیکھ لیں جناب مسیح علیہ السلام اور اس کی باتوں میں تضاد نظر آئے گا یہاں تک کہ حرام وحلال کا بھی۔

۱:...... اس کے دیئے ہوئے نظریات کے سبب عیسائیت کا دائرہ کار بنی اسرائیل سے نکل کر دیگر اقوام تک پھیلا حالانکہ وہ خود کہتے ہیں میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے علاوہ اور کسی کی طرف نہیں بھیجا گیا۔

۲:...... جناب مسیح علیہ السلام کی حیثیت متنازعہ بنتی گئی کیونکہ اس نے انہیں نبوت ورسالت کے رتبہ سے اوپر اٹھانا شروع کر دیا یہاں تک کہ ایک وقت آیا عیسائی کونسل نے جناب مسیح کو اللہ کا بیٹا قرار دے کر سرکاری نظریہ بنا دیا اور تثلیث معرض وجود میں آئی۔

۳:......ان کی مزعومہ شہادت کو بھی کیش کرایا گیا اور ایک تیر سے دو شکار کر ڈالے ایک طرف تو یہودیوں کے الزام جو کاٹھ پر لٹکایا جاتا ہے وہ لعنتی ہوتا ہے لہٰذا اگر مسیح خدا کا فرستادہ ہوتا تو اس کے ساتھ ایسا ہرگز نہ ہوتا، کا جواب ڈھونڈا گیا اور دوسری طرف لوگوں کو شریعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے چنگل سے آزادی دلا کر بے راہ روی کا راستہ کھول دیا، چنانچہ لکھا ہے:

''مسیح جو ہمارے لیے لعنتی ہوا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا۔'' (گلتیوں ۳:۱۳)

سو نظریہ کفارہ نے جنم لیا، جب شریعت چھوٹ گئی تو جھوٹ کہنا، سچ بولنا، حرام کاری و پاکیزگی، سود کھانا و تجارت سے کمانا، عجز و انکساری اور تکبر ہر چیز برابر ہوگئی۔ پس تصلیب مسیح اور مسیح پر ایمان لانا ہی نجات کا معیار مقرر کر دیا گیا، اس کے ساتھ ساتھ ان کی لائی ہوئی کتاب اور وحی کو محرف کر کے اپنی مرضی کے مطابق ڈھال لیا گیا۔

۴:...... عیسائیوں کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ عیسائیت ایک عالمگیر مذہب ہے اور اس کی تعلیمات آفاقی حیثیت کی حامل ہیں جنہوں نے تہذیب و تمدن کی بنیاد رکھی اور انسانیت کو بلند اخلاق اور عظیم ثقافتوں سے آشنا کیا، حالانکہ حقائق اس کے برعکس ہیں، ایک مثال ہی کافی ہے ان کے ہاں دنیا چھوڑ کر راہبانہ زندگی گزارنا اور شادی نہ کرنا بڑا عمدہ فعل اور الٰہی قرب کے لیے خالص ہونے کی علامت ہے، اگر ساری دنیا فضیلت کو حاصل کرنے کے لیے اس پر عمل کرے تو چند سالوں میں دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔

ہر زمانے میں اہل باطل کے مغالطات اور تاویلات کو طشت از بام کرنے کے لیے اہل حق میدان میں آتے رہے ہیں اسی طرح دور حاضر میں بھی بعض اہل اللہ سینہ سپر ہو کر میدان عمل میں اترے ہوئے ہیں۔

انہی رنگ برنگے نگینوں میں سے ایک محترم جناب عطا محمد جنجوعہ بھی ہیں، جو جہاد بالقلم کا فریضہ انجام دے رہے، ان کا قلم کافی رواں ہے، ابطال باطل اور احقاق حق کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ جس طرح انہوں نے مسلمانوں میں رواج پائے جانے والے غلط عقائد و نظریات کی نشاندہی کرنے کے لیے اپنے قلم کو حرکت دی ہے اسی طرح غیر مسلموں کو بھی حقیقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت سے روشناس کرانے کی مقدور بھر کوشش کی۔

زیر نظر مضامین (جو وقتاً فوقتاً ہفت روزہ الاعتصام لاہور میں شائع ہوتے رہے) موجودہ عیسائیت کو جاننے اور راہ حق واضح کرنے کے لیے کافی ممد ومعاون ہیں، انہیں حرف بہ حرف میں نے پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو نخبہ مبارکہ بنائے، اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مؤلف ودیگر معاونین کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین یارب العالمین

خاور رشید بٹ، انچارج سیرت سیکشن وتقابل ادیان

ادارہ حقوق الناس ویلفیئر فاؤنڈیشن لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

محترم عطا محمد جنجوعہ علم دوست اور علم پرور شخصیت کے مالک ہیں۔ تحقیق کے لیے نئے اور اچھوتے موضوعات کی تلاش اور پھر ان پر مضامین کی ترتیب ان کی تگ و تاز کا میدان ہے۔ دینی، ادبی جرائد و مجلات کو اپنی تحقیق سے نوازنے میں ہمہ تن معروف رہتے ہیں۔ خاص طور پر مذاہب ان کی تحقیق و علمی جستجو کا ہدف ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قدرت کا عظیم الشان، بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کے نبی اور سید دو عالم ﷺ کی نبوت و رسالت کے مفاد ہیں..........

مسیحی دنیا نے ان کی سیدھی شخصیت کو الجھا کر رکھ دیا ہے اور اب وہ ایک معمہ بن کر رہ گئی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت اور سیرت و کردار کا روشن منظر صرف قرآن مجید نے پیش کیا ہے۔ وہی منظر ان کے شایانِ شان ہے۔

جناب عطا محمد جنجوعہ نے اس موضوع کو اپنی فکر اور قلم کا عنوان بنایا ہے اس پر وہ خراج تحسین کے مستحق ہیں۔

یہ مقالہ بھٹکی ہوئی مسیحیت کے لیے دعوت ہدایت بھی ہے اور ہدایت نما بھی۔ اللہ تعالیٰ محترم جنجوعہ صاحب کو ان کی اس علمی کاوش پر اجر و ثواب اور عزت و سعادت سے نوازے۔

مولانا عبدالروف فاروقی

چیف ایڈیٹر ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب لاہور

۱۸ مئی ۲۰۱۹ء بمطابق ۱۲ رمضان ۱۴۴۰ھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روشن قندیل

معروف اسلامی سکالر جناب عطا محمد جنجوعہ صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ ہمہ جہتی شخصیت کے مالک ہیں۔ دینی، علمی، فکری، سیاسی اور تاریخی موضوعات پر ان کے گرانقدر مضامین باقاعدگی سے مختلف اخبارات ورسائل کی زینت بنتے رہتے ہیں۔ ان کے مضامین میں تحقیق کے ساتھ ساتھ نکتہ آفرینیاں بھی ہوتی ہیں۔ دین اسلام کے ساتھ ان کا اخلاص بھرا لگاؤ قابل رشک ہے۔

یہ اللہ رب العزت کا احسانِ عظیم ہے کہ قرآن حکیم مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھا ہے۔ یہی وہ حفاظتی حصار ہے جو ناقابل تسخیر ہے اور الحمد للہ ساڑھے ۱۴ صدیاں گزرنے کے بعد بھی قرآن مجید فرقان حمید میں کوئی تحریف وترمیم نہ ہوئی ہے اور نہ ان شاء اللہ کبھی ہوگی۔

لیکن یہ کھلی حقیقت ہے کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمانوں پر اُٹھا لیے جانے کے بعد بائبل مقدس کو اپنے اپنے انداز میں لکھنا شروع کر دیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ آج جہاں جہاں مسیحی برادری موجود ہے اور ان کے پاس انجیل ہے تو اس کا ہر نسخہ دوسرے سے مختلف ہے۔ بلکہ یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ انجیل مقدس کا وہ ''صحیح نسخہ'' جو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اترا تھا اور جو ان کی مادری زبان میں تھا، اب کہیں محفوظ نہیں ہے۔

قرآن مجید واحد کتاب ہے جس کے معجزات سے جریدہ عالم بھرا پڑا ہے۔ اگر صدقِ دل سے صرف اس ایک معجزے پر غور کرلیا جائے تو راہ حق کی تلاش کا سفر آسان ہوجاتا۔ وہ ایک معجزہ یہ ہے کہ سورۃ فاتحہ سے سورۃ الناس تک زبر، زیر شد، مد کے ساتھ یہ ضخیم کتاب (الحمد للہ) پانچ، سات سال کے بچوں کے حافظے میں اپنے صحیح تلفظ کے ساتھ محفوظ ہوجاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ دنیا کی کوئی بھی چھوٹی سی کتاب آپ اس طرح زبانی حفظ نہیں کر سکتے۔ لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ نہ عیسائی اور نہ ہی یہودی اس پر غور کرتے ہیں بلکہ ان کا نصب العین حق بات کو سمجھنے سے رو کے رکھتا ہے۔

صلیبی اور یہودی دنیا نے اپنی مادی خواہشات اور دنیاوی آسائشوں کے حصول اور دنیا کی ترقی اور کامیابی کے لیے اپنی تحقیق وجستجو کے سارے جوہر صرف کر دیے اور بلاشبہ نت نئی ایجادات کی شکل میں بہت ساری کامیابیاں حاصل بھی کر لیں لیکن ان اسلامی تعلیمات کو یکسر بھلا دیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ دنیا میں سیدھے راستے پر چلنے والوں کو آخرت میں جنت کی بشارت ہے اور گمراہوں کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

جناب عطا محمد جنجوعہ نے اس مختصر لیکن جامع تصنیف ''عیسائیوں کو دعوت فکر'' میں بھٹکی ہوئی مسیحیت کو دعوتِ فکر دے کر دراصل انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل شخصیت اور ان کے سیرت و کردار کے اس روشن اور تاباں پہلو کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے، جس پہلو کو قرآن مجید نے اجاگر کیا ہے۔ ان کی جو شان اللہ کے برگزیدہ پیغمبر ہونے میں مضمر ہے، مسیحی دنیا نے انھیں (نعوذ باللہ) اللہ کا بیٹا کہہ کر اس شان کو نہ صرف داغدار کیا بلکہ دنیا کے بدترین اور بھٹکے ہوئے لوگوں یعنی قادیانیوں اور یہودیوں کو یہ موقع فراہم کیا کہ وہ اللہ کے برگزیدہ پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کردار کشی کریں اور دشنام طرازی میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (معاذ اللہ)

مقام حیرت ہے کہ قرآن مجید حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کی سیرت اور کردار کا جو روشن منظر سامنے لاتا ہے، دنیائے مسیحیت کے مفکرین اور علماء اسے کیسے نظر انداز کر کے ''مسلمانوں'' کے خلاف ہر محاذ میں اپنے بغض اور کینہ کا اظہار کرتے ہیں، جبکہ یہودیوں اور قادیانیوں نے اپنی کتابوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کھلم کھلا کردار کشی اور توہین آمیز کلمے اور جملے تحریر کیے، لیکن افسوس دنیائے مسیحیت نے انھیں اپنے سینے سے لگا رکھا ہے۔

جناب عطا محمد جنجوعہ کی زیرِ نظر تصنیف ''عیسائیوں کو دعوتِ فکر'' ایک علمی اور تحقیقی کام ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو عیسائیوں کے مفکرین کے لیے سوچ اور فکر کے نئے در وا کرتا ہے۔ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ مسیحی مفکرین اور دانشور، تعصب کی عینک اُتار کر اس کتاب کا مطالعہ کریں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان قرآن مجید کے بیان کردہ منظر نامے کی روشنی میں دیکھیں تو یقین سے کہا جاسکتا ہے کہ وہ مروجہ عیسائی عقائد سے تائب ہوکر ''صراطِ مستقیم'' کی طرف رجوع کرلیں گے۔ (ان شاء اللہ)

جناب عطا محمد جنجوعہ، اس علمی اور تحقیقی کاوش پر مبارک باد کے مستحق اور رب کریم کی بارگاہ سے اجر وثواب کے حق دار ہیں۔ اُمید ہے کہ ان کی اس گرانقدر تالیف کو ہر مکتبہ فکر میں تحسین کی نظروں سے دیکھا جائے گا۔

محمد متین خالد

لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش لفظ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت و راہنمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے اور جن کی حقانیت و صداقت کو واضح کرنے کے لیے زمانہ کے مطابق اُن کو معجزات عطا کیے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے دور میں علم طب اور حکمت کا چرچا تھا۔ اللہ نے ان کو ایسے معجزات عنایت کیے جن کو دیکھ کر اس دور کے حکیم اور طبیب دنگ رہ گئے۔ ابن مریم کی بن باپ پیدائش، والدہ کی گود میں باتیں کرنا اللہ کے حکم سے مادر زاد نابینا کو بینا کرنا، کوڑھی کو ٹھیک کرنا اور مردوں کو زندہ کرنا قدرت الٰہی کا مظہر ہیں۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا فراموش شدہ پیغام یاد دلایا۔ ان کو اللہ واحد کی الوہیت کا درس دیا اور اعمال بد سے بچنے کی تلقین کی۔ مزید برآں ان کو خوشخبری دی کہ میرے بعد ایک رسول آنے والا ہے جس کا اسم گرامی ''احمد'' ہوگا۔ حواریوں نے آپ کی دعوت کو قبول کرلیا اور اپنا سب کچھ قربان کرنے کا عزم کیا جبکہ یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی مخالفت میں کمر کس لی۔ انہوں نے مکر و فریب کی سازش تیار کی اور عدالت سے ان کے قتل کا فیصلہ حاصل کرلیا۔ اللہ سبحانہ نے حضرت مسیح کو دشمنوں کے شر سے بچا کر زندہ آسمان پر اٹھالیا۔

پولس یہودی النسل تھا۔ جس نے بچپن میں باپ دادا کی شریعت کی خاص پابندی کی تعلیم پائی۔ رفع آسمانی کے بعد پولس مسیحی برادری کو ستایا تھا۔ اُس نے پلان کے تحت حواری کا لبادہ اوڑھ لیا اور عیسائیت قبول کرنے کی من گھڑت روداد کو مکاشفہ کا رنگ دے کر انجیل مقدس میں شامل کیا۔ (دیکھیے اعمال، باب ۲۲: ۳۔۵)

اور مظاہر قدرت سے ناجائز فائدہ اٹھا کر تثلیث اور کفارہ کے عقائد وضع کیے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح پولیس کی تحریف سے عیسائیت گورکھ دھندا بن کر رہ گئی۔

سیدنا مسیح علیہ السلام کی بشارت کے پورا ہونے کی ساعت آ پہنچی۔ مکہ معظمہ میں خاتم النّبیین ﷺ کا ظہور قدسی ہوا۔ جنہوں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی اصل حقیقت اور مقام کو بیان فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابن اللہ یا معبود نہیں وہ تو اللہ کے رسول ہیں۔ قرآن نے دلیل پیش کی:

﴿مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ﴾ (المائدۃ : ٧٥)

"مسیح ابن مریم سوا پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں ان کی والدہ ایک راست باز عورت تھی دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے۔"

سیدہ مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دونوں انسان تھے۔ انہیں بشری تقاضوں کے مطابق بھوک لگتی تھی۔ وہ کھانے کے محتاج تھے جو بشری تقاضوں کی مشکل و حاجت سے چھٹکارا نہ پا سکے وہ ہرگز الٰہ نہیں ہو سکتا۔

۹ ھ میں نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے آپ ﷺ سے الوہیت کے موضوع پر بحث شروع کر دی۔ اس موقع پر نبی کریم ﷺ نے قرآنی آیات کی روشنی میں دلیل پیش کی کہ اگر باپ کا نہ ہونا الوہیت کی دلیل بن سکتا ہے تو پھر سیدنا آدم علیہ السلام اس الوہیت کے عیسیٰ علیہ السلام سے زیادہ حق دار ہیں کیونکہ ان کا باپ کے علاوہ ماں بھی نہ تھی۔ عیسائی اس واضح دلیل سے مطمئن نہ ہوئے بلکہ وہ اپنے موقف پر تکرار کرنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے اللہ کے حکم سے ان کو مباہلہ کی دعوت دی۔ عیسائی وفد کے ارکان نے باہمی مشورہ کے بعد مباہلہ سے گریز کیا اور صلح کی پیشکش کی اس کے بعد عرب کی دھرتی پر اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی اجارہ داری ختم ہو گئی۔

اللہ سبحانہ نے نبی کریم ﷺ کو خاتم النّبیین کے اعزاز سے سرفراز فرمایا اور امت محمدیہ پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر کی ذمہ داری عائد کی۔ سلف صالحین نے احسن انداز سے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فریضہ کو سرانجام دیا۔

برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں نے اپنے دور اقتدار میں پادریوں کی سرپرستی کی۔ جنہوں نے مقامی آبادی کو گمراہ کرنا شروع کیا۔ تاریخ کے اس نازک موقع پر ترجمانِ اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ اور شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسریؒ نے فکری محاذ پر ان کا سدباب کیا۔

اللہ کے فضل و کرم سے قیام پاکستان کے بعد بھی علماء حق عیسائیوں کو دعوتی و اصلاحی پیغام پہنچانے میں متحرک و فعال ہیں۔ محترم مولانا عبدالرؤف فاروقی کی زیر ادارت ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب کے مطالعہ سے عیسائیت پر لکھنے کا ذوق پیدا ہوا۔ راقم نے اسلاف اور دورِ حاضر کے علماء کرام کی تحریروں سے استفادہ کر کے عام فہم انداز میں عیسائیوں کو دعوتِ فکر دی ہے اور ان کے شبہات کا ازالہ کیا۔

فضیلۃ الاستاذ خاور رشید بٹ نے نظر ثانی کرنے کے بعد مقدمہ تحریر کیا، مولانا عبدالرؤف فاروقی نے تقریظ اور محترم محمد متین خالد نے روشن قندیل لکھ کر میری حوصلہ افزائی کی۔ میں اُن کا شکرگزار ہوں۔

الٰہی! میری اس کاوش کو عیسائیوں کی ہدایت کا موجب بنا کر میری نجات کا ذریعہ بنا اور میرے والدین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔

عطا محمد جنجوعہ

کاشانۂ احتشام کوٹ بھائی خان (سرگودھا)

فون: 0302-6728908

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کو دعوتِ فکر

عیسائی مذہب دو اصولوں پر قائم ہے: (۱) تثلیث۔ (۲) کفارہ

عقیدہ تثلیث کا مطلب ہے کہ اس دنیا کے تین الٰہ ہیں:

(۱) آسمان والا۔ (۲) روح (باپ اور بیٹے سے پیدا ہونے والی محبت)۔ (۳) حضرت عیسیٰ۔

اور کفارہ کے عقیدہ کا مطلب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان دے کر حضرت آدم وحوا کے اس گناہ کا بنی آدم سے کفارہ ادا کر دیا ہے جن کا انہوں نے اپنے ربّ کی بات نہ مان کر ارتکاب کیا تھا یعنی عیسائی اب جو چاہیں کریں اللہ کے ہاں اُن کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کیوں کہ اُن کے ہر گناہ کا کفارہ ادا ہو چکا ہے۔

غور طلب پہلو:

عیسائی قوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا اور اس کا بیٹا مانتے ہیں پھر اُسی زبان سے اقرار کرتے ہیں کہ اللہ نے صلیب پر جان دے کر بنی آدم سے کفارہ ادا کر دیا۔ حالاں کہ کفارہ سے عیسائیوں کے عقیدہ تثلیث کا ردّ ہوتا ہے۔ کیا عیسیٰ علیہ السلام خدائی اختیارات کا حامل ہو کر پھانسی پر لٹک کر اتنا بے بس ولاچار ہو گیا۔ آہ! پھر تین دن قبر میں لیٹا رہا اور آسمانی خدا (نعوذ باللہ) اپنے سامنے اپنے بیٹے کو سولی پر چڑھتے دیکھتا رہا لیکن اس کو بچا نہ سکا۔ عقیدہ کفارہ سے اُن کے الٰہوں کی شان ظاہر ہوتی ہے یا توہین؟

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہزاروں سال کائنات کا نظام آسمانی الٰہ اللہ ذوالجلال اکیلا چلاتا رہا۔ اُسے تھکاوٹ محسوس نہیں ہوئی۔ تمام انبیاء کرام اُس ایک اللہ کی عبادت کا درس دیتے رہے۔ اللہ کو دوسرے الٰہوں کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ تین الٰہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو مان کر پہلے انبیائے کرام کے عقیدہ توحید کی تعلیم کی تکذیب نہیں ہوتی ؟

آسمانی الٰہ کے علاوہ آپ کے دوسرے الٰہ محدود مدت کے لیے دنیا میں آئے۔ خصوصاً حضرت عیسیٰ کفارہ ادا کر کے اپنے ماننے والوں کو آزادی کو نیلی پری دے کر چلے گئے کہ اب جو چاہو کرو کوئی تم سے پوچھنے والا نہیں ۔ پہلے الہامی مذہب کی تائید ہوئی یا عوامی مذہب کا پرچار؟

تاریخ عالم گواہ ہے کہ کفارہ کے عقیدہ نے صلیبیوں کو خونخوار درندہ بنا دیا ہے۔ صلیبیوں نے جاپان پر ایٹم بم برسا کر ہزاروں افراد کو ہلاک کیا، لاکھوں کو اپاہج کر دیا۔

ویت نام میں بمباری کے دوران ہزاروں انسان لقمہ اجل بن گئے ۔ امریکا میں ٹائن الیون کا حادثہ صہیونی سازش سے ہوا۔ اس واقعہ میں کوئی ایک افغانی ملوث نہ تھا۔ لیکن صلیبی افواج نے افغانستان پر چڑھائی کر دی۔ کارپٹ بمباری سے ہزاروں انسان زمین میں دھنس گئے ۔ اسی طرح القاعدہ کی تلاش میں عراق پر فاسفورس بم برسا کر لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں کو جلا کر بھسم کر دیا گیا۔ عقیدہ کفارہ کی رد سے صلیبیوں کے انسانیت سوز جرائم آخرت کے دن معاف ہو جائیں گے۔ عدل وانصاف کے معیار کے منافی نہیں؟

ذرا سوچو تو سہی خدانخواستہ آپ کے بیٹے کو کوئی ناحق قتل کر دے یا رات کی تاریکی میں نقب زنی کر کے اثاثہ سے محروم کر دے یا دن دیہاڑے اسلحہ کے زور پر آپ کے اہل خانہ کی عزت وحرمت کو پامال کر دے تو آپ کے دل پر کیا بیتے گی؟

مقدمہ کی تفتیش کے دوران آپ کو پتا چل جائے کہ ملزم کا تعلق عیسائی مذہب سے ہے کیا آپ اُسے معاف کر دیں گے؟ یا عدالتی کارروائی جاری رکھ کر مجرم کو سزا دلوائیں گے؟ اگر قیامت تک آنے والے عیسائیوں کے جرم کا کفارہ ہو چکا ہے۔ تو صلیبی ممالک میں عیسائی ایک دوسرے کے خلاف مقدمات کی پیروی کیوں کرتے ہیں؟

خالق کائنات نے کوئی چیز بے کار تخلیق نہیں کی۔ ہر چیز میں فائدے بھی ہیں اور نقصان بھی۔ تاہم اللہ ذوالجلال نے اُن چیزوں کا کھانا پینا اور استعمال کرنا حرام قرار دیا ہے جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشیاء کے استعمال سے نقصان زیادہ اور فائدہ کم حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً: خنزیر ایک دوسرے کے روبرو باری باری مادہ سے فعل سرزد کرتے ہیں۔ فطرتاً وہی اثرات اس کا گوشت کھانے والوں میں سرائیت کرتے ہیں۔ اللہ سبحانہ نے اسی لیے خنزیر کو حرام قرار دیا ہے۔ جب کہ عیسائی قوم خنزیر کا گوشت شوق سے کھاتے ہیں۔ اسی لیے مغربی معاشرہ میں حیا نام کی کوئی چیز نہیں۔ وہاں ایک لڑکی کے بیک وقت کئی بوائے فرینڈ ہوتے ہیں، جن سے وہ میل جول رکھتی ہے۔ سب ایک دوسرے سے باخبر ہوتے ہیں۔ اس کے خویش واقارب اس کو معیوب نہیں سمجھتے۔ انسانی معاشرہ میں آزادی کے نام پر پاکیزگی کی طرف پیش رفت ہے یا شرم وحیا کا جنازہ نکالنے کے مترادف ہے؟

سائنس وٹیکنالوجی کے شعبہ میں ترقی کرنے والے اہل مغرب کو دعوت فکر ہے کہ وہ خنزیر کے گوشت میں ریسرچ کیوں نہیں کرتے۔ آیا وہ انسانی صحت وعفت کے لیے مضر ہے یا مفید؟

اللہ سبحانہ نے بنی نوع انسان کی راہ نمائی کے لیے انبیائے کرام مبعوث فرمائے اور عبادت ومعاملات میں حلت وحرمت کے احکام اور جرائم کے سدباب کے لیے بعض انبیائے کرام پر کتب وصحائف نازل کیے۔ عیسائی قوم عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کچھ عرصہ تک عیسوی تعلیم پہ کاربند رہی پھر رفتہ رفتہ حلت وحرمت کے احکام کو عوامی مرضی کے تابع کرنے کے لیے الہامی کتب میں تحریف کرتے رہے۔ نوبت ایں جا رسید کہ عصر حاضر میں حلت وحرمت کے احکام کا فیصلہ چرچ کے ارکان کثرت رائے سے جاری کرتے ہیں۔

”سٹاک ہوم (اے پی پی) چرچ آف سویڈن نے ہم جنس پرستوں کی شادیوں کو جائز قرار دیا ہے۔ گزشتہ روز چرچ آف سویڈن کے بورڈ کے اجلاس میں ہم جنس پرستوں کی شادی کی اجازت دینے کے لیے ایک قرارداد پر رائے شماری کی گئی جس کے حق میں ۶۲ کے مقابلے میں ۱۷۶ ووٹ آئے۔ رائے شماری میں چرچ آف سویڈن کے بورڈ آف ڈائریکٹر کے گیارہ ارکان نے حصہ لیا جب کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دو غیر حاضر تھے۔'' [روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۴ اکتوبر ۲۰۰۹ء]

عیسائی قوم کو دعوت فکر ہے کہ ہم جنس پرستی کی شادی انجیل یا اس سے پہلے کسی الہامی کتاب میں کیا اس کی حلت جائز تھی؟ اگر نہیں تو موجودہ عیسائی مذہب الہامی ہوا یا عوامی خواہشات کا پرستار......؟

یہودی قوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی تسلیم نہیں کرتے بلکہ اُن کی شان اقدس میں گستاخی کرتے ہیں اور اُن کی والدہ محترمہ سیدہ مریم علیہا السلام کی عصمت پر بہتان تراشی کرتے ہیں۔ جب کہ عیسائی قوم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مقام الوہیت پر فائز کرتے ہیں۔ لیکن مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور سیدہ مریم علیہا السلام کی عصمت وعفت پر یقین رکھنے کو ایمان کا جزو قرار دیتے ہیں۔ باعث تعجب ہے کہ نصاریٰ کی یہودیوں سے دوستی اور امت مسلمہ سے دشمنی چہ معنی دارد؟

اسلام میں کوئی شخص کلمہ طیبہ پڑھ لیتا ہے تو وہ حلقہ بگوش اسلام ہو جاتا ہے۔ رنگ، زبان، نسل اور عہدہ ومرتبہ کا امتیاز مٹ جاتا ہے۔ سب ایک ہی صف میں کندھے سے کندھا ملا کر اللہ سبحانہ کی حمد وثنا بیان کرتے ہیں۔ عیسائیوں کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ عیسائی مشنریاں پس ماندہ غریب ممالک میں جا کر مصیبت زدہ لوگوں کی مالی معاونت کرتے ہیں۔ اُن کو اخوت ومحبت اور مساوات کا درس دے کر عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ بعض اوقات کالے رنگ کے لوگ کسمپرسی کی حالت میں اُن کو نجات دہندہ سمجھ کر عیسائیت قبول کر لیتے ہیں۔ جب کہ یورپ میں گوروں کے خوب صورت گرجا گھروں میں کالے عیسائیوں کا داخلہ ممنوع ہوتا ہے۔ اگر کوئی منع کرنے کے باوجود داخلہ کی کوشش کرتا ہے تو اُسے دھکے دے کر نکال دیا جاتا ہے۔ قول وفعل میں تضاد کیوں ہے؟

اٹل حقیقت ہے کہ تورات انجیل کی زبانیں اپنی حیثیت کھو بیٹھی ہیں۔ وہ عہد قدیم وجدید میں بٹی ہوئی ہیں۔ طرفہ تماشا یہ کہ ہر ایک کی کئی قسمیں ہیں۔ اُن سب میں باہمی تضاد ہے انجیل آخری الہامی کتاب ہوتی تو اس میں تحریف قطعاً نہ ہوتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن مقدس آخری الہامی کتاب ہے جس کی زبان زندہ وتابندہ ہے۔ پندرھویں صدی ہجری بیت رہی ہے آج تک قرآنِ حکیم میں زبر زیر پیش کی تحریف نہیں ہوئی۔

انجیل کسی کو زبانی یاد نہیں۔ قرآنِ حکیم پر رب کریم کا خصوصی اعجاز ہے کہ کم سن بچے اسے حفظ کرنے کی سعادت حاصل کر لیتے ہیں۔ آخری الہامی کتاب ہونے کی واضح اور روشن دلیل ہے۔ جس ہستی مقدس پر نازل ہوئی اُسی خاتم النبیین محمد ﷺ کے بارے تورات وانجیل میں پیشین گوئیاں کی گئی تھیں۔ ہم آپ کو دعوت دیتے ہیں کہ قرآن کو غور سے پڑھیں۔ سمجھیں اور آسمانی اللہ رب ذوالجلال سے صراط مستقیم پر چلنے کی دعا کریں تو یقیناً آپ قلبی سکون حاصل کریں گے۔ اور جس ہستی مقدس محمد ﷺ پر نازل ہوئی ہے اُس کی ختم نبوت پر ایمان لانے کی سعادت حاصل کریں گے۔

الٰہی ہمیں گمراہ لوگوں کے رستہ سے بچا اور انعام یافتہ بندوں کے راستہ پر چلنے کی توفیق دے، آمین!

☆ ہفت روزہ الاعتصام ۱۶ تا ۲۳ دسمبر ۲۰۱۰ء۔

☆ ماہنامہ مکالمہ المذاہب، جنوری، فروری ۲۰۱۰ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیرتِ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مخلوق میں سے انسان کا مرتبہ ومقام اعلیٰ وارفع ہے۔ جس وقت خالقِ کائنات نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، اس وقت کائنات میں زمین وآسمان، شمس وقمر اور جن وفرشتے وغیرہ موجود تھے۔ ان میں سے فرشتے افضل تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا، اس طرح حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مخلوق پر فضیلت بخشی، پھر انھیں نبوت سے سرفراز فرمایا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَنُوْحًا وَّاٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَاٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ○ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ○﴾

[آل عمران: ۳۳، ۳٤]

”بے شک اللہ نے تمام جہان کے لوگوں میں سے آدم کو اور نوح کو اور ابراہیم کے خاندان اور عمران کے خاندان کو منتخب فرما لیا۔ کہ یہ سب آپس میں ایک دوسرے کی نسل سے ہیں اور اللہ سنتا جانتا ہے۔“

چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے نبی پیدا ہوتے رہے، پھر سلسلۂ نبوت حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں منتقل ہو گیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام تک چلتا رہا، پھر یہ سلسلۂ نبوت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے مختص ہو گیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد سے بہت سے انبیائے کرام تشریف لائے۔ بنی اسرائیل میں سب سے آخر میں حضرت حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مبعوث ہوئے، جب کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے صرف خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اور حضرت احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان پانچ سو ستر سال کے عرصے میں کوئی اور نبی مبعوث نہیں ہوا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں آلِ عمران کا خصوصی طور پر اس لیے ذکر فرمایا کہ نسب تو مرد کی طرف سے چلتا ہے، جب کہ حضرت عیسیٰ بن باپ پیدا ہوئے۔ چونکہ ان کی والدہ حضرت مریم حضرت عمران کے خاندان سے تھیں، اس بنا پر اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی والدہ حضرت مریم کی طرف منسوب کیا ہے۔ سب انبیائے کرام علیہم السلام حضرت آدم، پھر حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کی اولاد میں سے تھے۔ چونکہ حضرت عیسیٰ بھی حضرت ابراہیم اور پھر آلِ عمران سے تھے، لہٰذا وہ بھی انسان تھے۔ اللہ یا اللہ کے بیٹے نہیں تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ رسول ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نانا حضرت عمران اور نانی محترمہ حنہ (حضرت مریم کی والدہ) بے اولاد تھے۔ ان دونوں کو بشری تقاضوں کے تحت اولاد کی خواہش تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عیسیٰ کی نانی حنہ اپنے گھر کے صحن میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ انھوں نے دیکھا کہ ایک پرندہ ننھے سے بچے کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ وہ خوراک کے دانے اس کے منہ میں ڈالتا اور اسے پیار کرتا۔ انھوں نے یہ منظر دیکھا اور فطری طور پر اولاد کی تمنا نے ان کے دل کو بے قرار کر دیا۔ ان کے دل سے دعا نکلی کہ اے میرے اللہ! مجھے اولاد کی نعمت سے سرفراز فرما۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے عجز وانکسار کے ساتھ کی ہوئی دعا کو شرفِ قبولیت بخشا۔ کچھ دنوں کے بعد حضرت عمران کی بیوی حنہ نے محسوس کیا کہ وہ اُمید سے ہیں تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں نذر مان لی:

﴿إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَٰنَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّيٓ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ﴾ [آل عمران: ٣٥]

”جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے میرے رب! میرے پیٹ میں جو کچھ ہے، اسے میں نے تیرے نام آزاد (بیت المقدس کی خدمت) کرنے کی نذر مانی تو میری طرف سے قبول فرما یقیناً تُو خوب سننے والا اور پوری طرح جاننے والا ہے۔“

بنی اسرائیل میں ایک مذہبی رسم بہت مبارک سمجھی جاتی تھی، یعنی وہ اپنے بیٹے کو بیت المقدس کی خدمت کے لیے وقف کر دیتے تھے۔ حضرت عمران کی بیوی نے بھی یہی منت مانی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ جو چاہے وہی ہوتا ہے، حضرت عمران کی بیوی نے بچی کو جنم دیا جس کا نام مریم رکھا گیا۔ انھیں اس کی پیدائش پر خوشی تو ہوئی، تاہم یہ افسوس بھی ہوا کہ میں نے جو منت مانی ہے، وہ کس طرح پوری کروں گی کیوں کہ بیت المقدس کی خدمت کا کام لڑکیوں کا نہیں، لڑکوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی والدہ کو تسلی دی:

﴿وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ﴾ [آل عمران: ٣٦]

''اور لڑکا لڑکی جیسا نہیں۔''

یہ لڑکی لڑکے سے بدر جہا بہتر ہے، حتیٰ کہ کوئی بھی لڑکا اس لڑکی کے جوڑ کا نہیں، لہٰذا افسوس کرنے کی ضرورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم کی والدہ کی منت کو شرفِ قبولیت بخشا۔ بیت المقدس کے تمام خادموں کی خواہش تھی کہ یہ لڑکی ہماری کفالت میں دی جائے، تاکہ ہم اس کی تربیت کریں۔ حضرت زکریا علیہ السلام بیت المقدس کے خادموں میں سے تھے اور حضرت مریم کے خالو بھی تھے۔ انھوں نے اس رشتے کو دلیل بنا کر اظہار فرمایا کہ حضرت مریم میری کفالت میں دی جائیں، لیکن دیگر خادموں نے اس استحقاق کو اہمیت نہ دی، چنانچہ قرعے کے امتحان میں حضرت زکریا کا نام نکلا۔ جب حضرت مریم کچھ بڑی ہوگئیں تو حضرت زکریا نے بیت المقدس میں ایک کمرہ ان کے لیے مخصوص کر دیا جہاں وہ اللہ کی حمد وثنا کرتیں۔ حضرت زکریا جب بھی کسی کام کے غرض سے باہر تشریف لے جاتے تو حضرت مریم کے کمرے کو باہر سے بند کر دیتے، مگر جب واپس آ کر دروازہ کھولتے تو دیکھتے کہ حضرت مریم کے پاس بے موسم پھل اور میوے موجود ہیں۔

ایک دفعہ ازراہِ تعجب انھوں نے دریافت کیا:

﴿يَٰمَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا﴾ [آل عمران: ٣٧]

''اے مریم! یہ سب تجھے کہاں سے ملا؟''

وہ جواب میں کہہ دیتیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

[آل عمران : ۳۷]

"یہ اللہ کی طرف سے ہے، بے شک اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار روزی دیتا ہے۔"

جب حضرت زکریا نے حضرت مریم کا یہ جواب سنا تو اپنے رب سے دعا کی:

﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴾

[آل عمران : ۳۸]

"اے میرے پروردگار! مجھے اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بے شک تُو دعا کو سننے والا ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریا کی دعا قبول فرمائی۔ جب وہ محراب میں نماز ادا کر رہے تھے تو فرشتوں نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا پیغام سنایا:

﴿اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ [آل عمران : ۳۹]

"اللہ آپ کو یحییٰ کی خوش خبری دیتا ہے اور اللہ کے کلمے کی تصدیق کرنے والا سردار، ضابطِ نفس اور نبی ہے، نیک لوگوں میں سے۔"

حضرت زکریا نے فرشتوں کی زبانی فرزند کی بشارت سنی تو مسرت وحیرت کے انداز میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور ظاہری رکاوٹوں کا ذکر کیا تو انھیں کہا گیا کہ

﴿كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ﴾ [آل عمران : ۴۰]

"اسی طرح اللہ جو چاہے، وہ کرتا ہے۔"

حضرت مریم بیت المقدس کے مخصوص کمرے میں اللہ کی عبادت میں مصروف رہا کرتی تھیں، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے انھیں مخاطب فرمایا:

﴿اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾ [آل عمران : ۴۲]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"اللہ نے تجھے چن لیا اور تجھے پاک کر دیا اور سارے جہانوں کی عورتوں میں سے تیرا انتخاب کر لیا۔ اے مریم! تُو اپنے رب کی اطاعت کر اور سجدہ کر اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کر۔"

دستور کے مطابق لڑکی بیت المقدس کی خادمہ نہیں بن سکتی تھی، مگر اللہ تعالیٰ نے اسے بیت المقدس کی خدمت کے شرف کے لیے پسند فرمایا۔ چونکہ حضرت مریم کو ایک عالی مرتبت رسول کی والدہ ہونے کا شرف حاصل ہونے والا تھا، اللہ تعالیٰ نے انھیں ہر قسم کے عیوب سے پاک کر دیا اور انھیں اس وقت جہاں بھر کی عورتوں پر فضیلت و برتری عطا فرمائی۔

سیدہ عابدہ طاہرہ مریم حاجاتِ ضروریہ کے علاوہ اپنے حجرے سے باہر نہیں نکلتی تھیں۔ ایک روز مسجد اقصیٰ سے مشرقی جانب گئیں، اس وقت ان کی عمر پندرہ برس کے لگ بھگ تھی، اچانک حضرت جبریل بشری لباس میں سامنے آئے:

﴿فَأَرْسَلْنَآ إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا﴾ [مریم: ۱۷]

"پھر ہم نے اس کے پاس اپنی روح (حضرت جبریل) کو بھیجا، پس وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔"

حضرت مریم آنے والے کی اصلیت سے بے خبر تھیں، اس بنا پر قدرتی طور پر خوف زدہ ہوئیں اور فوراً یوں اظہار فرمایا:

﴿قَالَتْ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِالرَّحْمَٰنِ مِنكَ إِن كُنتَ تَقِيًّا﴾ [مریم: ۱۸]

"اس نے کہا: بے شک میں تجھ سے رحمان کی پناہ چاہتی ہوں، اگر تُو کوئی ڈر رکھنے والا ہے۔"

حضرت جبریلِ امین نے جواب میں کہا:

﴿إِنَّمَآ أَنَا۠ رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ لَكِ غُلَٰمًا زَكِيًّا﴾ [مریم: ۱۹]

"میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں، تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں۔"

قاصد جو پیغام پہنچاتا ہے، اس کا ذاتی نہیں، بلکہ بھیجنے والے کا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں دوسرے مقام پر وضاحت موجود ہے:

﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَـٰٓئِكَةُ يَـٰمَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِى الدُّنْيَا وَالْـَٔاخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ﴾ [آل عمران: ٤٥]

”جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمے کی خوش خبری دیتا ہے جس کا نام مسیح ابن مریم ہے جو دنیا و آخرت میں ذی عزت ہے اور وہ میرے مقربین میں سے ہے۔“

پس بیٹا دینے والے اور حضرت عیسیٰ کو مرتبہ و مقام دینے کی خوش خبری دینے والے جبریلِ امین نہیں، ربِ جبریل ہے۔

حضرت مریم خوش خبری سن کر حیران و پریشان ہو گئیں اور تعجب سے پوچھا:

﴿أَنَّىٰ يَكُونُ لِى غُلَـٰمٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِى بَشَرٌ وَلَمْ أَكُ بَغِيًّا﴾

[مریم: ٢٠]

”بھلا میرے ہاں بچہ کیسے پیدا ہو سکتا ہے، مجھے تو کسی انسان کا ہاتھ تک نہیں لگا اور نہ میں بدکار ہوں!“

قانونِ فطرت ہے کہ اولاد کے لیے نر اور مادہ کا اختلاط ضروری ہے، چنانچہ اس بنا پر سیدہ طاہرہ مریم نے کہا کہ میری شادی بھی نہیں ہوئی، میں بدچلن بھی نہیں اور مجھے آج تک کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا تو میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہوگا!

حضرت جبریل نے حضرت مریم کی بات سن کر کہا کہ آپ کی بات تو صحیح ہے:

﴿قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَىَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهُۥٓ ءَايَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا﴾ [مریم: ٢١]

”لیکن تیرے پروردگار کا فرمان ہے کہ وہ مجھ پر بہت ہی آسان ہے، ہم تو اسے لوگوں کے لیے ایک نشانی بنا دیں گے اور اپنی خاص رحمت، یہ تو ایک طے شدہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بات ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ اے مریم! تُو نر اور مادہ کے امتزاج سے پیدائش آسان سمجھ رہی ہے اور اس کے بغیر مشکل، لیکن میرے لیے تو دونوں آسان اور برابر ہیں۔ حضرت جبریل نے حضرت مریم کو بیٹے کی خوش خبری سنا کر اللہ کے حکم سے ان پر پھونک دیا اور اس طرح اللہ کا حکم اور کلمہ حضرت مریم تک پہنچ گیا:

﴿فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا﴾ [مریم: ۲۲]

"چنانچہ مریم کو اس بچے کا حمل ٹھہر گیا اور وہ اس حالت میں ایک دور کے مکان میں جا بیٹھیں۔"

ولادت کا وقت قریب آیا تو حضرت مریم شرم کی وجہ لوگوں سے دور بیت المقدس سے مشرق کی جانب چلی گئیں جس کو آج کل "بیت اللحم" کہتے ہیں۔ حضرت مریم جو بیت المقدس کی خادمہ، خاندانی شرافت اور عصمت وعفت کا مجسمہ تھیں، اس کیفیت سے دوچار ہوئیں تو انھیں مستقبل قریب کا خیال آیا کہ انھیں اب اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں اور سہیلیوں کے چبھتے سوالوں کا سامنا کرنا ہوگا اور وہ انھیں اپنی پاک دامنی کے بارے میں کیا جواب دیں گی۔ اس موقع پر حضرت مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی اور لوگ مجھے بھول گئے ہوتے۔ (مریم:۲۳)

اتنے میں انھیں نیچے وادی سے حضرت جبریل نے آواز دی کہ آزردہ خاطر نہ ہو، تیرے رب نے پاؤں تلے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے اور اس کھجور کے درخت تلے بیٹھی رہو، اس کے تنے کو اپنی طرف ہلا، یہ تیرے سامنے تر و تازہ کھجوریں گرا دے گا۔ چین سے کھجوریں کھا، چشمے کا پانی پی اور بچے کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی کر۔ اگر کوئی پوچھے تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ رحمان کے نام کا روزہ رکھا ہے اور آج میں کسی سے بات نہیں کروں گی۔

جب سیدہ طاہرہ مریم اپنے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو لے کر اپنی قوم کے پاس آئیں، سب کہنے لگے کہ اے مریم! تُو نے بڑی بُری حرکت کی ہے۔ اے ہارن کی بہن! نہ تو تیرا باپ بُرا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی، تُو نے یہ کیا کر دیا! حضرت مریم نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب کہنے لگے کہ بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں! تو بچہ بول اُٹھا:

﴿اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِىَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِىْ نَبِيًّا ۝ وَّجَعَلَنِىْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِىْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِىْ وَلَمْ يَجْعَلْنِىْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ وَالسَّلٰمُ عَلَىَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ۝﴾ [مریم: ۳۰-۳۳]

''میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے۔ اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں، اس نے مجھے نماز اور زکاۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زندہ رہوں۔ اور اس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں کیا۔ اور مجھ پر میری پیدائش کے دن اور میری موت کے دن اور جس دن کہ میں دوبارہ زندہ کھڑا کیا جاؤں گا، سلام ہی سلام ہے۔''

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس نومولود بچے کو قوتِ گویائی عطا فرمائی۔ پہلی بات جو اس بچے نے فرمائی، یہ تھی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ بالفاظِ دیگر میں نہ اللہ ہوں اور نہ اللہ کا بیٹا ہوں۔ یوں آپ علیہ السلام کے معجزانہ کلام نے مستقبل کے فتنے کی تردید کردی۔

مزید فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مجھے کتاب دی ہے اور اپنا نبی بھی بنایا۔ اس کلام میں حضرت مریم کی پاک دامنی کا اظہار مقصود تھا کہ اگر نومولود بچہ بول سکتا ہے تو یہ بھی حقیقت ہے کہ وہ معجزانہ طور پر بن باپ کے پیدا ہوا ہے۔ دراصل نومولود کے کلام کرنے کے معجزے سے معجزانہ پیدائش کی توثیق مقصود تھی۔

اس کلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے والدہ سے حسنِ سلوک کرنے کا ذکر فرمایا ہے، والد کا ذکر نہیں کیا کیوں کہ آپ کے والد تھے ہی نہیں!

یہودی حضرت مریم علیہا السلام پر الزام تراشی کرتے ہیں، جب کہ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ''عین اللہ'' اور ''ابن اللہ'' کہتے ہیں، لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں معجزانہ طور پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلام کر کے یہود ونصاریٰ کی تردید کر دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا:

﴿ذٰلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ﴾ [مريم: ٣٤]

”یہ ہے صحیح واقعہ عیسیٰ ابن مریم کا، یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ شک وشبے میں مبتلا ہیں۔“

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹے ہیں حضرت مریم کے، ابن اللہ نہیں ہیں! حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں جو تقریر فرمائی، اسے ان الفاظ پر ختم فرمایا:

﴿وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ﴾ [مريم: ٣٦]

”میرا اور تم سب کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔“

سیدھی راہ یہ ہے کہ میرا اور تمھارا، یعنی سب لوگوں کا خالق اور پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ جب ہر قسم کی نعمتیں عطا کرنے والا اللہ ہی ہے تو اسی کی عبادت کرنی چاہیے۔

بنی اسرائیل نے اللہ تعالیٰ کے احکام کے خلاف بغاوت وسرکشی کی انتہا کر دی۔ انھوں نے سرداری اور دولت کی ہوس میں تورات میں تحریف کر دی اور ان کے اہلِ علم نے چند ٹکوں کی خاطر اللہ کے قوانین تک مسخ کر ڈالے۔ ان حالات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نبوت ورسالت کا تاج سجایا۔

اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کے زمانے کے مطابق معجزے عطا فرمائے، تاکہ اس کی صداقت اور برتری نمایاں ہو سکے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں جادو کا بڑا زور تھا تو انھیں ایسا معجزہ عطا فرمایا گیا جسے دیکھ کر جادوگروں پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت واضح ہو گئی اور وہ ایمان لے آئے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے دور میں علم طب وحکمت کا بہت چرچا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو انجیل کے علاوہ ایسے معجزات سے نوازا جن سے حکیم وطبیب دنگ رہ گئے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝﴾

[آل عمران: ٤٩]

"میں تمھارے پاس تمھارے رب کی نشانی لایا ہوں، میں تمھارے لیے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا ہوں، پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ کے حکم سے مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مُردوں کو زندہ کرتا ہوں اور جو کچھ تم کھاؤ اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو، میں تمھیں بتا دیتا ہوں، اس میں تمھارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے "باذن اللہ" یعنی بحکم خدا کہہ کر حقیقت واضح کر دی کہ ان میں میرا ذاتی کمال اور اختیار نہیں، بلکہ مرضی اور اختیار اللہ ہی کا ہے۔

انھوں نے انجیل اور معجزات کے ساتھ بنی اسرائیل کے سامنے، علماء کی مجلسوں میں اور اُمراء کے درباروں میں اللہ کی توحید کا پیغام سنایا:

﴿قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝﴾ [الزخرف: ٦٣، ٦٤]

"میں تمھارے پاس حکمت لایا ہوں اور اس لیے آیا ہوں کہ جن بعض چیزوں میں تم مختلف ہو، انھیں واضح کر دوں، پس تم اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ میرا اور تمھارا رب فقط اللہ ہی ہے، پس تم سب اس کی عبادت کرو، راہِ راست یہی ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اللہ کی وحدانیت تسلیم کرنے اور اعمالِ بد سے بچنے کی تلقین کی تو راہبوں نے آپ کی مخالفت میں کمر کس لی اور سازشی جال پھیلا کر ''شام'' کے حکمران کے کان بھرے کہ عیسیٰ بن باپ کے ہے اور تورات کو بدلنا چاہتا ہے۔ ایک طرف یہودیوں نے اپنی مذہبی عدالت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خلاف فیصلہ حاصل کر لیا تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے عرش پر عمدہ تدبیر فرمائی۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے حواریوں کے سامنے صورتِ حال پیش فرمائی اور پوچھا کہ تم میں سے اللہ کے دین کی نصرت کرنے والے کون ہیں؟ حواریوں نے جواب دیا:

﴿نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ۝﴾ [آل عمران: ۵۲]

''ہم اللہ کی راہ کے مددگار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیے کہ ہم تابع فرمان ہیں۔''

رفع ونزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام:

مخالفین نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کمرے کا محاصرہ کر لیا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خوشخبری سنائی:

﴿اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا﴾

[آل عمران: ۵۵]

''میں تجھے پورا لینے والا ہوں اور تجھے اپنی جانب اُٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔''

اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ اے عیسیٰ! تجھے یہودیوں کی سازش سے بچا کر صحیح سلامت آسمانوں پر اُٹھا لوں گا اور پھر جب دوبارہ دنیا میں نزول ہوگا تو اس وقت موت سے ہم کنار کروں گا، یعنی یہودیوں کے ہاتھوں تیرا قتل نہیں ہوگا، بلکہ تجھے طبعی موت ہی آئے گی۔

یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکا کر قتل کرنا چاہتے تھے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی تدبیر کو ناکام کر دیا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِن شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝﴾ [النساء: ۱۵۷، ۱۵۸]

''اور ان کے یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابن مریم کو قتل کر دیا، حالانکہ نہ تو انھوں نے اسے قتل کیا، نہ سولی پر چڑھایا، بلکہ ان کے لیے اس (عیسیٰ) کا شبیہ بنا دیا گیا تھا، یقین جانو کہ عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کرنے والے ان کے بارے میں شک میں ہیں، انھیں اس کے بارے میں گمان کے علاوہ کچھ علم نہیں اور انھوں نے اسے یقیناً قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے انھیں اپنی طرف اُٹھا لیا اور اللہ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے۔''

مفسرین نے وضاحت فرمائی ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کی سازش کا پتا چلا تو انھوں نے اپنے حواریوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص میری جگہ قتل ہونے کو تیار ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی شکل وصورت میرے جیسی بنادی جائے؟ ایک حواری اس کے لیے تیار ہو گیا، چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں سے آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔ بعد میں یہودی آئے اور انھوں نے اس نوجوان کو لے جا کر سولی پر چڑھا دیا جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا۔ یہودی یہی سمجھتے رہے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی ہے، جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت وہاں موجود ہی نہیں تھے۔ وہ تو زندہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جا چکے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر)

قیامت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے دنیا پر نزول ہوگا تو اہلِ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طبعی موت سے قبل ان پر ایمان لائیں گے۔ ﴿بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ﴾ کے بعد آیت میں ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ [النساء: ١٥٩]

"اور یہ جتنے اہلِ کتاب ہیں، عیسیٰ کی (طبعی) موت سے پہلے ضرور اس پر ایمان لائیں گے اور قیامت کے دن وہ ان کے خلاف گواہی دیں گے۔"

اس ضمن میں درج ذیل دو احادیث مزید وضاحت کرتی ہیں:

(۱)...... نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا:

"دجال اسی حال میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا جو دمشق کے شرقی سفید منارے کے پاس اُتریں گے اور زرد رنگ کا جوڑا پہنے اور اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوں گے۔ جب اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے ٹپکیں گے اور جب اُٹھائیں گے تو بھی موتیوں کی طرح قطریں گریں گے۔ کافر اُن کے سانس پاتے ہی مرجائے گا اور ان کی سانس حدِ نگاہ تک پہنچے گی، پھر وہ دجال کی تلاش کریں گے تو اسے بابِ لُدّ پر پائیں گے تو اسے قتل کر دیں گے۔"

(صحيح مسلم: كتاب الفتن، باب ذكر الدجال، رقم: ٢٩٣٧)

(۲)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، عنقریب تم میں ابن مریم عادل حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ اُٹھا دیں گے۔ اس زمانے میں مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا، حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہو جائے گا۔"

اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو:

﴿وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ﴾ [النساء: ١٥٩]

"اور اہلِ کتاب میں سے کوئی نہیں، مگر اس (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی موت سے پہلے اس پر ضرور ایمان لائے گا۔"

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم، رقم: ۳۴۴۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن کثیر رحمہ اللہ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق روایات ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام دمشق میں منارۂ شرقیہ کے پاس اس وقت اُتریں گے جب فجر کی نماز کے لیے اقامت ہو رہی ہوگی۔ آپ خنزیر کو قتل کریں گے، صلیب توڑ دیں گے اور جزیہ معاف کر دیں گے۔ ان کے دور میں سب مسلمان ہو جائیں گے۔ دجال کا قتل بھی آپ کے ہاتھوں سے ہوگا اور یاجوج ماجوج کا ظہور وفساد بھی آپ کی موجودگی میں ہوگا۔ بالآخر آپ ہی کی بددُعا سے ان کی ہلاکت واقع ہوگی اور تمام ادیان کا خاتمہ فرما کر اسلام کو غالب فرمائیں گے۔''

(تفسیر ابن کثیر بحوالہ تفسیر احسن البیان)

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام حکمتِ الٰہی کا مظہر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾ [آل عمران: ۸۱]

''جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمھیں کتاب وحکمت دوں، پھر تمھارے پاس وہ رسول آئے جو تمھارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمھارے لیے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے، فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہمیں اِقرار ہے، فرمایا: تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمھارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مطابق اس آیت میں ﴿ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ﴾ سے مراد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر طبری)

ہر نبی نے اپنے اپنے دور میں اللہ کی وحدانیت کی دعوت دیتے ہوئے اس اُمت کو اس وعدے کا پابند بنایا اور ہر اُمت اپنے نبی سے وعدہ کرتی رہی کہ اگر ہم نے اس نبی کا زمانہ پایا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تو ان پر ایمان بھی لائیں گے اور دین کے راستے میں ان کے معاون بھی بنیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا لیا ہوا یہ وعدہ اس طرح پورا ہوتا رہا، تاہم اس میثاق کا تقاضہ تھا کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی مقدس جماعت میں سے کوئی نبی اس عہد کا عملی مظاہرہ کر کے دکھائے، تاکہ ﴿لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ﴾ کا وعدہ پورا ہو، چنانچہ اس عملی مظاہرے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتخاب ہوا کیوں کہ وہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشخبری لے کر آئے تھے:

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [الصف: ٦]

"اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے تورات کی صورت میں ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے۔"

اس لیے اللہ تعالیٰ نے میثاقِ انبیاء علیہم السلام کی تکمیل کے لیے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا انتخاب فرمایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا اور انھیں طبعی موت نہیں آئی تھی، جب کہ فرمانِ خداوندی ہے کہ ہر جان دار کو موت چکھنی ہے، چنانچہ ان پر طبعی موت طاری کرنے کے لیے بھی ان کا نزول ہوگا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے۔ آپ علیہ السلام کے وعظ و نصیحت سے متاثر ہو کر کچھ لوگ ایمان لائے جو بعد میں عیسائی کہلائے۔ بنی اسرائیل کے دیگر افراد نے آپ کی مخالفت کی اور سازش سے پھانسی پر چڑھانے کی کوشش کی، یہ یہودی تھے۔ مصلوب حواری کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے شکل و صورت کی مشابہت کے باعث عیسائی بھی یہودی پروپیگنڈے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شکار ہوئے کہ ان کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہو گئے، لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول دونوں گمراہ قوموں کے عقائد کی تردید کرے گا۔ یہودیوں کو بتانا مقصود ہے کہ تم نے جنھیں پھانسی پر چڑھانے کی سازش کی تھی، وہ مصلوب نہیں ہوئے، بلکہ عزت واحترام سے آسمان پر اُٹھائے گئے ہیں اور دوسری طرف عیسائیوں کو حقیقت سے آگاہ کرنا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہو کر آسمان پر نہیں اُٹھائے گئے، بلکہ پھانسی سے قبل ہی ان کو آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔

مزید برآں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد اپنی قوم کے گمراہ عقائد کی تردید کریں گے کہ میں ابن اللہ نہیں، ابن مریم ہوں۔ وہ صلیب توڑ کر بتائیں گے کہ میرے مصلوب ہونے کا تصور بالکل غلط ہے۔ وہ خنزیر کے ذبیحے کو حرام قرار دیں گے اور شریعتِ محمدیہ علی صاحبھا الصلاۃ والسلام پر عمل کی دعوت دیں گے۔

یہودی آپ علیہ السلام کا خطاب سن کر مخالفت کریں گے اور دجال کا ساتھ دیں گے، جب کہ عیسائی قوم حضرت مسیح علیہ السلام کے ارشاد کو دل وجان سے قبول کریں گے اور مسلمان ہو جائیں گے۔ اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد اسلام کو غلبہ نصیب ہوگا تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیت اللہ کا طواف اور حج یا عمرہ کریں گے۔ (صحیح مسلم، رقم: ۱۲۵۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس برس تک رہیں گے، اس کے بعد ان کا انتقال ہو جائے گا اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے (سنن ابوداود، رقم: ۴۳۲۴) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب مدفون ہوں گے۔ راویِ حدیث ابومودود مدنی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ابھی ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ (سنن ترمذی، رقم: ۳۶۱۷)

☆ مکالمہ بین المذاہب لاہور، ستمبر ۲۰۲۰ء۔

☆ ضیائے حدیث لاہور، دسمبر ۲۰۲۰ء۔

☆ ہفت روزہ الاعتصام ۱ تا ۱۴ جنوری ۲۰۲۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا مسیح علیہ السلام کا شبیہ کون تھا؟

قرآن حکیم نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کو فرمان بردار اور مددگار کہا ہے لہٰذا کسی اسرائیلی روایت کی بنیاد پر حواری کو منافق بنا کر پیش کرنا مناسب نہیں۔

سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو شرک کی روش ترک کرنے اور بداعمالیوں سے دامن بچانے کی تبلیغ کی وہ آپ کے جانی دشمن بن گئے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اُن کو زندہ آسمان پر اٹھالیا۔

﴿وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَ اِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًاۢ ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝﴾

(النساء: ۱۵۷، ۱۵۸)

"اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کیا، حالانکہ انھوں نے نہ انھیں قتل کیا اور نہ انھیں سولی پر چڑھایا بلکہ انھیں شبہے میں ڈال دیا گیا۔ اور بے شک جنھوں نے عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کیا وہ ضرور ان کے متعلق شک میں ہیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے بارے میں کوئی علم نہیں سوائے گمان کی پیروی کے، اور انھوں نے یقیناً انھیں قتل نہیں کیا۔ ٭ اللہ نے انھیں اپنی طرف اٹھالیا، اور اللہ بڑا زبردست، بہت حکمت والا ہے۔"

یہودی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا اور صلیب دے دیا۔ عیسائی بھی یقین رکھتے ہیں کہ یہود نے حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب دے دیا لیکن قرآن نے نفی کر دی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ انہوں نے کہ نہ قتل کیا نہ اُسے صلیب پر چڑھایا بلکہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں کی طرف اٹھا لے گئے اور اللہ نے کسی دوسرے شخص کی شکل و صورت سیدنا عیسیٰ سے ملتی جلتی بنا دی کہ یہی عیسیٰ ہیں۔

اس طرح یہودی دعوی رد ہو گیا اور عیسائیوں کے عقیدہ صلیب اور کفارہ کی نفی ہو گئی اور بل رفع اللہ کے اعزاز سے قادیانیوں کے طبعی موت کے عقیدہ کی نفی ہوئی۔قرون اولیٰ کے مفسرین کا اتفاق ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے بلکہ زندہ آسمان کی طرف اٹھا لیے گئے۔

اللہ سبحانہ نے جس کو شبیہ بنایا قرآن حکیم میں اس کی وضاحت نہیں۔ بعض مفسرین نے قرآن کی خاموشی کا تذکرہ کرنے کے بعد ایک قول درج کیا ہے۔

''ایک منافق کی شکل کو آپ کے مشابہ کر دیا اور یہودی اسی کو مسیح سمجھ کر پکڑ کر لے گئے اور اُسے صلیب دے دیا اغلباً وہ منافق یہودہ تھا جو آپ کا حواری تھا جب یہودی نے اسے تیس روپیہ کا لالچ دیا تو اس نے پیغمبر کی مخبری کی اور آپ کو گرفتار کرانے کی کوشش میں یہود کا ساتھ دیا۔'' (ضیاء القرآن)

''اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہ شخص وہی حواری تھا جس نے بھاری رشوت لے کر آپ کی مخبری کر کے آپ کو گرفتار کروایا تھا۔'' (تفسیر القرآن)

مذکورہ قول کسی اسلامی تاریخ میں درج نہیں بلکہ عہد نامہ جدید انجیل متی باب ۲۷ میں درج ہے۔

یہ عہد نامہ جدید ہے جس نے حواریوں کو لالچی بتایا تو کہیں گرفتاریوں کے خوف سے مسیح کی گرفتار کے وقت حواریوں کا آپ کو اکیلا چھوڑ کر فرار ہونے کا تذکرہ کیا ہے جبکہ اللہ سبحانہ نے قرآن حکیم میں حواریوں کو فرمانبردار، مطیع اور عیسیٰ کا مددگار فرمایا:

﴿رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ۝﴾
(آل عمران : ۵۳)

''اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لائے ہیں جو تو نے نازل کیا اور ہم نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول کی پیروی کی ہے، چنانچہ ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔''

﴿وَ اِذْ اَوْحَیْتُ اِلَى الْحَوَارِیّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَ بِرَسُوْلِیْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ۝﴾ (المائدة : ١١١)

''اور جب میں نے حواریوں کو الہام کیا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ، تب انھوں نے کہا: ہم ایمان لائے ہیں، اور تو گواہ رہ کہ بے شک ہم فرماں بردار ہیں۔''

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ﴾

(الصف : ١٤)

''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے مددگار بن جاؤ، جس طرح عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہا اللہ کی طرف میرے مددگار کون ہیں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے مددگار ہیں۔''

مذکورہ آیات سے حواریوں کے ایمان کی شہادت استقامت اور نبی کے لیے نصرت کے جذبات ظاہر ہوتے ہیں۔

چنانچہ وَلٰكِنْ شُبِّهَ کی وضاحت میں ایسی روایت درج کرنا جو قرآنی شہادت کے منافی ہو قطعاً درست فعل نہیں۔

البتہ بعض مفسرین مثلاً علامہ وحید الزمان نے تفسیر وحیدی میں اور حافظ صلاح الدین یوسف نے احسن البیان میں روایت درج کی ہے۔

جب سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی یہودیوں کی سازش کا پتہ چلا تو انہوں نے اپنے حواریوں کو جن کی تعداد ۱۲ یا ۷ا تھی جمع کیا اور فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص میری جگہ قتل ہونے کو تیار ہے؟ تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی شکل وصورت میری جیسی بنادی جائے۔ ایک نوجوان اس کے لیے تیار ہوگیا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وہاں سے آسمان پر اٹھالیا گیا بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں یہودی آئے اور انہوں نے اس نوجوان کو لے جا کر سولی پر چڑھا دیا جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا گیا تھا۔ یہودی یہی سمجھتے رہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دی ہے درآں حالیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت وہاں موجود ہی نہ تھے وہ زندہ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جا چکے تھے۔ (ابن کثیر در فتح القدیر)

مذکورہ روایت سے حواری کا عزم و استقلال، نصرت کا اظہار اور جذبہ شہادت ظاہر ہوتا ہے۔ جو قرآن حکیم میں مذکور حواریوں کی فرماں برداری اور مددگار ہونے کی تصدیق کر رہا ہے علاوہ ازیں حواری کا عیسیٰ علیہ السلام کی ہم شکل بنا جائز ہے لیکن کافر یا منافق کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنانا شان نبوت کے منافی عمل ہے۔

راقم نے اس بنا پر حیات عیسیٰ علیہ السلام کے مقالہ میں اس روایت کو درج کیا ہے۔

☆ مکالمہ بین المذاہب، مارچ ۲۰۲۰ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائی شبہ کا ازالہ

صلیبی صاحبان بحث مباحثہ کے دوران میں اظہار خیال کرتے ہیں کہ مسلمان ان کے نظریہ ''ابن اللہ'' پر اعتراض کیوں کرتے ہیں حالاں کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ''کلمة الله'' اور ''روح اللّٰہ'' کہتے ہیں۔ روح اللہ جب کہ ابن اللہ سے کم نہیں۔ پادریوں نے قرآنی آیات کی من مانی تعبیر کرکے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ چناں چہ قرآن حکیم کی روشنی میں اصل حقائق پیش کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلمہ ''کُن'' سے پیدا ہوئے تھے۔ قرآن وضاحت کرتا ہے:

﴿إِذْ قَالَتِ الْمَلَٰٓئِكَةُ يَٰمَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿٤٥﴾ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّٰلِحِينَ ﴿٤٦﴾ قَالَتْ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٤٧﴾﴾ (آل عمران: 45-47)

''جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمہ کی خوش خبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو دنیا اور آخرت میں ذی عزت ہے اور وہ مقربین میں سے ہے۔ وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ کہنے لگیں: الٰہی! مجھے لڑکا کیسے ہوگا؟ حالاں کہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ فرشتے نے کہا: اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے جب بھی وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ کُنْ (ہوجا) تو وہ ہوجاتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ نے سیدہ مریم کو "بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ" کی خوش خبری دی۔ اس کے نام اور صفات کا تذکرہ فرمایا اور وضاحت فرما دی: "كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسا کلمہ ہیں جو اللہ کی ذات میں سے نہیں بلکہ پیدا شدہ ہیں جب کہ پیدا شدہ چیز اللہ کی ازلی صفت نہیں ہو سکتی۔

كلمة الله سے مراد لفظ "کُن" ہے۔ اس کی صراحت قرآن میں ایک اور مقام پر ہے:

﴿ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴾ (آل عمران: 59)

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ہو بہو آدم (علیہ السلام) کی مثال ہے جسے مٹی سے بنا کر کے کہہ دیا کہ ہو جا تو وہ ہو گیا۔"

یہاں کلمہ "کُنْ" جو عیسیٰ علیہ السلام کی تخلیق کا باعث تھا آدم علیہ السلام کی مثال پیش کر کے اللہ سبحانہ کا ارادہ ظاہر کیا گیا۔ قرآن حکیم میں اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صرف بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ کہا گیا ہوتا تو ان کا اعتراض غور طلب ہوتا لیکن ایسا نہیں ہے۔

کلمہ سے اللہ تعالیٰ کا علم، حکمتیں اور دلائل و براہین بھی ہیں قرآن حکیم میں مذکور ہے۔

﴿ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ﴾ (الكهف: 109)

"کہہ دے اگر سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی بن جائے تو یقیناً سمندر ختم ہو جائے گا اس سے پہلے کہ میرے رب کی باتیں ختم ہوں۔"

جس طرح اللہ کے کلمات سورج چاند، ستارے، زمین، پہاڑ، سمندر، جنگلات، حیوانات، جمادات، نباتات سبھی اللہ کے کلمات ہیں، اسی طرح حضرت مسیح علیہ السلام بھی "کُن" سے پیدا ہونے والے کلموں میں سے ایک ہیں، اس بنا پر محض کلمۃ اللہ کہنے سے کوئی اللہ یا اس کی ذات کا جز نہیں بن سکتا۔

اللہ سبحانہ کا عام قانون ہے کہ میاں بیوی کے ملاپ سے اولاد پیدا ہوتی ہے۔ حکماء اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فلاسفروں کے دور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اعجازی شان کی مظہر اور عام انسانی اصول کے برعکس باپ کے بغیر اللہ کی خاص قدرت اور اس کے کلمہ "کُــن" کی تخلیق ہے۔ اس بنا پر اللہ سبحانہ نے ان کو بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ کہا۔

"روح منه" روح کا معنی ہے "ما به الحياة" جس کے ساتھ زندگی قائم ہو۔ زندگی دو قسم کی ہوتی ہے: حسی اور معنوی۔ حسی زندگی وہ ہے جس کے ذریعے چلنا پھرنا، یاد کرنا۔ ہر قسم کے افعال صادر ہوتے ہیں۔ اور معنوی وہ ہے جس سے مکارم اخلاق، رحم، سخاوت محبت وغیرہ کا ظہور ہوتا ہے کیوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حیات حسی اور معنوی دونوں کے مظہر کامل تھے اس لیے آپ کو بطور مبالغہ روح کہہ دیا۔

قرآنی الفاظ وروح منه میں لفظ "من" جز کے لیے نہیں بلکہ کسی چیز کے صادر ہونے کے لیے ہے چناں چہ ترجمہ اس طرح ہوگا: "اس (اللہ) کی طرف سے صادر ہونے والی روح۔"

قرآن حکیم میں روح کے ساتھ مِنْهُ لفظ آیا ہے تو مِنْهُ کا لفظ دیگر اشیاء کے ساتھ بھی آیا ہے: ﴿وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مِّنْهُ﴾ (الجاثية: 13)

"اس نے آسمانوں اور زمین کی ساری ہی چیزوں کو تمھارے لیے مسخر کر دیا سب کچھ اسی کی طرف سے ہے۔"

آسمان وزمین کا اللہ کے مخلوق ہونے میں کوئی شبہ نہیں ان کی تسخیر بھی جَمِيْعًا مِّنْهُ اللہ کی طرف سے ہے۔ مذاہب عالم کا اس امر پر اتفاق ہے کہ آسمان وزمین اللہ تعالیٰ کا جز نہیں ہیں۔ اسی طرح روح منہ کہنے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ سبحانہ کی ذات کا جزو نہیں ہیں۔

قرآن حکیم میں وحی کو بھی روح کہا گیا ہے: ﴿رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ﴾ (المؤمن: 15)

"وہ بہت بلند درجوں والا عرش کا مالک ہے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اپنے حکم سے وحی نازل فرماتا ہے تاکہ باہمی ملاقات کے دن سے ڈرائے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحی کو روح سے اس لیے تعبیر فرمایا کہ جس طرح روح میں انسانی زندگی کی بقا و سلامتی کا راز مضمر ہے اسی طرح وحی سے بھی انسانی قلب میں زندگی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

رب ذوالجلال ہزارہا انبیاء کرام علیہم السلام پر وحی نازل فرما چکا ہے، تو اس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی امتیازی حیثیت تو نہ رہی، جس کی بنا پر ان کو ابن اللہ کہیں۔

قرآن حکیم میں ہے کہ اللہ بنی آدم میں روح پھونکتا ہے: ﴿ الَّذِيٓ اَحۡسَنَ كُلَّ شَيۡءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلۡقَ الۡاِنۡسَانِ مِنۡ طِيۡنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهٗ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ ۝ ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيۡهِ مِنۡ رُّوۡحِهٖ ﴾ (السجدہ: 7-9) ''(وہ اللہ) جس نے نہایت خوب بنائی جو چیز بھی بنائی اور انسان کی بناوٹ مٹی سے شروع کی پھر اس کی نسل ایک بے وقعت پانی کے نچوڑ سے چلائی جسے ٹھیک ٹھاک کر کے اس میں اپنی روح پھونکی۔''

قرآن کی مذکورہ آیات کی روشنی میں انبیاء کرام علیہم السلام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حتیٰ کہ تمام بنی آدم میں روح پھونکی گئی اگر روح منہ کی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ ثابت کیا جائے تو بنی آدم کو اللہ تعالیٰ کی جز تسلیم کرنا پڑے گا۔ جب کہ قرآن حکیم نے اللہ سبحانہ کے ساتھ ہر قسم کی جزئیت کی نفی کر دی ہے۔

﴿ قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمۡ يَلِدۡ ۙ وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۝ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ ﴾ (الاخلاص: 1-4)

''کہہ دے وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ جنا گیا اور نہ کبھی کوئی ایک اس کے برابر کا ہے۔''

حضرت عیسیٰ روح اللہ کی حقیقت یہ ہے کہ عام قانون کے تحت فرشتہ اللہ کے حکم سے رحم مادر میں روح پھونکتا ہے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں فرشتہ نے اللہ کے حکم سے سیدہ مریم طاہرہ کے گریبان میں روح پھونک دی کیوں کہ عیسیٰ بن باپ پیدا ہوئے تو یہودیوں نے ان پر بہتان تراشی کی۔ اللہ سبحانہ نے ان کی عفت و عصمت کے ثبوت کے لیے ان کو روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہا تا کہ یہودیوں کا منہ بند ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی عام قانون سے ہٹ کر تخلیق ہوئی اللہ نے اسے ''نَاقَةُ اللّٰهِ'' کہا: ﴿وَ يٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً﴾ (ھود: 64) ''اور اے میری قوم! یہ اللہ کی اونٹنی ہے تمھارے لیے عظیم نشانی۔'' چوں کہ یہ اونٹنی معجزانہ طور پر خلاف عادت پیدا ہوئی تھی اس لیے اسے ''نَاقَةُ اللّٰهِ'' کہا۔

صلیبیو! حضرت صالح علیہ السلام کی جس اونٹنی کو ''نَاقَةُ اللّٰهِ'' کہا گیا، کیا وہ اللہ کی الوہیت میں شریک ہے؟ اگر ہے تو اس کی پوجا کیوں نہیں کرتے ہو؟ اگر نہیں تو روح اللہ سے ابن اللہ کا استدلال کیوں کرتے ہو؟ تم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ ثابت کرنے کے لیے جن قرآنی الفاظ سے استدلال کیا ہے، اگر تم ان کے سیاق وسباق کو پڑھ لیتے تو اس گمراہی میں مبتلا نہ ہوتے۔

﴿يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ١ؕ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ١ۚ اَلْقٰىهَاۤ اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ١٘ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ١ۚ۫ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ١ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ١ؕ اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ١ؕ سُبْحٰنَهٗۤ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ١ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ١ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا۠ ۧ لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ﴾

(النساء: 171-172)

''اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو اور اللہ کی نسبت وہی بات کہو جو حق ہو، مسیح عیسیٰ ابن مریم صرف اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ تھے جسے اللہ نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور وہ اس کی طرف سے ایک روح تھے۔ سو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور یہ نہ کہو کہ (خدا) تین ہیں اس بات سے باز آ جاؤ یہی تمھارے لیے بہتر ہے۔ صرف اللہ اکیلا ہی الٰہ ہے وہ اس بات سے پاک ہے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور اللہ اکیلا ہی (کائنات کا نظام چلانے کے لیے) کافی ہے۔ مسیح اس بات میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عار نہیں سمجھتا کہ وہ اللہ کا بندہ ہو کر رہے۔''

اللہ سبحانہ نے ان آیات میں یہود ونصاریٰ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ دین میں غلو نہ کرو۔ غلو کا معنی ایسا مبالغہ ہے جو سیدھی راہ سے ہٹ کر ہو۔ خواہ یہ مبالغہ افراط کی جانب ہو یا تفریط کی جانب۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقام نبوت کو نہ سمجھا بلکہ انھوں نے آپ کو قتل کرنے کی مذموم کوشش کی جس میں وہ ناکام رہے جب کہ صلیبیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوں بڑھایا کہ انھیں اللہ کا بیٹا قرار دیا اور تین خداؤں میں تیسرا خدا قرار دیا۔ اللہ نے نصاریٰ کو فرمایا کہ تمھارے لیے بہتر ہے کہ وحی الٰہی کو جوں کا توں مان لو کہ صرف اللہ ہی اکیلا الٰہ ہے۔ اسے کسی اولاد کی کوئی ضرورت نہیں، وہ ایسی باتوں سے پاک وصاف ہے۔ وہ ہر چیز کا مالک ہے وہ اکیلا ہی کائنات کا نظام چلا رہا ہے اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں۔ جب عیسیٰ اور فرشتے اقرار کر رہے ہیں کہ وہ اللہ کے غلام ہیں وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں، پھر وہ معبود کیسے ہوئے؟ صلیبی خود کہتے ہیں کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زیتون کی پہاڑی پر اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ عقیدہ تثلیث کے تحت اگر وہ خدا تھے تو ان کو اللہ کی عبادت کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی؟ حضرت عیسیٰ ابن اللہ نہیں وہ اللہ کے بندے اور نبی ہیں، انھوں نے ماں کی گود میں فرمایا:

﴿ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ ۖ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا ۝ ﴾ (مریم: 30)

''میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا نبی بنایا۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بن باپ کلمہ ''کُن'' سے ہوئی اور وہ اللہ کے مقرب روحوں میں سے ایک مقرب روح ہیں۔ اللہ ہم کو حق سمجھنے کی توفیق دے۔ آمین

الاعتصام ۱۳ مئی تا ۱۹ مئی ۲۰۱۱ء۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صلیبی عقائد کی تردید

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے یہود و نصاریٰ کا مشترکہ عقیدہ ہے۔

''پیلاطیس نے اُن (یہودیوں) سے کہا پھر یسوع کو جو مسیح کہلاتا ہے کیا کروں سب نے کہا، اس کو صلیب دی جائے۔ اس نے کہا کیوں؟ اس نے کیا بدی کی ہے۔ مگر وہ اور بھی چلا چلا کر بولے کہ اس کو صلیب دی جائے جب پیلاطیس نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑتا۔ الٹا بلوہ ہو جاتا ہے تو پانی لے کر لوگوں کے روبرو اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا ''میں اس راست باز کے خون سے بری ہوں تم جانو۔'' سب لوگوں نے جواب دے کر کہا'' کہ اس کا خون ہماری اور ہماری اولاد کی گردن پر'' اس پر اُس نے برابا کو ان کی خاطر چھوڑ دیا اور یسوع کو کوڑے لگوا کر حوالے کیا تاکہ صلیب دی جائے اس پر حاکم کے سپاہیوں نے یسوع کو قلعہ میں لے جا کر ساری پلٹن اس کے گرد جمع کی اور اس کے کپڑے اتار کر اسے قرمزی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈا اس کے داہنے ہاتھ میں دیا اور اُس کے آگے گھٹنے ٹیک کر اُسے ٹھٹھوں میں اڑانے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب اور اُس پر تھوکا اور وہی سرکنڈا لے کر اُس کے سر پر مارنے لگے۔ اور جب وہ اس پر ٹھٹھا کر چکے تو چوغے کو اُتار کر پھر اُسی کے کپڑے اسے پہنائے اور مصلوب کرنے کو چلے۔ اور راہ چلنے والے جو پاس سے گزرتے تھے وہ سر ہلا ہلا کر اُس کی ملامت کرتے اور کہتے تھے اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر کر آ۔ اسی طرح سردار کاہنوں نے ٹھٹھا مار کر کہا اس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں نہیں بچا سکتا۔ اب چھٹی گھڑی سے نویں گھڑی تک تمام ملک میں اندھیرا چھا گیا۔ نویں گھڑی کے قریب یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا۔

اِیلی اِیلی لَمَا شَبَقْتَانِی یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیا۔ (متی ۲۷:۴۶) اور یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلا کر جان دے دی۔ (متی ۲۷:۵۰)

عیسائی اہل علم کو دعوتِ فکر ہے کہ تمہاری مذکورہ داستان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت ثابت ہوتی ہے یا یہودی نظریہ کی تائید ہوتی ہے؟

آپ کے بقول یہودیوں نے اقرار کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکوانے کا گناہ ہم پر اور ہماری اولاد پر ہوگا تو انیسویں صدی عیسوی میں مسیحیوں نے اُن کو معاف کیوں کیا؟ بچوں کے ساتھ جنسی جرائم میں ملوث پادریوں کو معاف کرنے کا اختیار کون سے شرعی یا رسمی قانون کے تحت جائز ہے؟

عیسائیو! ہم تمہارے خیر خواہ ہیں ہمارا اُس اللہ وحدہٗ لاشریک کی قدرت پر یقین ہے۔ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں سے وعدہ کیا کہ تم بچے کو دریائے نیل کے سپرد کردو یہی بچہ تمہارے پاس آئے گا۔ دریا کا کام ڈبونا ہوتا ہے۔ اللہ کے حکم سے وہ موسیٰ کے لیے پنگھوڑا بن گیا۔ فرعون کے گھر سے ہوتا ہوا موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے پاس آ گیا۔ وہی اللہ جس نے عیسیٰ علیہ السلام سے وعدہ کیا کہ میں تیری مدت پوری کروں گا تمہیں اپنی طرف اٹھا لوں گا اور دشمنوں کے ہتھکنڈوں سے پاک کروں گا اللہ نے وعدہ پورا کیا۔ صلیبیو! آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت و عصمت کے قائل ہیں یا مسلمان؟۔

عیسائی عقیدہ ہے کہ ''حضرت آدم علیہ السلام کے گناہ کی وجہ سے اُن کی قوت ارادی سلب ہوگئی تھی اور اس کی وجہ سے ان میں اور اُن کی اولاد کی سرشت میں اصلی گناہ داخل ہوگیا تھا جس کی وجہ سے ہر شیر خوار بچہ بھی دائمی عذاب کا مستحق تھا۔ تمام دنیا کا یہ اصلی گناہ خدا کے ابن نے پھانسی پر چڑھ کر اپنے اوپر لے لیا۔ اور اس سے تمام لوگوں کے گناہ معاف ہو گئے۔''

حضرت آدم علیہ السلام کا اناج کے دانہ کھانے میں ربّ کی حکمت مضمر تھی۔ اس کے کھانے کی وجہ سے حضرت آدم اور مائی حوا علیہما السلام زمین پر تشریف لائے اور بنی نوع انسان کی نسل کا آغاز ہوا۔ ربّ نے دعا سکھائی حضرت آدم علیہ السلام نے خشوع و خضوع سے پڑھی۔ اللہ کریم نے معاف کردیا۔ اللہ عالم الغیب نے انسانیت کو سبق دیا کہ اگر تم ارادی طور پر یا بھول کر میری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکم عدولی کر بیٹھو تو میرے دربار میں عجز وانکساری سے معافی مانگو تو میں معاف کر دوں گا۔ اس واقعہ میں ربّ کی حکمتیں ہیں۔ ربّ نے معاف کر دیا لیکن عیسائیوں نے گناہ کو انسان کی نسل در نسل سرشت میں داخل کر دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد تک انبیائے کرام تشریف لائے اُن کے صحابہ اور ولی بزرگ بھی آئے۔ عیسائیوں کے بقول وہ یہی اصلی گناہ لے کر اگلے جہان کو سدھارے۔ اللہ کی رحیمی نے کیوں جوش نہ مارا؟

بنی اسرائیل قوم کے انبیاء کرام علیہم السلام اپنے اپنے دور میں آخری اسرائیلی پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کے بارے میں پیشین گوئی کرتے رہے۔ کسی نے اُن کو ابن اللہ نہیں کہا اور نہ کسی نے عقیدہ کفارہ کا ذکر کیا، کیوں؟

فرض کریں کہ ایک چیف جسٹس کے ماتحت نے حکم عدولی کی اور مر گیا۔ کچھ عرصہ بعد چیف جسٹس کو ماتحت کی اولاد پر ترس آیا تو اُس نے اپنے ہی بیٹے پر فرد جرم عائد کر کے پھانسی پر لٹکوا دیا تا کہ حکم عدولی کرنے والے کی اولاد کے گناہ معاف ہو جائیں۔ کیا یہ قرین انصاف ہے یا دنیا کے کسی خطہ میں اس کا امکان ہو سکتا ہے؟

عیسائی عقیدہ ہے کہ اللہ کی صفت رحیمی کو مخلوق پر ترس آیا تو اُس نے اپنے بیٹے کو یہی کفارہ ادا کرنے کے لیے بھیجا۔ پندرھویں صدی ہجری میں عام شخص نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر معرکہ حق و باطل میں جان قربان کرنا اپنا اعزاز سمجھتا ہے۔ لیکن بقول آپ کے حضرت مسیح صلیب پر لٹک کر ایـلی ایلی لما سبقتنی (اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا) کیوں پکارنے لگے۔ اور اپنے حواریوں سے دعا کی درخواست کرتا رہا۔ کفارہ کے اس نظریہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت ثابت ہوتی ہے یا اُن کی ہتک ظاہر ہوتی ہے؟

کسی امت کی نجات کا دارومدار اپنے دور کے نبی کی اطاعت میں مضمر ہے اگر مسیح علیہ السلام نے یہ فرمایا ہو کہ "ابن آدم کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے" تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ تم جس قسم کا جرم کرو مسیح تمہیں نجات دے گا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفر و شرک کی تاریکیوں کے رستہ میں بھٹکے ہوؤں کو صراطِ مستقیم پر چلا کر نجات دینے آیا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ نبی مکرم ﷺ کی بعثت سے قبل وہ لوگ جو اللہ کی وحدانیت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اطاعت میں زندگی گزارتے رہے وہ نجات یافتہ ہیں۔

عیسائیوں کے نزدیک حلول کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ "بیٹا خدائی چھوڑ کر انسان بن گیا بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ پہلے صرف خدا تھا انسان بھی ہو گیا۔ لہٰذا اس عقیدہ کے مطابق حضرت مسیح بیک وقت خدا بھی تھے اور انسان بھی۔"

عیسائی سکالر عقیدہ تثلیث یعنی ایک میں تین اور تین میں ایک کو ثابت کرنے کے لیے انہونی مثالیں دیتے ہیں جن کا فکر و فلسفہ اور معاشرہ میں وجود ہی نہیں ہوتا۔

آپ ذرہ بھر غور کریں جب تین اجزاء مل کر کمپاؤنڈ (مرکب) کی صورت اختیار کر لیتے ہیں تو عناصر اپنے بنیادی خواص سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ دوسری بات کمپاؤنڈ کو عناصر کی اصلی حالت پر لانا ناممکن ہوتا ہے۔ مثلاً میدہ، گھی اور چینی انفرادی طور پر مخصوص خواص رکھتے ہیں۔ کیمیائی عمل سے تینوں مل کر سویٹ میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ کسی کو چائے بنانے کے لیے چینی کی ضرورت ہو تو اُسے مٹھائی دیں کیا وہ مطمئن ہو جائے گا یا برہم؟

عدالت عالیہ میں چیف جسٹس، سٹینو اور قاصد کے جدا جدا فرائض ہیں۔ اگر آپ چیف جسٹس کو کہیں کہ اپنے فرائض کے ساتھ ساتھ سٹینو اور قاصد کی ڈیوٹی بھی سرانجام دیں وہ اسے اپنے لیے اعزاز سمجھے گا یا آپ پر توہین عدالت کا فرد جرم عائد کرے گا؟

عقیدہ حلول و تجسم کے ثبوت کے لیے دلیل پیش کرتے ہیں کہ جب پہلے انسان آدم کو خدا کے مشابہ بنا کر پیدا کیا گیا تھا اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ خدا کے اندر ہمیشہ سے انسانیت کا ایک عنصر موجود تھا۔ وہ اس کے بعد نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ یسوع مسیح خدا کا جسمانی مظہر تھا اور انسان بن کر انسانوں میں زندگی بسر کرتا رہا۔

پروفیسر مارس ریلٹن کے اس نظریہ کی رومن کیتھولک چرچ نے بھی تائید کی لیکن توجہ طلب دوسرا پہلو بھی ہے جب آدم اور آدم کی اولاد اللہ کے مشابہ پیدا ہوئے ہوں تو مسیح میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدائی حلول کا امتیازی وصف تو نہ رہا جس کی رو سے اُن کو بیٹا کہا جاتا ہے۔

انسان کھانے پینے اور سونے کا محتاج ہوتا ہے اللہ سبحانہ ان عیوب سے پاک اور رنج ومسرت کی فطرت سے بے نیاز ہے کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھوک، پیاس، نیند اور رنج وغم کی مجبوریوں سے مبرا تھے؟ اگر نہیں تو وہ خدائی انسانیت کا مظہر کیسے؟

حقیقت صرف اتنی ہے کہ اللہ حکیم ہے۔ اسی ذات اقدس نے انسان کو عقل وفہم کی نعمت سے نوازا۔ اللہ رحیم وکریم ہے اس نے انسان کو رحم دلی کی صفت عطا کی ہے۔ لیکن یاد رکھیں ماں اپنی اولاد سے بے حد پیار کرتی ہے۔ لیکن اللہ اپنے بندوں پر ماں سے ستر گنا زیادہ شفیق ہے۔ انسانی عقل اسباب کی علت پر غور وفکر کرتی ہے لیکن اللہ قدیر ''کن'' کہہ کر بے سبب چیزوں کا ظہور کر کے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار کرتا ہے۔

وہ اللہ جس نے اپنے رسول ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام پر بھڑکتی ہوئی آگ کو گل وگلزار میں تبدیل کر دیا وہی اللہ اپنے خدائی انسانیت کے مظہر کو پھانسی سے کیوں نہ بچا سکا؟

اللہ قادر وہ ہے جس نے عیسیٰ کو بن باپ پیدا کر کے اس دور کے طبیبوں کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ اسی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محکم تدبیر سے اُن کو آسمان پر اٹھا کر یہودیوں کو شبہ میں ڈال دیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انسان کامل تھے وہ خدائی انسانیت کا حلول وتجسم ہرگز نہ تھے۔

اللہ کی ذات اقدس وہ ہے جس کی مثل نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کوہِ طور پر موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا لیکن موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی کوئی صورت نہیں دیکھی۔ کیوں کہ جو دیکھا جائے وہ کبھی اللہ نہیں ہوسکتا۔ اگر تثلیث برحق ہوتا تو بنی اسرائیل کے انبیائے کرام اپنی قوم کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق عقیدہ تثلیث وکفارہ کی خوب وضاحت کر دیتے؟ عیسائی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھانسی کے تین دن بعد قبر سے اٹھے اور اپنے شاگردوں سے عقیدہ تثلیث کا ذکر کیا۔ تعجب ہے جب آپ کو پھانسی کا حکم مل گیا تھا تو اُس وقت ڈرنے کی کیا ضرورت تھی۔ برملا ایک میں تین اور تین میں ایک کے نظریاتی فارمولہ تثلیث کی وضاحت کر دیتے، کیوں نہ کی؟

☆ الاعتصام ۰۶ مئی تا ۱۲ مئی ۲۰۱۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حقوق نسواں کا محافظ؛ دین اسلام

خالق کائنات نے مخلوق کی راہ نمائی کے لیے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے جن کی دعوت کی اساس تو عقیدہ توحید رہی تاہم زمانہ کے اعتبار سے اُن پر نازل شدہ ضابطوں میں تغیر وتبدل رونما ہوتا رہا۔ خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن حکیم نازل ہوا جس کی حفاظت کے بارے رب نے اعلان فرمادیا:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ﴾ [الحجر:۹]

''ہم نے ہی اس ذکر کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

چونکہ پہلے دور کے ضابطے مخصوص دور کے لیے تھے ان پر نازل شدہ کتب وصحائف کی اصلی حالت برقرار نہ رہی یہ اعجاز قرآن حکیم کو حاصل ہے کہ ساڑھے چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اس میں کسی قسم کی لفظی ومعنوی تحریف نہ ہوسکی۔

اسلام دین فطرت ہے جو اللہ کے قرآن اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا نام ہے کتاب و سنت کے احکام قیامت کی صبح تک بنی نوع انسان کی راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔ یہ تو ممکن ہے کہ قرآن میں کسی آیت کی حکمت عام فہم انسان کی عقل سے بالاتر ہو لیکن کسی کا یہ کہنا کہ فلاں قرآنی ضابطہ فطرت کے خلاف ہے سراسر احمقانہ فعل ہے۔

اسلام سے قبل جاہلیت میں تعدد ازدواج پر کوئی پابندی نہ تھی ایک مرد بیک وقت کئی عورتوں سے نکاح کرسکتا تھا اللہ تعالیٰ نے چار کی حد مقرر کردی:

﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾

[النساء : ۳]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں اُن میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو۔ لیکن اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ اُن کے ساتھ عدل نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی بیوی کرو۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے نکاح میں دس عورتیں تھیں آپ ﷺ نے فرمایا ان میں سے کوئی سی چار پسند کر لو (باقی چھوڑ دو)۔ (ابن ماجہ، کتاب النکاح)

آزادی نسواں کے علمبردار اہل مغرب اس قرآنی حکم پر واویلا مچاتے ہیں کہ اسلام عورتوں کی حق تلفی کرتا ہے۔ اُن کے باشعور طبقہ کو دعوت فکر ہے!

خالق کائنات نے مرد و عورت کو تخلیق کیا اللہ عالم الغیب نے اُن کی فطری کمزوریوں کو مد نظر رکھ کر مشروط انداز میں اجازت دی تاکہ وہ حیوانوں کی طرح بھڑاس نکالنے کی بجائے رخصت سے فائدہ اٹھائے۔

افزائش نسل کے لیے انسان میں نفسانی خواہش موجود ہوتی ہے لیکن مرد اور عورت کی طبعی کیفیات مختلف ہیں خالق نے جن کی تکمیل کے لیے ضابطے مقرر کیے ہیں۔ اُن کی خلاف ورزی پر سزا متعین کی ہے۔ اللہ عادل ہے اُس نے انسان کی فطری کمزوری کے تدارک کے لیے اجازت دی ہے کہ ایک مرد چار عورتوں سے بیک وقت نکاح کر سکتا ہے۔ مرد میں جنسی رغبت ہمہ وقت موجود رہتی ہے جبکہ عورت کو جنسی عمل کے بعد استقرار حمل، وضع حمل، رضاعت اور ننھے منھے بچوں کی تربیت کے سارے مرحلے اُسے یوں مشغول رکھتے ہیں کہ اُس میں طلب کم ہی رونما ہوتی ہے۔ لیکن مرد ان تمام ذمہ داریوں سے آزاد ہوتا ہے۔ گرم مرطوب علاقہ کی وجہ سے مرد اگر صبر نہ کر سکے تو کیا وہ بدکاری کا مرتکب ہو کر سزا کا مستحق بن جائے یا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی دی ہوئی رخصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نکاح کر لے!

قرآنی احکامات فطرت کے عین مطابق ہیں مردم شماری کے عالمی اعداد و شمار کے مطابق دنیا میں بعض علاقے ایسے ہیں جن میں عورتوں کی شرح پیدائش مردوں سے زیادہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مزید برآں تاریخ کا مطالعہ کریں جنگوں کا سلسلہ روزِ اول سے جاری ہے۔ جن میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں مرد ہلاک ہوئے اُن کی عورتیں بیوہ ہوگئیں۔ مثلاً دوسری عالمی جنگ کے دوران روس میں نوے لاکھ مرد ہلاک ہوئے اور جرمنی میں پچاس لاکھ افراد موت کا شکار ہوئے۔ حکومت نے اُن کی بیوگان کے لیے ماہوار وظیفہ مقرر کیا اور رہائشی سہولتیں میسر کیں۔ سب کچھ بجا لیکن نسوانی جذبات کے سہارے سے وہ محروم رہیں۔ کیوں کہ یورپ میں صلیبی قانون رائج ہے کہ مرد بیک وقت صرف ایک عورت سے شادی کر سکتا ہے۔ اس لیے اُنھوں نے جذبات سے مغلوب ہو کر غیر فطری روش اختیار کر لی چنانچہ ان ادھیڑ عمر عورتوں نے پیسے دے کر نوجوان لڑکوں کو ورغلانا شروع کر دیا۔

مغربی معاشرہ. جہاں ایک مرد صرف ایک عورت کو نکاح میں رکھ سکتا ہے، اگر اُن کے ہاں عورتوں کی تعداد زیادہ ہو جائے تو وہ اپنی مرضی سے جس سے چاہیں آزادانہ جنسی تعلقات قائم کریں۔ حرامی بچوں کو جنم دیں۔ کوئی اُن کی اولاد کا باپ بننا گوارہ نہ کرے۔ اس کے بچے نان ونفقہ، صحت وتعلیم کی سہولتوں سے محروم ہو جائیں۔ اس وقت یورپ اور امریکا میں ساٹھ فیصد سے زیادہ ناجائز اولاد جنم لے رہی ہے۔ باعث حیرت ہے کہ اہل مغرب کو عورتوں کے فطری حیاوشرم کی پامالی قبول ہے۔ لیکن بیوہ عورتوں کا قانونی سہارا بننے کے لیے مرد کو دوسری شادی کرنے کی اجازت دینے پر رضامند نہیں۔

قرآن حکیم آفاقی اور عالمی دستورِ حیات ہے جس نے مرد کو اجازت دی ہے کہ وہ بیک وقت چار عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔ قدرتی آب و ہوا یا جنگی حالات میں رب کریم کی اجازت نعمت ثابت ہوتی ہے۔ عورت جنسی آوارگی سے بچ کر گھر کی مالکہ کی حیثیت سے معاشرہ میں باوقار زندگی گزار سکتی ہے۔ خاوند کی سرپرستی میں اس کی اولاد جائز تصور ہوگی وہ اُن کے نان ونفقہ کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اسلام دو بیویوں کے مابین عدل وانصاف کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس لیے بیوہ عورتوں کو معاشرہ میں پرسکون اور باوقار مقام حاصل ہوتا ہے۔

اربابِ علم و دانش غور کریں کہ صلیبی معاشرہ عورتوں کے نسوانی حقوق کے تحفظ کی ضمانت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فراہم کرتا ہے یا اسلام؟

الغرض، اسلام ہی وہ دین فطرت ہے کہ جس نے ایک مرد کو چار عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی تا کہ قدرتی آب و ہوا کی وجہ سے یا ہنگامی حالات میں عورت دربدر ٹھوکریں کھانے کی بجائے خاوند کی سرپرستی میں باعزت زندگی بسر کر سکے۔ عورتوں کے حقوق کا حقیقی محافظ اسلام ہی ہے۔

☆ الاعتصام ۲۸ مارچ تا ۰۳ اپریل ۲۰۱۴ء۔

☆ ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب اکتوبر ۲۰۱۳ء۔

ماہنامہ شمس الاسلام بھیرہ، جولائی ۲۰۱۳ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کی عزت وآبرو کا محافظ کون اسلام یا عیسائیت

عورت کی عزت واحترام سے متعلق اسلام اور عیسائیت میں تقابلی جائزہ کے لیے مثال پیش خدمت ہے۔ ''حیض واستحاضہ میں مبتلا عورت اس حد تک ناپاک ہے جو اسے چھوئے وہ بھی اور جو اس کا بستر چھوئے وہ بھی ناپاک ہے۔'' (انجیل مقدس احبار: باب ۱۵: ۱۹ تا ۲۲)

مفتی اعظم سعودی عرب نے فرمایا کہ اسلام میں عورت حیض یا نفاس کی حالت میں پلید نہیں ہوتی۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں کی عادت تھی کہ جب عورت حائضہ ہوتی تو اس کے ساتھ کھانا نہ کھاتے۔ اس پر سیدنا محمد ﷺ نے فرمایا:

((اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ.)) (مسند احمد: ۱۹/ ۳۵۶)

''تم جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔''

چنانچہ حیض ونفاس کے دوران نماز روزہ اور تلاوت قرآن کے علاوہ اس کے ساتھ مل کر کھانا پینا یا اس کے ہاتھ کا تیار کردہ کھانا منع نہیں ہوگا۔

(فتاویٰ برائے خواتین، از دارالسلام، ص: ۸۵)

صلیبی عورتو! تحقیق کرو تمہاری عزت وآبرو مغرب کی مروجہ عیسائیت میں ہے یا اسلام میں؟ تعصب سے بالاتر ہو کر غور وفکر کرنے سے ذی شعور اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ روئے کائنات پر کائنات پر اسلام ہی عورت کی عزت اور حقوق کا محافظ ہے۔

☆ اسوۂ حسنہ، کراچی۔ ستمبر ۲۰۱۴ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کا غیر فطری چارٹر

خالقِ کائنات نے انسان کو تخلیق کیا تو وہ لباس کے زیور سے آراستہ تھا۔ شیطان نے حیلہ تراش کر اُن کو محروم کر دیا۔ انہوں نے درخت کے پتوں سے ستر پوشی کی گویا ستر کو چھپانا اللہ کی اطاعت اور انسانی فطرت ہے۔

عصرِ حاضر میں اہلِ مغرب کا نظریہ ہے کہ انسان فطری طور پر آزاد ہے وہ خیر وشر میں خود تمیز کر سکتا ہے۔ اسے راہنمائی کے لیے الہامی قانون کی ضرورت نہیں جبکہ خالق کائنات نے انسان کو جینے کا سلیقہ سکھانے کے لیے یکے بعد دیگرے انبیاء کرام مبعوث فرمائے۔ خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے احکام بنی نوع انسان کے لیے تا قیامت دنیا وآخرت کی کامیابی کا ذریعہ ہیں۔ جن میں ردو بدل کرنے کا اختیار کسی کو حاصل نہیں۔ الہامی ضابطوں کی افادیت کو ہم سمجھ نہ سکیں تو یہ ہمارے شعور کی کمی ہے ورنہ وہ انسانی فلاح و بہبود کے لیے حکمت سے لبریز ہیں۔ انسانی عزت وجان اور مال کے تحفظ کے لیے حدود وتعزیرات ہیں۔ اہل مغرب کے نزدیک یہ وحشیانہ سزائیں ہیں۔ قابلِ غور پہلو ہے ایک شخص کے ہاتھ میں پھوڑا نکل آئے ڈاکٹر تشخیص کرے کہ ہاتھ کو کاٹ دینے سے اس کی جان بچ سکتی ہے۔ اہل خانہ بخوشی اجازت دیتے ہیں کہ ہاتھ کٹتا ہے تو کٹ جائے لیکن اس کی جان بچ جائے۔ اسی طرح معاشرہ کے امن وسلامتی میں بگاڑ پیدا کرنے والوں پر حدود وتعزیرات نافذ کر دی جائیں تو پورے معاشرہ کی عزت جان ومال کو تحفظ حاصل ہوتا ہے۔ پس الہامی ضابطے وحشیانہ نہیں حکیمانہ ہیں۔ عورتوں کے حقوق وفرائض کے معاملہ میں بھی حکمت مضمر ہے۔

صہیونی تھنک ٹینک نے عالمی امن وسلامتی کے لیے اقوام متحدہ کا ادارہ تشکیل دے کر سپر گورنمنٹ کی بنیاد رکھی۔ فلسطین، کشمیر، بوسنیا اور چیچنیا میں ہزاروں مسلمان خونخوار درندوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھینٹ چڑھ گئے۔ نائن الیون کی آڑ میں افغانستان، عراق، شام میں کارپٹ بمباری سے لاکھوں شہری ہلاک ہوگئے۔ اقوام متحدہ نے خاموش تماشائی کا کردار ادا کیا۔ اس کے چہرہ پر امن وسلامتی کا خوشنما لیبل ہے ورنہ یہ ادارہ آزادی نسواں کے نام پر بے حیائی کو فروغ دینے کا سرچشمہ ہے۔

سیڈا (CEDAW) اقوام متحدہ کا عورتوں کے حقوق سے متعلق چارٹر ہے اس کے چند نکات کا جائزہ لیتے ہیں۔

مرد ایک سے زیادہ شادیاں نہیں کرسکتا:

عالمی جنگوں کے دوران محاذ پر لڑنے والے لاکھوں یورپی مرد ہلاک ہوئے جو زندہ بچ کر واپس آئے وہ بھی معذور اور اپاہج تھے، تقریباً ہر فیملی میں ضعیف مرد تین چار عورتیں اور چند بچے رہ گئے تھے۔ آمدنی کے ذرائع ختم ہوگئے۔ عورتوں کو فکر دامن گیر ہوئی کہ گھر کا معاشی نظام کس طرح چلے، وہ فطری شرم وحیا کی رو سے کچھ عرصہ گھر میں رہیں لیکن حالات سے مجبور ہوکر باہر نکلیں اور مردوں کے دوش بدوش کارخانوں، اداروں میں کام کرنا شروع کردیا آمدن سے گھر کا معاشی نظام قدرے بہتر ہوا تاہم مردوں کے دوش بدوش مسلسل کئی گھنٹے کام کرنے سے اُن میں جنسی جذبات اُمڈ آئے چونکہ مرد ایک سے زیادہ شادیاں نہیں کرسکتا تھا اس بنا پر شیطان کے بہکاوے میں آکر انھوں نے مردوں سے ناجائز تعلقات قائم کرلیے۔ جرم کو چھپانے کے لیے مانع حمل ادویات ایجاد ہوئیں۔ شیطانی چیلوں نے تفریحی مشغلوں کی آڑ میں تھیٹر اور نائٹ کلب کھولنے شروع کیے اور نوجوان عورتوں کو نیم عریاں رقص وسرور کی اداکاری میں الجھادیا ہالی وڈ کے نام سے فلمی انڈسٹریاں کھل گیں۔ صنعتی اداروں کو مصنوعات کے فروغ کے لیے اشتہارات کی ضرورت ہوئی تو انھوں نے عورتوں کو ماڈل گرل بنا کر پیش کیا۔

آزادی نسواں کی علمبردار عورتوں نے "میرا جسم میری مرضی" کا نعرہ لگایا کہ وہ جس سے چاہے جنسی تعلقات قائم کرے اس پر کوئی قدغن نہ ہو، چونکہ مغرب میں مرد ایک سے زیادہ شادیاں نہیں کرسکتا تھا چنانچہ عورت معاشی مجبوری کی بنا پر گھر سے نکل کر نائٹ کلب میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مردوں کی تفریح کا سامان بن گئی۔

خالق کائنات مستقبل کے حالات وواقعات سے علیم وخبیر ہے اور آخری الہامی ضابطہ میں مرد کو بیک وقت چار عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی ہے اگر اہل مغرب اسلام کے آفاقی قانون پر عمل پیرا ہوتے تو عورت شمع محفل بننے کی بجائے گھر کی ملکہ ہوتی۔

سیڈا میں کہا گیا کہ عورت مرد جیسی ہے:

مساوات مرد وزَن کے خوشنما نعرہ کے پس منظر میں عورت کو دوہری ذمہ داری ادا کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ اس کی فطری ذمہ داری ہے کہ نہ اس سے دست کش ہوسکتی ہے نہ کسی کو منتقل کرسکتی ہے۔ عورت نو ماہ بچے کو پیٹ میں رکھتی ہے اور زچگی کی تکلیف اٹھاتی ہے، کچھ عرصہ دودھ پلاتی ہے، مرد کسی صورت یہ ذمہ داری نہیں نباہ سکتا۔ یہ ڈیوٹی لا محالہ عورت ہی سنبھالتی ہے، اس طرح مغرب آزادی نسواں کے نام پر نصف معاشی ذمہ داری عورت کے کھاتے ڈالنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔

مرد وزَن کی مساوات کا نظریہ فطری مہارت وصلاحیت کے خلاف ہے کیونکہ خطرناک اور مشقت طلب کام صرف مرد سرانجام دے سکتا ہے مثلاً دریا سے مچھلیاں پکڑنا، سمندر کی گہرائی سے ہیرے جواہرات تلاش کرنا، پہاڑ میں سرنگ کھود کر معدنیات حاصل کرنا اور لوہے کو پگھلا کر اپنی مرضی سے ڈھالنا، مشکل کام ہیں۔ مرد ہی فطری صلاحیت کی وجہ سے ان کو بخوبی سرانجام دے سکتا ہے، صنف نازک نہیں۔

اللہ علیم وخبیر عورت ومرد کی فطری خوبیوں خامیوں سے واقف ہے اس نے عورت اور بچوں کے نان ونفقہ کی ذمہ داری مرد پر عائد کی ہے عورت پرنہیں، عورت بحیثیت ملکہ گھر کے نظم ونسق کی ذمہ دار ہے البتہ عورت محرم رشتوں کے ساتھ مل کر کام کاج کرسکتی ہے جو اس کے نسوانی وقار، فطری ذمہ داریوں اور طبعی مناسبت کے منافی نہ ہو۔ اسلام کا یہ اصول عورتوں کی حق تلفی نہیں بلکہ فطری ضابطوں کے مطابق عینِ انصاف ہے مغرب، کا مساوات مرد وزن کا نعرہ عورتوں کو بیک وقت نسوانی ومعاشی ذمہ داریاں عائد کرنے کا حیلہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچوں کو اُن کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے:

الہامی مذاہب کا متفقہ نظریہ ہے کہ سب سے پہلے سیدنا آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی جبکہ اماں حوا علیھا السلام اُن کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں۔ جب نسل انسانی کی ابتدا مرد سے ہوئی تو اس بنا پر بچہ کو ماں کی بجائے والد سے پکارنا حقائق پر مبنی درست عمل ہے اور ماں کی نسبت سے پکارنا غیر فطری ہے۔

بیوہ یا طلاق یافتہ عورت کی کوئی عدت نہیں ہونی چاہیے وہ جب چاہیے نکاح کرے

ممکن ہے کہ بیوہ یا مطلقہ حاملہ ہو کیونکہ مرد کے مادۂ تولید میں دوسرے مرد کے مقابل 62 فی صد پروٹین مختلف ہوتے ہیں۔ جبکہ عورت کا جسم ایک کمپیوٹر کی مانند ہے، جب مرد وزن جنسی عمل سے گزرتے ہیں تو عورت کا جسم مرد کی تمام "بیکٹریاز" جذب اور محفوظ کر لیتا ہے، سائنس نے پتہ لگایا ہے کہ طلاق کے بعد ایک حیض گزرنے سے 32 سے 35 فیصد تک پروٹین ختم ہو جاتے ہیں۔ دوسرے حیض کے گزرنے سے 67 تا 72 فیصد تک آدمی کا ڈی این اے زائل ہو جاتا ہے اور تیسرے حیض میں 99.9 فیصد خاتمہ ہو جاتا ہے اور رحم اس سابقہ ڈی این اے سے پاک ہو جاتا ہے اور بغیر کسی سائیڈ افیکٹ اور نقصان کے نئے ڈی این اے کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

رہی بات بیوہ کی عدت کی تو اس کی عدت طلاق یافتہ کی عدت سے زیادہ ہے کیونکہ غم وحزن کی بنا پر سابقہ ڈی این اے (D,N,A) جلدی ختم نہیں ہوتا اور اسے ختم ہونے کے لیے پہلے سے زیادہ وقت درکار ہے، اس کی رعایت کرتے ہوئے خالق کائنات نے ایسی عورتوں کے لیے عدت 4 ماہ 10 دن رکھی ہے۔

اہلِ مغرب کے بقول عورت بغیر عدت کسی اور مرد سے نکاح کرے اور حاملہ ہونے کی صورت میں دوسرے خاوند کے گھر بچہ پیدا ہو تو وہ فطری باپ کی بجائے غیر فطری باپ سے پکارا جائے گا جبکہ فطری والد بھی اس کے نان ونفقہ اور اپنی ملکیت سے حصہ دینے کا ذمہ دار ہے، اس لیے غیر فطری باپ سے منسوب ہو کر حق دار بننا عدل وانصاف کے منافی عمل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عدت کا مقصد حمل سے آگاہی ہے اور بغیر عدت کے عورت کا نکاح کرنا فطری اصول کی خلاف ورزی ہے۔

عورت کو اسقاط حمل کا حق ہونا چاہیے

انجینئر یا سائنس دان محنت سے اپنی نئی ایجاد کا ماڈل تیار کرتا ہے تاکہ اس کو پیش نظر رکھ کر اپنی ایجاد منظر عام پر لے آئے لیکن کوئی ظالم اس کو ملیامیٹ کردے تو موجد کا غم وغصہ فطری امر ہے۔ اہل مغرب اس کارروائی کرنے والے کو دہشت گرد کہتے ہیں اسی طرح رحمِ مادر میں جوہر کا قاتل خالق کی ناراضگی کا موجب ہے۔ اہل مغرب کے نزدیک جانوروں پر ظلم کرنا، سائنسی ایجادات کے ماڈل تباہ کرنا دہشت گردی ہے تو رحم مادر میں بچے کا قتل کرنا کیوں نہیں؟

کنواری عورت کو باہمی رضامندی کے ساتھ جنسی تعلقات پر سزا نہیں ہونی چاہیے:

روز مرہ زندگی میں مشاہدہ کی بات ہے کہ نر اور مادہ جانور جنسی ملاپ کے لیے علانیہ معاہدہ نہیں کرتے بلکہ آزادانہ جنسی تعلقات قائم کرتے ہیں اگر اہل مغرب کے بقول کنواری عورت کو اپنی رضامندی سے کسی مرد سے جنسی تعلقات قائم کرنے کی آزادی دے دی جائے تو صاف ظاہر ہے کہ جانور اور انسان میں فرق نہ رہا۔

تاریخ کا مطالعہ کریں قدیم دور میں بھی الہامی یا غیر الہامی مذہب کے پیروکاروں کے نزدیک عورت اور مرد کے بندھن کے لیے علانیہ معاہدہ کا مخصوص طریقہ کار وضع رہا۔ صرف اہل مغرب میں سور کا گوشت کھانے سے شتر بے مہار آزادی کے شیطانی نظریہ نے جنم لیا ورنہ بغیر علانیہ معاہدہ کے جنسی ملاپ اہل بصیرت کی نظروں میں جرم رہا اور جرم ہے۔ کنواری عورت کے آزادانہ جنسی تعلقات سے رحم مادر میں بچہ کا قتل ہوگا بصورت دیگر نومولود کا باپ کون ہوگا جو اس کے نان ونفقہ کا ذمہ دار ہو۔

عورت 18 سال سے پہلے شادی نہیں کرسکتی

معاشرہ میں نکاح کے لیے عمر متعین نہیں رہی البتہ بالغ ہونا اولیٰ رہا۔ اہل مغرب میں کنواری لڑکی اپنی مرضی سے مرد کے ساتھ جنسی تعلقات تو قائم کرسکتی ہے لیکن 18 سال سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے نکاح کرنا جرم ہے، آزادی سے متعلق اہل مغرب کا دوہرا معیار ہے۔

عورت بھی جب چاہے مرد کو طلاق دے سکتی ہے:

دین اسلام میں عورت کو حقائق پر مبنی وجوہات پیش کر کے عدالت سے خلع لینے کی اجازت تو ہے لیکن طلاق دینے کا اختیار نہیں۔ یہی حکمت فطرت کے مطابق ہے۔ ریاست کا صدر اور وزیر اعظم دونوں ایک دوسرے کو سبکدوش کرنے کے اختیار رکھتے ہوں تو وہ پیش آمدہ سیاسی اختلاف کی صورت میں ایک دوسرے کو استعفیٰ کرنے کے اختیار بردئے کارر لائیں تو ریاستی نظام درہم برہم ہو جائے گا اسی طرح عورت کو بھی مرد کی طرح طلاق دینے کا اختیار ملنے سے خاندان کا امن تباہ ہو جائے گا

مرد اور عورت کی وراثت برابر ہونی چاہیے:

چونکہ اہل وعیال کے نان ونفقہ کی ذمہ داری مرد پر عائد ہوتی ہے عورت پر نہیں۔ اس بنا پر عورت کو باپ کی جائیداد سے بھائی کا نصف حصہ ملتا ہے مزید برآں اُس کو خاوند کے ورثہ سے بھی حصہ ملتا ہے اس لیے مرد اور عورت کو وراثت میں برابر حصہ ملنے کا تصور عدل انصاف کے منافی ہے۔

مرد عورت اور بالغ بیٹیوں کا سرپرست نہیں ہوسکتا:

مغرب کے جمہوری نظام کے تحت عوام خیر وشر میں تمیز کرتے میں خودمختار ہیں لیکن عملی طور پر وہ قانون حاکمیت کے اختیار بذریعہ انتخابی عمل ریاستی سربراہ کو سونپ دیتے ہیں۔ غیر ممالک سے معاہدہ کی صورت میں سربراہ کی رضامندی کو عوام کی مرضی تصور کیا جاتا ہے۔ اس طرح خاندانی معاملات طے کرنے کے لیے سربراہ کا ہونا ضروری ہے۔

کنواری عورتیں ازدواجی نوعیت کے معاملات کا تجربہ وشعور نہیں رکھتیں اس بنا پر کنواری عورت کی رائے کے ساتھ سرپرست یا ولی کی اجازت ضروری ہے۔ اسلام میں سربراہ پر ذمہ داری عائد کی ہے کہ وہ پیش آمدہ مسئلہ سے متعلق مثبت منفی پہلوؤں پر ارکان سے مشورہ کرے لیکن فیصلہ صادر کرنے کا اختیار ریاستی سربراہ کی طرح خاندانی سربراہ کو حاصل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عورت کو عورت سے نکاح کرنے کی اجازت ہونی چاہیے:

قدیم تہذیب وتمدن کے دور میں اگر بعض علاقوں میں بندھن کے لیے حرمت کے رشتوں کا لحاظ مدنظر نہیں رکھا تھا لیکن عورت کا نکاح مرد سے ہوتا تھا۔ تاریخ شاید ہے کہ مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے علانیہ بندھن کا تصور تک نہ تھا بلکہ معاشرہ میں ہم جنس پرستی میں ملوث افراد کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

علمِ نباتات کی رو سے نر اور مادہ جنس کو پودے باہمی ملاپ (POLINATION) کے عمل سے افزائش نسل کا سبب بنتے ہیں۔ جانوروں میں بھی نر اور مادہ جنسی ملاپ کرتے ہیں۔ نر دوسرے نر سے اور مادہ دوسری مادہ سے کبھی جنسی ملاپ نہیں کرتے۔ ہم جنس پرستی شیطانی نظریہ ہے اقوام متحدہ کا یہ مطالبہ کہ عورت کو عورت سے نکاح کرنے کی آزادی دی جائے جبکہ اس عمل سے اولاد کا ہونا ناممکن ہے۔

ہم جنس پرستی کے سدومی فعل میں مبتلا بڑھاپے میں پہنچ جائیں تو اُن کو اولڈ ھوم بھیجنے والا کوئی نہ ہوگا، وہ گھر میں سسک سسک کر مر جائیں گے تو اُن کی خبر دینے والا کوئی نہ ہوگا۔

اسلام دین فطرت ہے جس میں مرد کو عورت سے علانیہ انداز میں نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ مرد اور عورت کے فطری عمل سے اولاد کے خون میں مقناطیسی کشش ہوتی ہے۔ وہ بڑھاپے میں اُن کی خدمت کو سعادت سمجھتے ہیں۔ سیڈا (CEDAW) اقوام متحدہ کا عورتوں کے حقوق سے متعلق غیر فطری چارٹر شیطانی نظریات کو فروغ دینے کا چرخہ ہے۔ وہ رکن ممالک کو ترقیاتی مندی کی آڑ میں مجبور کر رہی ہے کہ اس چارٹر کے نکات کو اپنے ملک میں رائج کریں، مسلم دنیا کے حکمران طبقہ کو متحد ہو کر اس کے خلاف نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے۔ یہی عالمی معاشرہ کے امن وسلامتی کا راستہ ہے۔

☆ ماہنامہ نقیب ختم نبوت، ملتان، مارچ ۲۰۲۳ء۔

☆ ماہنامہ ضیائے حدیث، مارچ ۲۰۲۳ء۔

☆ ہفت روزہ الاعتصام، مارچ ۲۰۲۳ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پادریوں میں جنسی بے راہ روی جرم کیوں نہیں؟

یورپ میں فحاشی وبدکاری کی وبا عام کیوں ہے؟ اہل علم کا تجزیہ ہے کہ وہ جس بے غیرت جانور سور کا گوشت کھاتے ہیں، اُس کا ہی نتیجہ ہے کہ ایک لڑکی کے بیک وقت کئی بوائے فرینڈ ہوتے ہیں۔ اُسے معاشرہ میں معیوب نہیں اعزاز سمجھا جاتا ہے۔

موجودہ دور میں کسی مذہب کا پرچار کرنے والوں کے بارے میں دعویٰ سے نہیں کہا جاسکتا کہ وہ معصوم عن الخطا ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ ان سے معاشرتی جرائم کا سرزد ہونے کا امکان ہوسکتا ہے۔ لیکن تاریخی حقیقت ہے کہ عیسائی مذہب کے عہدیدار پادری، منسٹر، بشپ، سینٹ کے ارکان کے جوان بچوں اور بچیوں کے ساتھ بدکاری کے واقعات روزمرہ کا معمول بن چکا ہے۔

عالمی جریدہ ہفت روزہ ٹائم، ۷ جون ۲۰۱۰ء میں ملکوں کا نام لے کر بتایا گیا ہے کہ کس ملک میں کیا ہورہا ہے۔ اسی شمارہ کے ٹائٹل پر موجودہ عیسائی دنیا کی مقدس ترین ہستی پوپ بینی ڈکٹ کی پشت دکھائی گئی ہے جس پر تحریر ہے:

"The sex abuse scandal and the limits of atonement."

”جنسی بے راہ روی کے الزام کا سکینڈل اور کفارہ کی حدیں۔“

ان عیسائی مذہبی عہدیداروں میں جنسی بے راہ روی کے واقعات میں اضافہ کیوں ہورہا ہے؟ وہ جرم کا اقرار کررہے ہیں نہ اُن پر کوئی حد جاری کی گئی اور نہ ہی اُن کو عہدوں سے برطرف کیا گیا۔ عوام حتیٰ کہ وہ مرد وعورتیں جن سے زیادتی ہوئی ہے وہ بھی اُن کو بدستور مذہبی ٹھیکیدار سمجھتے ہیں، کیوں؟

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق تحقیقی مقالہ کی تیاری کے لیے کلامِ مقدس پڑھنے کا اتفاق ہوا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تو ذہن میں مذکورہ چبھتے سوالوں کا جواب مل گیا۔

''اور داؤد بادشاہ بوڑھا ہو گیا مگر وہ گرم نہ ہوتا تھا۔ سو اُس کے خادموں نے اپنے بادشاہ کے واسطے اسرائیل کی تمام سرحدوں میں سے ایک جوان لڑکی ڈھونڈی جو اس کی خبر گیری کرتی اور بغل میں سو کر بادشاہ کو گرم کرتی۔ مگر بادشاہ نے اُس سے صحبت نہ کی۔'' (کلام مقدس مطبوعہ ۱۹۵۸ء، ا۔سلاطین ا۔۴) نئے ایڈیشن میں تحریف کی گئی: ''سو وہ بادشاہ کی خبر گیری اور اُس کی خدمت کرنے لگی لیکن بادشاہ اس سے واقف نہ ہوا۔'' (کتاب مقدس مطبوعہ ۲۰۰۸ء۔ا۔سلاطین ا۔۴)

جس مذہبی کتاب میں نیک شخص غیر محرم عورتوں کو پہلو میں لے کر جسم کو گرم کرتا ہو اگر اُس کے مذہب کے جانشین ایک قدم آگے بڑھ کر عورتوں سے رنگ رلیاں منالیں تو وہ کس طرح اس کو جرم سمجھیں۔

عیسائی مشنریاں ہمہ وقت متحرک وفعال رہتی ہیں۔ وہ عام حالات میں غریب اور پس ماندہ لوگوں کی بستیوں میں جاتی ہیں۔ اسی طرح آسمانی آفات کے دوران امدادی کیمپ لگاتی ہیں۔ چوں کہ خوبرو لڑکیاں آنے والوں کا استقبال کرتی ہیں اور بے کسوں کی امداد کرتی ہیں اس لیے لوگوں کا وہاں جم غفیر ہو جاتا ہے۔ پادری موقع کی مناسب سے حاضرین کو عقیدہ کفارہ کی برکات سنا کر عیسائیت قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔

آپ اُس وقت ایمانی جرأت کا مظاہرہ کریں اُن سے سوال کریں اگر بھائی اپنی بہن سے زبردستی صحبت کرلے تو کیا یہ جرم بھی کفارہ معاف کر دے گا۔ بالفرض وہ کہے ہاں یہ جرم بھی معاف ہو جائے گا تو محفل میں یہ کہہ کر اٹھ آئیں بھائی کو بہن کی عزت لوٹنے کی اجازت دینے والے مذہب سے میری توبہ۔ بصورت دیگر پادری کہے کہ کفارہ یہ جرم معاف نہیں کرسکتا تو آپ اُس کو برملا جواب دیں میں آپ کی مانوں یا کلام مقدس کی جس میں صاف لکھا ہے:

داؤد کا بیٹا امنون اپنے بھائی شالوم کی خوبصورت بہن پر فریفتہ ہو گیا وہ بیماری کا بہانہ بنا کر بستر پر لیٹ گیا۔ باپ تیمارداری کو آیا تو اُس نے درخواست کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ روٹی پکانے کے لیے تا تار کو میرے پاس آنے دو۔ تا تار روٹی کے پھلکے پکا کر اپنے بھائی امنون کے بستر کے پاس گئی تو اُس نے پکڑا اور کہا اے میری بہن میرے ساتھ وصل کر۔ تا تار نے انکار کر دیا۔ تب امنون نے زبردستی کر کے اُس سے جبراً صحبت کی۔'' یہ تلخیص ہے داستان کی تفصیل کے لیے رجوع کریں کلام مقدس بہ اجازت اسقف مغربی پاکستان مطبوعہ روم ۱۹۵۸ء۔ ۲۔ سموئیل باب: ۱۳، آیت ۱ تا ۲۲، ص: ۳۸۲۔

داؤد کو پتا چل گیا لیکن اُس نے مجرم بیٹے پر حد جاری نہ کی آخر شالوم نے بہن کی عصمت دری کا بدلہ لینے کے لیے اپنے بھائی امنون کو قتل کر دیا۔ اور بھاگ گیا اور بغاوت کر دی اور مقابلہ میں شالوم نے شکست کھائی اور قتل ہو گیا اور بادشاہ اب شالوم کے لیے ماتم کرتا ہے۔ (یہ داستان باب: ۱۳ سے باب: ۱۹ تک محیط ہے۔)

یقیناً یہ بہتان تراشی یہود النسل پولس کی خود ساختہ داستان ہے۔ کلامِ مقدس میں تحریر ہے:

''جب داؤد کی وفات کا دن نزدیک پہنچا تو اُس نے بیٹے سلیمان کو وصیت کی اور کہا:............ اور خداوندا اپنے خدا کی ہدایتوں کو مان اور اُس کی راہ پر چل اور اُسی کے قوانین اور احکام اور قضاؤں اور شہادتوں کی حفاظت کر جس طرح سے کہ موسیٰ کی شریعت میں لکھے ہوئے ہیں۔'' (ا۔سلاطین ۲: ۱۔۳، ملوک)

اگر یہ واقعہ حقیقت پر مبنی ہوتا تو بیٹے کو اس قانون کی حفاظت کی وصیت کرنے والا سیدنا داؤد علیہ السلام بادشاہ خود اس پر عمل ضرور کرتا۔

بازار میں جنسی قسم کے ناول/ ڈائجسٹ بآسانی دستیاب ہو سکتے ہیں جن میں لفظوں کی صورت میں وصل کی داستان ہو لیکن ابھی تک ایسی فحش داستان پڑھی نہ کسی عزیز نے سنائی کہ فلاں ناول یا ڈائجسٹ میں بھائی نے اپنی بہن کی عزت کو خود پامال کیا ہو۔ عیسائیو! غور کرو سیدنا داؤد علیہ السلام کی توہین اور ان کے خاندان کی عزت کو خاک میں ملانے والا کلام الہامی ہے یا یہودیوں کا تحریف شدہ شیطانی نمونہ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پادری صاحبان بائبل کا یہ حصہ پڑھتے ہوں گے اُن پر یا اُن کے پیروکاروں پر کس قسم کے اثرات سرایت کریں گے کہ وہ محرم رشتوں کی حرمت کی خاطر جان قربان کریں گے یا اُن کی عزت کو مجروح کرنے کے لیے بہانے تراشیں گے۔

کلامِ مقدس کے اس قسم کے واقعات خاندانی نظام کی یک جہتی وسلامتی کو تقویت دیں گے یا خاندانی نظام کو درہم برہم کرنے میں اہم کردار ادا کریں گے۔

یورپ میں فحاشی کا طوفان کیوں زیادہ ہے؟ اہل علم کئی اسباب بیان کرتے تھے۔ لیکن پتا چلا کہ اس کی پشت پر (تحریف شدہ) کلامِ مقدس کی تعلیم کا بھی اثر ہے۔ کیا آپ اس سے اتفاق کرتے ہیں؟

پوپ و پادری صاحبان کے جنسی زیادتی کے سکینڈل منظر عام پر آتے ہیں۔ اس کے باوجود اُن پر نہ کوئی مقدمہ دائر ہوتا نہ ہی جرم پر پنچایتی سزا سنائی گئی، کیوں کہ داؤد کو پتا چل گیا تھا کہ اُن کے بیٹے امنون نے اپنی بہن تامار کے ساتھ زبردستی صحبت کی لیکن بائبل کے بقول داؤد نے اپنے بیٹے کو کسی قسم کی سزا نہیں دی۔

اہل مغرب نے پوپ اور پادریوں کے سنگین جرائم کے خلاف احتجاجی بیان تک ریکارڈ نہیں کرایا۔ کیوں کہ اس کے پیچھے مذہبی نظریہ کارفرما ہے۔ ”چرچ کی طاقت پرواز یہ ہے کہ وہ تمہارے لیے جنت کا دروازہ کھول دے یا تمہیں جہنم میں جھونک دے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ تمہاری نسبت ہمیشہ مقدس رہتا ہے۔“

مذکورہ نظریہ عدل وانصاف کے تقاضے پورا کرتا ہے یا دھجیاں بکھیر رہا ہے؟

عیسائیو! جنسی تعلیم دینے والے مذہب کو ترک کردو اور اسلام کا دامن تھام لو جن کے ہادی ومرشد محمد ﷺ نے عورتوں سے زبانی بیعت لے لی لیکن اُن کو اپنا ہاتھ مس کرنے کی اجازت نہ دی تاکہ بعد میں اس سے فتنے نہ جنم لے لیں۔

عیسائیوں کو دعوت ہے کہ عدل وانصاف کا خون کرنے والے کفارہ کے عقیدہ سے توبہ تائب ہو کر محسن انسانیت محمد ﷺ کے غلام بن جاؤ۔ جنہوں نے سفارش کرنے والے عزیز

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صحابی کو جواب دیا تھا یہ تو چوری کے مقدمہ میں قریش خاندان کی فاطمہ بنت اسود ہے اگر اس کی جگہ سیدہ فاطمہ بنت محمد (ﷺ) بھی ہوتی اگر اس پر بھی جرم ثابت ہو جاتا تو اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم جاری کر دیتا۔

آؤ مل کر دعا کریں کہ الٰہی ہمیں عفت وحیا اور عدل وانصاف والے مذہب کی نعمت سے سرفراز فرما اور بے حیائی وفحاشی کو فروغ دینے والے اور انصاف کا مذاق اڑانے والے مذہب سے بچا، آمین۔

☆ ماہنامہ، ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب لاہور، دسمبر ۲۰۱۰ء۔

☆ ہفت روزہ الاعتصام، لاہور۔ ۲۰ تا ۲۶ مئی، ۲۰۱۰ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرعی سزائیں وحشیانہ یا حکیمانہ......!

اسلام عالمی امن و سلامتی کا دین ہے۔ جو بلا امتیاز رنگ و نسل اور مذہب شہریوں کی عزت، جان اور مال کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔

خالق کائنات اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے انسانی فطرت و جبلّت کے مطابق پُرامن زندگی گزارنے کے قواعد و ضوابط مقرر فرمائے۔ البتہ وہ سنگین جرائم جن سے معاشرے میں فتنہ و فساد پھیلتا ہے اُن کی بیخ کنی کے لیے سخت سزائیں مقرر کی ہیں۔ اسلام کے نظام عدل میں مبینہ شہادتوں کے بعد قتل و غارت کی صورت میں قصاص، چوری کی بنا پر ہاتھ کاٹنے، شراب نوشی و پاکیزہ عورتوں پر تہمت لگانے پر دُرّے مارنے اور زنا کے جرم پر سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ سرعام حدود و قیود کے نفاذ سے لوگ عبرت حاصل کریں اور آئندہ جرم کرنے کی جرأت نہ کریں۔

تاریخ اسلام اس بات پر شاہد ہے جب تک ان شرعی سزاؤں پر عمل ہوتا رہا، معاشرے میں جرائم کی شرح کم رہی۔ جب سے مغرب کی طاغوتی قوتوں نے مسلم ریاستوں پر تسلط جما یا تو اُنھوں نے شرعی سزاؤں کو وحشیانہ کہہ کر ان کا مذاق اُڑاتے ہوئے خود ساختہ قانون نافذ کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ جرائم کی رفتار میں اضافہ ہوا۔

غیر جانب دار ہو کر روز مرہ زندگی کے ان پہلوؤں پر غور کیجیے کہ جب کسی فرد کا حادثے کے دوران جسم کا جوڑ نکل جاتا ہے تو معالج اس کو اصل حالت پر لانے کی سعی کرتا ہے اور مریض درد کی وجہ سے چلاتا ہے۔ لواحقین اُس وقت ڈاکٹر کو وحشی نہیں کہتے بلکہ مریض کو صبر کی تلقین کرتے ہیں کہ اس وقت تکلیف برداشت کرنا ہی آئندہ زندگی میں ٹیڑھے بازو یا لنگڑے پن کی کوفت سے بچائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذی شعور صاحبان! غور فرمایئے، اگر چوک میں مجرم کو اس لیے سنگسار کیا جائے کہ اُس نے سکول جاتی طالبہ کی آبرو ریزی کی ہے یا کسی کو اس لیے کوڑے مارے جائیں کہ وہ آئندہ شراب میں مدہوش ہو کر گلی کوچوں میں ہذیان نہ بکتا پھرے اور نہ یہ کہ کسی کو باعزت خاتون پر تہمت لگانے کی جرأت ہو، تو اس میں کوئی بھی قباحت آپ نہیں پائیں گے۔ بلکہ آپ اس کے نفاذ کے لیے کوشش کریں گے۔ اور یہی اسلام کا منشا ہے۔

اسلام کی شرعی سزائیں حقوق نسواں کی محافظ ہیں جب کہ عورت کا مغربی تہذیب کے سیلاب میں بہہ جانا اور آزادی کے نام پر اپنی عصمت کو درندوں کے ہاتھوں لوٹا دینا آزادی نہیں، آزاری ہے اور نسل انسانی میں لاوارث بچوں کی پیدائش کی صورت میں خاندانی زندگی کی بربادی ہے۔

مشاہدے کی بات ہے کہ جب جسم کے کسی بھی حصے کا زخم لاعلاج قرار پائے یا کوئی شخص زخمی ہو جائے اور ڈاکٹر ادویات تجویز کرے مگر افاقے کی بجائے زخم پھیلنے کا اندیشہ لاحق ہو جائے تو اس موقع پر ڈاکٹر مشورہ دیتا ہے کہ اس کا بازو یا پنڈلی کاٹ دینے پر اس کے باقی جسم کی سلامتی کا انحصار ہے۔ لواحقین مریض کی جان کو عزیز سمجھ کر مفلوج یا مضروب عضو کو کاٹ دینے پر رضا مند ہو جاتے ہیں کیوں کہ ایک عضو کاٹ دینے سے باقی جسم مرض کے زہریلے اثرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

اگر تم انسانی جان کو عزیز سمجھ کر اُس کے مفلوج عضو کے کاٹ دینے کے عمل کو درست سمجھتے ہو تو پھر اس کی افادیت میں کیوں شکوک کا شکار ہو کہ ایک مجرم کو قصاص میں قتل کرنے، سنگسار کرنے یا ہاتھ کاٹنے سے لاکھوں کی آبادی پر مشتمل معاشرے کی جان، عزت اور مال محفوظ ہو جاتا ہے۔

شرعی سزائیں وحشیانہ نہیں حکیمانہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا خیر خواہ ہے۔ وہ دنیا کی عارضی زندگی میں شرعی سزا پانے والے مجرم کو آخرت کی دائمی زندگی میں دردناک عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امن کے نام نہاد دعوے داروں نے عدالتی ثبوت کے بغیر اسامہ بن لادن کی گرفتاری کی آڑ میں افغانستان اور عراق پر یکے بعد دیگرے حملہ کیے۔ بمبار طیاروں نے آگ برسا کر لاکھوں انسانوں کو موت کے منہ میں دھکیل دیا۔ پاکستان کے شمالی علاقوں میں ڈرون حملوں کے دوران سیکڑوں بے گناہ عورتیں اور بچے ہلاک ہو رہے ہیں۔ان امن پسندوں کا انتقامی فعل وحشیانہ ہے۔

اسلام نے خون ریزی سے بچنے کے لیے قصاص کا حکم دیا ہے اور اسے زندگانی سے تعبیر کیا ہے۔تاہم اس کے ساتھ ہی مقتول کے ورثاء کو اختیار دیا ہے کہ خواہ وہ معاف کر دیں یا خون بہا وصول کر لیں یا پھر قاتل کو قصاص میں قتل کر دیا جائے۔لیکن اس میں زیادتی نہ ہو۔ قتل میں زیادتی کا مفہوم یہ ہے کہ اس طرح قصاص لیا جائے جس طرح قاتل نے قتل کیا تھا اور اس کا بھی خیال رہے کہ قاتل کی جگہ کسی دوسرے بے گناہ کو ہرگز قتل نہ کیا جائے کہ اس میں زندگانی کی بجائے فساد ہے۔خون ریزی اور فتنہ وفساد سے بچاؤ کے لیے اسلام کا منصفانہ فعل ہی حکیمانہ ہے۔

۲: الاعتصام، ۱۷ جنوری ۲۰۱۴ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اہل مغرب کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے گستاخوں سے دوستی

پاکستان کا قادیانی عبد الشکور متنازعہ اور ممنوعہ کتب بیچنے کے جرم میں گرفتار ہوا۔ ہائی کورٹ کے جج نے عدالتی کارروائی کے بعد اُسے آٹھ سال قید اور جرمانہ کی سزا سنائی۔ امریکی ادارے ریلیجس فریڈم (کمیشن برائے مذہبی آزادی) نے اس سزا پر تنقید کی اور رہائی پر زور دیا اور اقوام متحدہ نے بھی سفارش کی کہ ساڑھے تین سال بعد اُسے رہائی مل گئی۔ پھر اُس نے امریکہ میں پناہ حاصل کر لی اور امریکی صدر ٹرمپ سے ملاقات کی اور نہایت مظلومانہ انداز میں اپنی داستان سنائی امریکی صدر نے ہاتھ بڑھا کر اس سے ہاتھ ملایا اور تسلی دے کر رخصت کیا۔

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے مذہبی قائد سے والہانہ محبت کرتا ہے اور اس کے عقیدت مندوں سے دوستی کا رشتہ پیوست کرتا ہے جبکہ اُن کی توہین کرنے والے سے نفرت کرتا ہے لیکن صلیبی قوم کا رویہ اس کے متضاد ہے۔ یورپ اور امریکہ میں عیسائیوں کی اکثریت ہے جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ مانتے ہیں لیکن اُن کی دوستی یہودیوں اور قادیانیوں سے ہے جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے گستاخانہ نظریہ رکھتے ہیں۔

یہودی رویہ:

سیدنا مسیح علیہ السلام نے نبوت ملنے کے بعد بنی اسرائیل کی اصلاح کی ان تھک کوشش کی انہیں تورات کے احکام یاد دلائے، اُن کی غلطیوں کی نشاندہی کی۔ انجیل کے احکام سنائے اور سکھائے مگر ماسوائے چند کے بگڑی قوم کی حالت نہ سنور سکی بلکہ یہودی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن بن گئے۔

سیدنا زکریا علیہ السلام پر، سیدہ مریم علیہا السلام سے زنا کا الزام لگایا اور بالآخر اُن کو اسی وجہ سے قتل کر دیا۔ سیدنا یحییٰ علیہ السلام نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی تو انہیں بھی حکومت کی وساطت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مروا ڈالا۔ اُن دونوں انبیاء کرام کے قتل کے بعد یہودی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن بن گئے۔ یہودی احبار نے ان پر مقدمہ چلایا اور حکومت پر دباؤ ڈال کر انہیں سولی پر لٹکانے کی کوشش کی۔

عیسائی تسلیم کرتے ہیں کہ یہودیوں کی شکایت کرنے پر بادشاہ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ہی سولی دی انجیل متی میں مذکور ہے:

''یسوع بڑی آواز سے چلایا، ایلی، ایلی، لما شبقتنی، یعنی: اَے میرے خدا! اَے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟'' (متی 27:46)

اور آپ نے چیخ چیخ کر جان دی پھر یوسف نامی شخص نے پلاطوس سے درخواست کی کہ لاش اس کے حوالے کر دی جائے چنانچہ اُس نے آپ کو قبر میں دفنایا اور پھر چٹان رکھ دی یہ جمعہ کی شام کا وقت تھا پھر تین دن بعد اتوار کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہو کر لوگوں کو دکھائی دیئے پھر آسمان پر چڑھ گئے اور دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے۔ عقیدہ کفارہ کی عمارت اس پر کھڑی کی گئی۔

یہودی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور اپنی بداعمالیوں کی بنا پر معاشرہ میں نفرت کا سمبل بن گئے وہ دربدر نقل مکانی کرتے رہے بالآخر یہودی لیڈروں نے مل کر ترکیب سوچی انہوں نے یورپی حکمرانوں کو قرضے دے کر اثر ورسوخ حاصل کر لیا اور من پسند مقاصد حاصل کیئے۔ اسرائیل کا قیام اس کی زندہ مثال ہے۔ سابقہ پوپ جان پال دوم نے بھی یہودی دباؤ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تھے اور صدیوں سے قائم عیسائیوں کے اس الزام سے اسرائیلیوں کو بری قرار دے دیا کہ یہودی یسوع مسیح کے قاتل ہیں۔

مزید برآں انہوں نے پروپیگنڈہ مہم تیز کر دی چونکہ انجیل میں سیدنا مسیح علیہ السلام کا قول مذکور ہے کہ ''میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں آیا ہوں۔'' اس بنا پر عیسائیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسرائیل کی حفاظت کے لیے جان پر کھیل جائیں علاوہ ازیں اُن کو یقین دلایا کہ سیدنا مسیح کے نزول پر یہودی اُن پر ایمان لائیں گے۔

مذکورہ پروپیگنڈہ حقائق کے منافی ہے نزول مسیح کے وقت عیسائی اسلام میں داخل ہو کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیں گے جبکہ یہودی دجال کا ساتھ دیں گے۔

نزول مسیح کے وقت قوم یہود کی قیادت دجال کے ہاتھ میں ہوگی۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاکر دجال کو قتل اور اس کے ساتھی یہودیوں کا صفایا کریں گے۔اس سے فارغ ہوکر قومِ نصاریٰ کی غلطیوں کی اصلاح فرمائیں گے ان کے اعتقادی بگاڑ کی بنیاد عقیدہ تثلیث ،کفارہ اور صلیب پرستی پر مبنی ہے۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے عیسائیوں پر واضح ہوجائے گا کہ وہ دوسرے انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں اس طرح آپ کا وجود عقیدہ تثلیث کی تردید کرے گا۔کفارہ اور صلیب پرستی کا دارومدار اس پر ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ سولی پر لٹکایا گیا سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا بقیدِ حیات ہونا عقیدہ کفارہ اور تقدس صلیب کی نفی ہوگی اس طرح عیسائی اسلام کے حلقہ بگوش ہوجائیں گے۔

اہل مغرب ! آپ یہودیوں سے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر تعلقات قائم رکھیں لیکن ان پر اعتماد کرکے دوستی کے رشتہ میں پیوست نہ کریں۔اس میں آپ کی فلاح اور کامیابی ہے۔

جبکہ قادیانی نقطہ نظر ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ حالت میں آسمان پر نہیں اٹھائے گئے بلکہ بلوائیوں نے انہیں گرفتار کرلیا تھا پھر اُن کی توہین وتذلیل کی تھی مارا پیٹا حتیٰ کہ اپنے خیال میں انہیں قتل کر ڈالا جب وہ آپ کی نعش مبارک چھوڑ کر وہاں سے چلے گئے تو حواری جو بے بسی کی تصویر بن کر سارا منظر دیکھ رہے تھے آہستہ آہستہ آگے بڑھے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا معائنہ کیا تو پتہ چلا کہ مسیح علیہ السلام ابھی زندہ ہیں چنانچہ انہیں وہاں سے کسی خفیہ جگہ پر منتقل کیا گیا جہاں ان کا علاج کیا گیا وہ شفایاب ہوئے پھر ہجرت کرکے کشمیر آگئے وہاں دعوت وتبلیغ میں رہ کر بالآخر وفات پاگئے اور وہیں دفن ہوئے۔

قادیانی قائد مرزا غلام احمد نے اپنے بارے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا:

تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ "تو ہی مسیح موعود ہے۔"

(اعجاز احمدی در، مندرجہ روحانی خزائن ج19 ص113)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے بارے میں نازیبا اور توہین آمیز جملے تحریر کرتا رہا:

'عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا۔'

(حاشیہ انجام آتھم صفحہ 6 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 11 صفحہ 290 از مرزا قادیانی)

'آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لیے ایک شرط ہوگی۔'

(انجام آتھم صفحہ 7 مندرجہ روحانی خزائن نمبر 11 صفحہ 291 از مرزا قادیانی)

عیسائی صاحبان سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام کو ابن اللہ کہتے ہیں جبکہ قادیانی قائد کا موقف ہے کہ اُن کا خدائی دعویٰ شراب خوری کا نتیجہ ہے:

''یسوع اس لیے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خواری کا ایک بدنتیجہ ہے۔''

(ست بچن حاشیہ صفحہ 172 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 296 از مرزا قادیانی)

باعث تعجب ہے کہ یہودی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ سیدہ مریم علیہا السلام پر الزام تراشی کریں اور عیسائی ان کو سر آنکھوں پر بٹھائیں اور عالمی سطح پر اُن کو تحفظ فراہم کریں؟ قادیانی قائد مرزا غلام احمد برملا بہتان تراشی کرے کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب کے نشہ میں خدائی دعویٰ کرتا تھا۔ زنا کار اور کسبی عورتوں کے خون سے عیسیٰ علیہ السلام کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ ان توہین آمیز نظریہ رکھنے والے قادیانیوں کا برطانیہ میں ''احمدیہ مسلم کمیونٹی'' ہیڈ کوارٹر ہو۔ یورپ اُن کو سیاسی پناہ کی آڑ میں ویزے جاری کرے اور امریکی صدر ہاتھ بڑھا کر اُن کو تعاون کا یقین دلائے۔ اہل مغرب کا یہ رویہ انسانی فطرت کے منافی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عقیدت ومحبت سے متعلق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منافقانہ کردار ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نوع انسانی کی راہنمائی کے لیے یکے بعد دیگرے انبیاء کرام کو اپنا سفیر بنا کر مبعوث فرمایا جن کے کردار کو داغدار بنا کر پیش کرنا اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر انگلی اٹھانے کے مترادف ہے۔

موجودہ دور کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کریں، مثلاً: امریکہ اپنا سفیر کسی ملک میں تعینات کرتا ہے اس ملک کا سربراہ اس سفیر سے توہین آمیز سلوک کرے تو امریکہ یقیناً اسے اپنی توہین تصور کرے گا۔ اسی طرح انبیاء کرام کی شان اقدس میں گستاخی دراصل ان کو مبعوث کرنے والی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات کی توہین ہے اس بنا پر توہین رسالت کے قانون پر کسی کا اعتراض کرنا نامناسب فعل ہے۔

عیسائی قوم پر حیرت ہے کہ وہ اپنا دشمن مسلمان قوم کو تصور کرتے ہیں جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا مقرب اور معصوم نبی تسلیم کرتے ہیں۔

سیدہ مریم علیہا السلام ہیکل کے حجرہ میں مقیم رہ کر اللہ کی عبادت میں مصروف رہا کرتی تھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم سے فرشتوں نے کہا:

﴿يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ﴾ (آل عمران:45-46)

"اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے اپنے ایک کلمے کی خوشخبری دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو دنیا اور آخرت میں ذی عزت ہے اور وہ میرے مقربین میں سے ہے۔ وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی اور وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔"

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو تیس سال کی عمر میں نبوت ملی اس کے بعد تین سال مسلسل دین کی تبلیغ میں مصروف رہے۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی معجزات سے بھرپور ہے آپ کی پیدائش والدہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نطفہ کے بجائے نفخہ جبرائیل سے ہوئی، آپ نے مہد میں کلام کرکے والدہ کی پاکدامنی کا ثبوت پیش کیا، آپ مردوں کو اللہ کے حکم سے زندہ کرتے تھے، یہودیوں نے اُن کو سولی پر لٹکانے کی کوشش کی اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور انہیں دشمنوں کی دسترس سے بچا کر آسمان پر اُٹھالیا پھر قیامت کے قریب ان کا نزول ہوگا آپ ادھیڑ عمر میں باتیں کریں گے۔

عیسائیوں کا سیدنا مسیح علیہ السلام کے دشمن یہودی اور قادیانیوں کو سینہ سے لگانا لیکن ان کو اللہ کا برگزیدہ معصوم نبی تسلیم کرنے والوں کو اپنا دشمن تصور کرنا خیر و شر میں تمیز نہیں بلکہ عدل و انصاف کے منافی عمل ہے۔

اہل مغرب! آپ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ پکارتے ہیں لیکن جن قادیانیوں کو مظلوم سمجھ کر تم تحفظ فراہم کرتے ہو اُن کا قائد مرزا غلام احمد والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ اس کی والدہ کا نام چراغ بی بی سے انڈیا کے قصبہ قادیان میں پیدا ہوا جس نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا اور کہا:

> ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔“

(دافع البلاء صفحہ 13 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 233 از مرزا قادیانی)

مرزا نے دوسری جگہ دعویٰ کیا:

> ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“

(دافع البلاء صفحہ 20 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 240 از مرزا قادیانی)

اہل مغرب! آپ انجیل کو مانتے ہیں اور آپ کے سربراہ انجیل پر حلف اٹھاتے ہیں لیکن اس کا مطالعہ کرنے کی زحمت نہیں کرتے جس میں صاف لکھا ہوا ہے:

> ”کیونکہ بہترے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔“ (متی ۲۴:۵)

> ”اور بہت سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتروں کو گمراہ کریں گے۔“ (متی ۲۴:۱۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انجیل نے جن کو گمراہ قرار دیا ہے۔مسلمان بھی اُن کو گمراہ کہتے ہیں ۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے بھی اُن کو گمراہ سمجھ کر غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اس لحاظ سے پاکستان کی پارلیمنٹ پر اعتراض کرنا غیر مناسب فعل ہے۔

اہل مغرب! آپ اس پہلو پر غور کریں۔ریاستی سربراہ نے کسی کو اپنا جانشین نامزد نہ کیا ہو اگر کوئی شہری خواہ مخواہ دعویٰ کرے کہ میں نائب ہوں اور جعلی ضابطے جاری کرنا شروع کر دے تو وہ ریاست کی نظروں میں باغی تصور ہوگا۔

قادیان (انڈیا) کے مرزا غلام احمد نے یکے بعد دیگرے مجدد مسیح موعود اور نبوت کا دعویٰ کیا اور اعلان کیا کہ میں عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کے ضابطوں کو منسوخ کرتا رہا اور نئے احکامات جاری کرتا رہا۔جس کا مسیح ابن مریم علیہ السلام سے دور کا بھی تعلق نہ ہو تو اس کا دجل وفریب یقیناً باغیانہ ہے۔

جعلی مسیح کے پیروکاروں نے یورپ اور امریکہ میں احمدیہ کمیونٹی مراکز قائم کئے ہوئے سیدنا مسیح علیہ السلام کو خدائی درجہ دینے والوں کا فرض ہے کہ ان کو قانونی طور پر باز پرس کریں کہ تم نے مسیح علیہ السلام کے کردار اور اس کے خاندان پر الزام تراشی کیوں کی ہے؟

اہل مغرب! سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کو مرکز جان کر جائزہ لیں تو یقیناً یہودی وقادیانی تمہارے دوست نہیں دشمن ہیں۔اور مسلمان تمہارے خیرخواہ ہیں تو ہم ان کو اس امر کی دعوت دیتے ہیں کہ سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام ابن اللہ نہیں بلکہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس پہلو پر غور وفکر کرنے کی توفیق دے۔آمین

☆ ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب، لاہور، اکتوبر ۲۰۱۹ء۔

☆ ماہنامہ لولاک، ملتان، نومبر ۲۰۱۹ء۔

☆ مجلہ اسوۂ حسنہ، کراچی، اکتوبر ۲۰۱۹ء۔

☆ مجلہ ماہنامہ المعسر مئی ۲۰۲۲ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلیبی قوم کے لیے لمحہ فکریہ

اہل مغرب میں رہنے والے عیسائیو! آپ کے آباء واجداد جو اپنی عبادت گاہوں میں یہودیوں پر لعنت بھیجنا عبادت کا جزو سمجھتے تھے وہ حق پر تھے یا آپ جنہوں نے سیّدہ مریم طاہرہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پاک دامنی پر بہتان باندھنے والوں سے سمجھوتہ کرلیا ہے۔

اس وقت ۴ ہزار عیسائی تنظیموں کے تحت کام کرنے والے مشنریوں کی تعداد ۲،۶۳،۳۰۰ ہے جن کا کام صرف دعوت وتبلیغ ہے اور چرچ ان پر ۸ ملین ڈالر سالانہ خرچ کرتا ہے۔ تعجب ہے کہ عیسائی فلاحی اداروں کی آڑ میں دور دراز کے ملکوں میں جا کر عیسائیت کی تبلیغ کرتے ہیں لیکن خود اپنی سیکولر ریاستوں میں آئین الٰہی نافذ کرنے کی جدوجہد کیوں نہیں کرتے۔ اگر جمہوری نظام کے تحت اکثریت کے فیصلہ کو انسانی حقوق کا تقاضا تسلیم کرلیا جائے تو الہامی کتابوں میں حلال وحرام اور معاملاتِ زندگی سے متعلق جزا وسزا کے قوانین کیوں نازل ہوئے؟

عیسائیو! آپ کے ممالک میں میڈیا پر عیسائیت و دیگر مذاہب عالم کی تضحیک کرنے اور ان کے مذہبی راہنماؤں کے کارٹون بنا کر مذاق اڑانے کی کھلی چھٹی ہے۔ اس کے برعکس یہودی عزائم کو الیکٹرانک میڈیا پر بے نقاب کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح پرنٹ میڈیا پر کوئی کتاب شائع نہیں ہوسکتی۔ اگر کسی طریقہ سے مارکیٹ میں آجائے تو آنا فانا غائب ہوجاتی ہے۔ عیسائیو! آپ کی اپنے ملک میں بے بسی ہے یا یہودیوں کی سینہ زوری۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سادہ تعلیم کی دعوت دینے والے پادری اور عمل کرنے والے حواری کے ووٹ کی قدر وقیمت وہی ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکانے والے یہودی کی ہے۔ عیسائیو! تم کس منہ سے ٹائی پہن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکانے کے واقعہ کی یاد تازہ کرتے ہو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عقیدت کا دم بھرنے والو! اگر تم اپنے ملکوں کو یہودیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے آزاد کرانا چاہتے ہو تو سیدہ مریم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں کو ووٹ دینے کے حق سے محروم کر کے سیاسی طور پر اثر ورسوخ ختم کر دیا جائے۔ ❶

محدود مدت کی بجائے تاحیات ارکان پارلیمنٹ کا انتخاب کریں اسی طرح یہ ارکان مل کر تازیست صدر یا وزیراعظم کا انتخاب کریں۔ جب تک میڈیکل ان فٹ، کرپشن یا فوجی غداری کا اعلیٰ عدالت میں ثبوت مہیا نہ ہو جائے تو اسے اُمورِ حکومت سرانجام دینے کا موقع دیا جائے۔ بار بار کے الیکشن میں یہودی سرمایہ اور ووٹوں سے نجات حاصل کریں۔ برسراقتدار آنے والا صدر دلجمعی سے اپنے وطن کی خدمت اور عالمی امن میں حق وانصاف قائم کرنے میں بھرپور کردار ادا کرے۔

۱۹۹۰ء میں امریکہ کی ۴۰ فیصد اقتصادیات ایک فیصد اقلیت کی جیبوں میں ہے جب کہ ۸۰ فیصد افراد ملک کی ۱۸ فیصد دولت پر قابض ہیں۔ ۱۹۷۷ء میں امریکہ میں غربت کا تناسب ۹ فیصد تھا جواب بڑھ کر ۲۰ فیصد ہو چکا ہے۔

سرمایہ دارانہ نظام کا استحصال امریکہ کے غریبوں کو غریب تر اور ایک فیصد (یقیناً یہودی) امیر سے امیر تر ہو رہے ہیں جب کہ اسلام کے اقتصادی ضابطے میں دراصل گردش دولت کا نظام ہے جو صاحب ثروت لوگوں کو زکوٰۃ صدقات دینے کا حکم دیتا ہے۔

اسلام کے معاشی نظام کی برکت کا ثمر ہے کہ جو لوگ پیٹ کی آگ لوٹ مار کر بجھاتے تھے وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں زکوٰۃ دینے والے بن گئے۔ ۲۲ لاکھ مربع میل کے علاقے میں زکوٰۃ لینے والا کوئی نہ رہا۔

اہل مغرب کے نصرانیو! اگر تم اپنے ملکوں کو یہودیوں کے تسلط سے آزاد کرانا چاہتے ہو تو سودی کاروبار کا خاتمہ کر کے یہودیوں کے قارونی سرمایہ دارانہ نظام پر کاری ضرب لگائیں جب کہ اسلام کا معاشی نظام اپنا کر غربت کا بڑھتا ہوا تناسب کم کریں اور معاشرے میں

❶ دَر دَر کی ٹھوکریں کھانے والے یہودی دنیا کے بے تاج بادشاہ کیسے بنے۔ (تفصیل کے لیے راقم کی کتاب ''جمہوریت وشورائیت کا تقابلی جائزہ'' کا مطالعہ کریں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوشحالی کی فضا قائم کریں۔

اہل مغرب اگر تم اپنے خطے میں امن وامان چاہتے ہو تو اسلام کا مطالعہ کرو جو خالق کائنات کا نازل کردہ نظام ہے۔ اسلامی قانون تمام بنی نوع انسان کی عزت، جان اور مال کا محافظ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب میں سال بھر کے دوران قتل وغارت، چوری، ڈکیتی اور عصمت دری کے اکا دکا واقعات رونما ہوتے ہیں۔ یہ خالق کائنات کے قانون کی برکات کا ثمر ہے۔

جمہوری چیمپئن امریکہ میں ایک سال کے دوران ۳۱ ہزار افراد قتل وغارت کا نشانہ بنتے ہیں۔ امریکی اخبار نویس یو۔ ایس۔ ای امریکی وزارت عدل وقانون کے حوالے سے ایک رپورٹ شائع کرتا ہے جس کے مطابق گزشتہ سال ۸ راگست تک 6.3 ملین امریکی مرد وعورتیں قید میں تھیں۔ جب کہ گیارہ سال پہلے تک امریکی جیلوں میں قید مرد اور عورتوں کی تعداد 1.14 ملین تھی۔''

گویا ہر سال پہلے کی نسبت مجرموں کی شرح میں اضافہ جاری ہے۔ قانونِ الٰہی سے بغاوت پر عذابِ الٰہی نہیں تو اور کیا ہے۔

اہل مغرب کے میڈیا پر صیہونی کنٹرول ہے۔ انہوں نے کیمونزم کے زوال کے بعد اسلحہ کی بھٹیاں چالو رکھنے کے لیے اب اسلام کو ہدف بنا لیا ہے۔ ''ہالینڈ کے ایک کنیسا (Synagouge) نے وسیع پیمانے پر رپورٹ شائع کی کہ اسلام ایک جھوٹا دین False Religion ہے اور پورے عالم کے لیے شدید خطرے کا باعث ہے۔ ایک تبصیری تنظیم نے ایک مسجد کی تصویر شائع کی جس میں مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے دکھایا گیا تھا اور تصاویر کے نیچے لکھا تھا ''دہشت گردوں کا اڈا'' گھناؤنی سازش کے تحت اہل مغرب کو اسلام سے متنفر کیا جا رہا ہے۔

اہل مغرب کے روشن ضمیر لوگو! صیہونی انسانیت کے دشمن ہیں ان کے میڈیا پر اعتبار نہ کرو۔ بلکہ غیر جانبدار ہو کر امام کائنات ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کرو کہ کس طرح انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے عرب کے صحرا نشینوں کو امن وسلامتی کا پیکر بنا لیا۔ قتل وغارت، لوٹ مار، شراب نوشی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا ان کی روزمرہ زندگی کا معمول بن چکا تھا۔ جب وہ خاتم النبیین سید الکونین ﷺ کی صحبت میں آئے تو اخوت ومحبت کے رشتہ میں پیوست ہو گئے۔ ماؤں بہنوں کی عزت کے رکھوالے بن گئے۔ لوٹ کا مال کھانے والے غریبوں پر سب کچھ وارنے والے بن گئے۔ شراب پینے والے جام کوثر کے لیے بے تاب ہو گئے۔ پانی پینے پلانے پہ لڑنے والے آپس میں شیر وشکر ہو گئے۔ وہ شیطان کے پجاری اور ظالموں کے سروں پر لٹکتی ہوئی تلوار بن گئے تو دنگا فساد کرنے والا معاشرہ امن وسکون کا گہوارہ بن گیا۔ اپنے پرائے کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔

عیسائیت سے عقیدت کا دم بھرنے والے اہل مغرب اگر تم امریکہ ویورپ میں قتل وغارت گری، چوری، ڈکیتی، عصمت دری اور فحاشی پر قابو پانا چاہتے ہو تو کثرت رائے کی بنا پر قانون سازی کرنے کی بجائے کائنات کے خالق کی حدود وقیود نافذ کرو تو پھر رات کو دروازہ کھول کر چین کی نیند سو جائیں۔ یورپ سے امریکہ تک سفر کرتے پھریں تو پھر کوئی میلی آنکھ سے دیکھنے والا نہ رہے گا۔ ان شاء اللہ

☆ ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب، یہودیت نمبر، جامع مسجد خضراء سمن آباد، لاہور، مارچ ۲۰۱۴ء۔

☆ الاعتصام، ۲۷ مئی ۲۰۱۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عہد نامہ جدید (پولس کا مکاشفہ)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے جن کی دعوت کا مقصد خرافات و بدعات کا خاتمہ کر کے موسوی شریعت کو ازسرنو تازہ کرنا تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع آسمانی کے بعد سینٹ پال نے ان تمام تجدید و اصلاح کے مسیحی ضابطوں کو پس پشت ڈال دیا اور عوامی رجحان کو مدنظر رکھ کر جدید مذہب کی تشکیل کی، حالانکہ پولس وہ صاحب تھا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہونے کے باوجود آپ سے کبھی ملاقات نہ کی، بلکہ وہ مسیحی پیروکاروں کو ظلم کا نشانہ بناتا رہا۔ پولس خود اعتراف کرتا ہے:

''میں یہودی ہوں کلکیہ کے شہر ترسس میں پیدا ہوا، مگر میری تربیت اس شہر میں گملی ایل کے قدموں میں ہوئی اور میں نے باپ دادا کی شریعت کی خاص پابندی کی تعلیم پائی اور خدا کی راہ میں ایسا سرگرم تھا جیسے تم سب آج کے دن ہو، چنانچہ میں نے مردوں اور عورتوں کو باندھ باندھ کر اور قید خانہ میں ڈال ڈال کر مسیحی طریق والوں کو یہاں تک ستایا کہ مروا بھی ڈالا، چناں چہ سردار کاہن اور سب بزرگ میرے گواہ ہیں کہ ان سے میں بھائیوں کے نام خط لے کر دمشق کو روانہ ہوا تاکہ جتنے وہاں ہوں انھیں بھی باندھ کر یروشلم میں سزا دلانے کو لاؤں جب میں سفر کرتا کرتا دمشق کے نزدیک پہنچا تو ایسا ہوا کہ دوپہر کے قریب یکا یک ایک بڑا نور آسمان سے میرے گرداگرد آ چمکا اور میں زمین پر گر پڑا اور یہ آواز سنی کہ اے ساؤل اے ساؤل! تو مجھے کیوں ستاتا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ اے خداوند! تو کون ہے؟ اس نے مجھ سے کہا: میں یسوع ناصری ہوں جسے تو ستاتا ہے اور میرے ساتھیوں نے نور تو دیکھا، لیکن جو مجھ سے بولتا تھا اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آواز نہ سنی۔ میں نے کہا: اے خداوند! میں کیا کروں؟ خداوند نے مجھ سے کہا اٹھ کر دمشق میں جا جو کچھ تیرے کرنے کے لیے مقرر ہوا ہے وہاں تجھ سے سب کہا جائے گا جب مجھے اس نور کے جلال کے سبب سے کچھ دکھائی نہ دیا تو میرے ساتھی میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے دمشق لے گئے۔" (اعمال ۲۲:۳-۱۱)

"اب کیوں دیر کرتا ہے اٹھ بپتسمہ لے اور اس کا نام لے کر اپنے گناہوں کو دھو ڈال۔ جب میں پھر یروشلم میں آ کر ہیکل میں دعا کر رہا تھا تو ایسا ہوا کہ میں بے خود ہو گیا۔" (اعمال ۲۲:۱۶-۱۷)

مذکورہ اعتراف سے صاف ظاہر ہے۔

پولس یہودی النسل تھا، بچپن میں اس کی تربیت آبائی مذہبی تعلیم کے تحت ہوئی، باعث تعجب ہے کہ آسمان کا نوران حواریوں پر نہ چمکا جو مسیحی تعلیم کی نشر و اشاعت میں سرگرم عمل تھے اگر چمکا تو اس پر جو مسیحی پیروکاروں کو ستاتا تھا۔ کیا یہ عدل وانصاف کا تقاضا ہے؟

پولس اور اس کے ساتھیوں نے نور کو دیکھا پولس نابینا ہو گیا اس کے ساتھیوں پر اس کا اثر کیوں نہ ہوا؟ نور سے نکلنے والی آواز کو پولس نے تو سنا، لیکن اس کے ساتھی کیوں نہ سن سکے۔

درحقیقت نبی کی نیابت کا حق دار وہ ہو سکتا ہے جس نے ایمان کی حالت میں نبی کی زیارت کی ہو، ان سے تعلیم و تربیت حاصل کی ہو، پھر اس نے دعوت و تبلیغ کے سلسلے میں تکلیفیں برداشت کی ہوں۔ چناں چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نیابت کا پولس کس طرح حق دار ہو سکتا ہے جو ان کی زندگی میں ایمان نہ لایا، بلکہ ایمان لانے والے مرد عورتوں کو ستاتا رہا اور قتل کرتا رہا۔

پولس کا اعتراف ڈرامے کا سین ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، البتہ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پولس سازش کے تحت عیسائیت میں داخل ہوا۔

پولس ڈرامہ رچانے کے بعد کہاں گیا وہ خود خط میں بیان کرتا ہے:

"اور نہ یروشلم میں ان کے پاس گیا جو مجھ سے پہلے رسول تھے، بلکہ فوراً عرب کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چلا گیا پھر وہاں سے دمشق کو واپس آیا پھر تین برس کے بعد میں کیفا سے ملاقات کرنے یروشلم گیا۔'' (گلتیوں ۱: ۱۷۔۱۸)

پولس نے ان تین سالوں میں نئے عقیدہ کا تجزیہ کیا اور شریعت عیسوی کی نئی تشکیل کے متعلق غور و فکر کیا، چوں کہ پولس یونانی فلسفہ اور زبان جانتا تھا اس نے فلسفیانہ تراکیب اور اصطلاحات استعمال کیں اور قدیم مذاہب سے مختلف نکتے لیے جس سے مسیحیت پر یونانی رنگ چڑھ گیا، اس طرح مسیحیت کو یونانیت کا پروانہ دے کر اسے عالم گیر اشاعت ۔کے قابل بنا دیا۔

(ماخوذ مسیحیت پاکستان میں از ڈاکٹر نادر رضا صدیقی رحمہ اللہ)

مسیحی تعلیم بنی اسرائیل کے لیے تھی پولس نے اسے عالمی پیغام قرار دیا اور اعلان جاری کیا کہ غیر اسرائیلی بھی مسیحی بن سکتا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے:

''اسی سبب سے میں پولس جو تم غیر قوم والوں کی خاطر مسیح یسوع کا قیدی ہوں شاید تم نے خدا کے اس فضل کے انتظام کا حال سنا ہوگا۔ جو تمھارے لیے مجھ پر ہوا ہے، یعنی یہ کہ وہ بھید مجھے مکاشفہ سے معلوم ہوا...... مسیح یسوع میں غیر قومیں خوش خبری کے وسیلے سے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور وعدہ میں داخل ہیں۔'' (افسیوں ۳: ۱۔۶)

الہامی کتاب میں اللہ سبحانہ کی طرف سے رشد و ہدایت کا کلام نبی سے براہ راست ہوتا ہے یا مخلوق سے خطاب عام، لیکن نبی کے بعد پیروکار سے منقول مکاشفہ ہرگز الہامی کتاب کا حصہ نہیں ہوسکتا۔ انجیل کا کلام زمانہ ماضی میں ہونا اس امر کی طرف دلالت کرتا ہے کہ انجیل مقدس الہامی نہیں، بعد میں پولس کے شاگردوں نے مرتب کی۔ پولس نے تثلیث، حلول و تجسم اور کفارہ کے عقائد کو انجیل میں داخل کیا۔ اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کسی قول کی سند پیش نہیں کی، بلکہ اپنے کشف والہام کو بنیاد بنایا۔

اہل روم و یونان بت پرست اور مظاہر پرست تھے۔ وہ ایک سے زیادہ خداؤں پر یقین رکھتے تھے۔ پولس نے جدید مذہب میں ان کے فطری میلان کو مدنظر رکھا اور اعلان کیا:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اور فوراً عبادت خانوں میں یسوع کی منادی کرنے لگا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے۔''

(اعمال ۹:۲۰)

اس نے اپنے بارے کہا کہ وہ روح کی ہدایت سے کلام کرتا ہے:

''پس میں تمہیں جتاتا ہوں کہ جو کوئی خدا کے روح کی ہدایت سے بولتا ہے۔''

(ا۔کرنتھیوں ۱۲:۳)

''پس جب تم مسیح کے ساتھ جلائے گئے تو عالم بالا کی چیزوں کی تلاش میں رہو جہاں مسیح موجود ہے اور خدا کی داہنی طرف بیٹھا ہے ...... جب مسیح جو ہماری زندگی ہے ظاہر کیا جائے گا تو تم بھی اس کے ساتھ جلال میں ظاہر کیے جاؤ گے۔'' (کلسیوں ۳:۱۔۴)

حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے انبیاء کرام مبعوث ہوئے ان کے دور میں کلمہ کا پہلا جزو لا الہ الا اللہ رہا۔ انھوں نے دوسرے الٰہوں کی نفی کر کے اللہ کے الٰہ ہونے کی دعوت دی۔ عقیدہ توحید میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی الوہیت کے ساتھ اپنی الوہیت کو شریک نہیں کیا۔ پولس کو کس نے اختیار دیا کہ وہ اللہ کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام اور روح القدس کی الوہیت شریک کرے۔

کلمہ کا دوسرا جز نبوت کا اقرار ہے عبادت کا طریقہ اور زندگی گزارنے کا سلیقہ وہی اختیار کرو جس طرح نبی تم کو حکم دے۔ حلت و حرمت کا اختیار اللہ ہی کے پاس ہے۔ البتہ اللہ سبحانہ بذریعہ وحی نبی کے ذریعے سے عبادت اور حلت و حرمت کے احکام تبدیل کرتا رہا، لیکن نبی کا ساتھی چاہے جتنا مقرب ہو وہ ظاہر کرے کہ مجھے کشف کے ذریعے عقائد و اعمال میں تغیر کے احکام ملے ہیں تو وہ قانون قدرت کے منافی عمل ہے۔

کشف کی بنا پر ابن مریم (علیہ السلام) کو ابن اللہ کہہ دینا یا ختنہ نہ کرانا اور سور کا گوشت کھا لینے کی اجازت دینا الہامی تعلیم کے منافی فعل ہے۔

پولس نے سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام پر نازل شدہ احکام کی اشاعت نہیں کی، بلکہ اس نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

منصوبے کے تحت عیسائیت کے نام پر جدید مذہب کی تعبیر کی جو یونان و روم کے علاوہ دیگر اقوام کے لیے قابل قبول ہو۔ غور سے اس عبارت کا جائزہ لیں:

''اگرچہ میں سب لوگوں سے آزاد ہوں پھر بھی میں نے اپنے آپ کو سب کا غلام بنا دیا ہے، تاکہ اور بھی زیادہ لوگوں کو کھینچ لاؤں، میں یہودیوں کے لیے یہودی بنا تاکہ یہودیوں کو کھینچ لاؤں۔ جو لوگ شریعت کے ماتحت ہیں ان کے لیے میں شریعت کے ماتحت ہوا تاکہ شریعت کے ماتحتوں کو کھینچ لاؤں اگرچہ خود شریعت کے ماتحت نہ تھا۔ بے شرع لوگوں کے لیے بے شرع بنا تاکہ بے شرع لوگوں کو کھینچ لاؤں۔ کمزوروں کے لیے کمزور بنا تاکہ کمزوروں کو کھینچ لاؤں، میں سب آدمیوں کے لیے سب کچھ بنا ہوا ہوں تاکہ کسی طرح سے بعض کو بچاؤں اور میں سب کچھ انجیل کی خاطر کرتا ہوں تاکہ اوروں کے ساتھ اس میں شریک ہوؤں۔'' (ا۔ کرنتھیوں ۹:۱۹۔۲۳)

پولس نے اس طرح عوامی منشا کے مطابق عقائد و معاملات سے متعلق نئی تعبیر کو انجیل میں تحریف کر کے شامل کیا۔

پولس گلتیوں کے نام خط میں دعویٰ کرتا ہے:

''مگر جب ایمان آ چکا تو ہم استاد کے ماتحت نہ رہے، کیونکہ تم سب اس ایمان کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے خدا کے فرزند ہو۔'' (گلتیوں ۳:۲۵۔۲۶)

الہامی تعلیم دعوت دیتی ہے کہ مسیح ابن اللہ نہیں، بلکہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ جبکہ پولس کہتا ہے کہ عیسائیت پر ایمان کے وسیلے تم سب خدا کے فرزند ہو۔ پولس نے یونانی و رومی رسومات کو مدنظر رکھ کر جدید مذہب کی تشکیل کی، اس بنا پر عہد نامہ جدید الہامی نہیں پولس اور اس کے شاگردوں کا خود کاشت مکاشفہ ہے۔

پولس کے عوامی منشا کے نظریے کو یورپ میں پذیرائی حاصل ہوئی۔ مغربی فلاسفروں نے اس کے نظریے کو جدید لبادہ پہنایا کہ ہر انسان خیر و شر میں خود تمیز کر سکتا ہے۔ رفتہ رفتہ اس کا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ یہ نکلا کہ عیسائیت گرجا گھروں میں رسم و رواج تک محدود ہو کر رہ گئی، جبکہ اجتماعی معاملات، اشیاء کی حلت و حرمت، جرم پر سزا کا تعین اور معافی کا اختیار عوام کی پارلیمنٹ کو حاصل ہو گیا۔ مغرب میں ہم جنس پرستی کو جائز قرار دینا اس کی عمدہ مثال ہے۔

خاتم النبیین جناب محمد کریم ﷺ قیامت تک بنی نوع انسان کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے۔ اللہ سبحانہ نے آپ ﷺ کی مادری زبان عربی میں قرآن مجید نازل فرمایا۔ چودہ صدیوں سے زیادہ عرصہ بیت گیا، لیکن اس کا عربی متن اصلی حالت میں موجود ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی کے بعد مسیحی رہنما اپنے اپنے انداز میں بائبل تحریر کرتے رہے جن کی تعداد سو سے تجاوز کر گئی۔ ہر ایک لکھنے والا اپنی بائبل کو صحیح کہتا تھا، ان کا تنازعہ شدت اختیار کر گیا۔ بادشاہ نے امن و امان کی خاطر مداخلت کی، شاہی فرمان کے تحت ان میں سے متی، مرقس، لوقا اور یوحنا چار انجیلوں کو صحیح خدا کا پیغام قرار دیا۔

اناجیل اربعہ صحیح ہیں تو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مادری زبان میں ان کا نسخہ منظر عام پر لائیں۔

انسان دو چیزوں کا مرکب ہے جسم اور روح۔ جسم کی نشو و نما کے لیے خوراک لازمی ہے جبکہ روح کی بالیدگی کا انحصار الہامی کلام کا ذکر ہے۔ آپ عہد نامہ جدید اور قرآن حکیم کا مطالعہ کریں یا دوسروں کی زبانی سن کر جائزہ لیں، یقیناً قرآن کی تلاوت سے بے قرار روح کو چین حاصل ہو گا، جبکہ عہد نامہ جدید سے روح مضطرب ہو گی، کیونکہ یہ الہامی نہیں انسانی کلام ہے۔ آپ صدق دل سے راہ حق کی تلاش کریں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔

☆ مکالمہ المذاہب، فروری ۲۰۲۰ء

☆ ہفت روزہ الاعتصام، ۱۳ تا ۲۶ ستمبر ۲۰۱۹ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ تثلیث کا تجزیہ

عقیدۂ تثلیث کیا ہے؟

عیسائی مذہب میں خدا تین اقانیم (Persons) سے مرکب ہے: باپ، بیٹا اور روح القدس نے مل کر ایک خدائی وحدت تیار کی جو اپنی ماہیت وحقیقت کے اعتبار سے ایک اور ناقابلِ تقسیم عمل ہے اس وجہ سے وہ تین خدا نہیں ہیں، بلکہ ایک خدا ہیں۔ تین کو ایک اور ایک کو تین قرار دینا عقیدۂ تثلیث (Tri-unity) ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تین اقانیم یا شخصیتوں پر مشتمل ہے۔ خدا کی ذات جسے باپ کہتے ہیں، خدا کی صفت کلام جسے بیٹا کہتے ہیں اور خدا کی صفت حیات ومحبت جسے روح القدس کہا جاتا ہے۔ ان تین میں سے ہر ایک خدا ہے، لیکن یہ تینوں مل کر تین خدا نہیں ہیں، بلکہ ایک ہی خدا ہیں۔

قابلِ غور نکات:

جب باپ، بیٹا اور روح القدس میں سے ہر ایک کو خدا مان لیا گیا تو خدا ایک کہاں رہا تو وہ لازماً جمع کرنے سے تین ہو گئے؟ جب کہ پادریوں کا موقف ہے کہ مجموعہ نہ لیں ان کا حاصل ضرب (1x1x1=1) لیں تو وہ ایک ہی بنتا ہے۔

جواباً عرض ہے اگر ہندو سکالر دعویٰ کرے کہ خدا پانچ، سات اقانیم سے مرکب ہے وہ بھی عقیدۂ تثلیث کی طرح ایک کو پانچ اور پانچ کو ایک کا کلیہ پیش کریں اور ثبوت کے طور پر دلیل پیش کریں کہ ایک کا پانچ بار ایک سے حاصل ضرب (1x1x1x1x1=1) بھی ایک ہے تو آپ ان کے پانچ اقانیم کے نظریے کو رد کر کے تین اقانیم کی حقانیت کس طرح پیش کریں گے؟

دراصل الجبرا کی رو سے $(a \times a \times a = a^3)$ بنتا ہے۔ اسی طرح ایک کا تین بار ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے حاصل ضرب ($1x1x1=1^3$) ایک کی پاور تین بنتا ہے، ایک نہیں۔

عقیدۂ تثلیث ایسا گورکھ دھندہ ہے جس کا ممکنہ تسلی بخش حل آپ کے پاس نہیں، اِسلام حکمت عملی سے دوسروں کو قائل کرنے کی ترغیب دیتا ہے اس بنا پر ہم آپ کو تمثیلی انداز میں دعوت فکر دیتے ہیں۔

فرض کریں کہ عصر حاضر کے سائنس دان دعویٰ کریں کہ ہم ایک ایسا طیارہ تیار کر رہے ہیں جن کے تین انجن ہوں گے اور جن کو بیک وقت تین پائلٹ کنٹرول کر کے فلائی کریں گے وہ الیف-١٦ سے زیادہ تیز رفتار ہو گا۔ پرواز کے ممکنہ مقاصد پورا کرنے کے بعد بحفاظت واپس آ سکے گا۔ اگر کوئی صاحب بصیرت اعتراض کرے کہ طیارہ ایک اور کنٹرولنگ پاور تین کے پاس ہو تو یہ قطعاً ناممکن ہے، چنانچہ سائنس دان اعتراض سن کر وضاحت کریں دراصل تین پائلٹ میں ایک کا دماغ اور ہر ایک میں تین کا دماغ کام کرتا ہے، حقیقت میں وہ ایک ہیں۔ مزید وضاحت کرے کہ جس طرح کائنات کا نظام تین اقانیم چلا رہے ہیں، اسی طرح طیارے کو بیک وقت تین پائلٹ فلائٹ کر سکیں گے۔

اگر آپ یہ تھیوری سن کر مطمئن ہو جائیں تو آپ کا مذہبی فریضہ ہے تین انجن والا طیارہ تیار کریں جس کو بیک وقت تین پائلٹ کنٹرول کر کے عقیدۂ تثلیث کا عملی ثبوت دیں، ورنہ تسلیم کر لیں کہ عقیدۂ تثلیث محض خیالی پلاؤ ہے، اس کا علم ریاضی اور عملی زندگی میں کوئی جواز نہیں۔

دراصل عقیدۂ تثلیث ''پولس'' کا نظریہ ہے جس کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔ ایک تین اور تین ایک کی پیچیدگی کا تقاضہ تھا کہ آپ علیہ السلام اس کو واضح انداز میں پیروکاروں کو سمجھاتے، لیکن انجیل میں کہیں مذکور نہیں۔ البتہ عیسائیوں نے توحید و تثلیث کا جھگڑا چکانے کے لیے خدا کو بھی مانند انسان مان لیا:

> ''اور اس فضا سے اوپر جوان کے سروں کے اوپر تھی، تخت کی صورت تھی اور اس کی صورت نیلم کے پتھر کی سی تھی اور اس تخت نما صورت پر کسی انسان کی سی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شبیہ اس کے اوپر نظر آئی اور میں نے اس کی کمر سے لے کر اوپر تک صیقل کیے ہوئے پیتل کا سا رنگ اور شعلہ سا جلوہ اس کے درمیان اور گرداگرد دیکھا اور اس کی کمر سے لے کر نیچے تک میں نے شعلے کی سی تجلی دیکھی اور اس کی چاروں طرف جگمگاہٹ تھی، جیسی اس کمان کی صورت ہے جو بارش کے دن بادلوں میں دکھائی دیتی ہے، ویسی ہی آس پاس کی اس جگمگاہٹ کی نمود تھی، یہ خداوند کے جلال کا اظہار تھا۔'' (حزقی ایل ۱: ۲۶-۲۸)

اس تحریر سے ظاہر ہے کہ یہ نظارہ زمین پر نہیں ہوا۔ ''تخت نما صورت پر کسی انسان کی سی شبیہ'' سے مراد کہ وہ انسان نما ہے۔ اس سے نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدائی رتبے پر فائز کرنے کے لیے خدا کو انسانی روپ میں پیش کیا ہے۔

جناب محمد اسلم رانا اپنے مقالہ ''تثلیث فی التوحید'' میں لکھتے ہیں:

''خدا کی بھی انسانی شکل وشباہت سمجھنا یونانی بت پرستی ہے۔ یونانی مذہب کے بیان میں انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے: عموماً خدا کو روح یا نامعلوم کائناتی قوت کی بجائے ایک ذی شان انسان سمجھا جاتا تھا...... کبھی اس کا انسانی جسم والا بت بھی بنایا جاتا تھا۔'' (برائے تفصیلات انسائیکلوپیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس: ۶/۴۰۱)

ہندوؤں کی بت پرستی اور ان کا اپنے دیوتاؤں کو انسانی شکل میں دکھانا مشہور ہے۔

یہودی انسائیکلوپیڈیا رقم طراز ہے:

''عیسائیت کا ہندومت سے متاثر ہونا ایک تاریخی حقیقت ہے۔''

(یہودی انسائیکلوپیڈیا: ۲/۵۴۹، کالم: ۲)

''فلسطینی دیوتا ''ایل'' EL لمبی داڑھی والا بوڑھا آدمی سمجھا جاتا تھا۔''

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مطبوعہ ۱۹۷۴ء: ۱۷/۹۶۷، کالم: ۲)

''یونانی مذہب مذاہب میں دیوتاؤں کی انسانی شکل تصور کی جاتی تھی۔''

(Critical History, P. 41)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور عیسائیت ایسی ہی قدیم بت پرستیوں کے مجموعے کا جدید نام ہے۔

(ماخوذ از ''عیسائیت کے تعاقب میں''، ص: ۱۱۲، مرتبہ: محمد متین خالد)

جب خدا کے متعلق انسانی تصور کسی مذہب میں داخل ہوتا ہے تو اس مذہب کے پیروکار پہلے ذات الٰہی کو تصوراتی دیوتا تشکیل دیتے ہیں، پھر بت تراش کر تخیل کو عملی جامہ پہناتے ہیں پس خدا کے متعلق انسانی تصور سے بت پرستی کا جرثومہ ظاہر ہوتا ہے۔

عیسائیوں نے رفتہ رفتہ یونان و ہند کے بت پرستوں کی تقلید شروع کی تو انھوں نے تکثیری خدائی نظریے کو تثلیث تک محدود کر لیا، جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موحد تھے اور بنی اسرائیل کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوئے لیکن یہودیوں نے من حیث القوم مسیح کو رد کیا اور بزعم خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر لٹکایا۔ مسیح کے اصل چند پیروکار پس منظر میں چلے گئے اور ایک یہودی پولوس نے مسیح کے نام پر یونانی بت پرستانہ عقائد و عبادات اور رسومات کو فروغ دیا۔ اس دور کی بت پرست قوموں نے مسیح کو بھی اپنے دیوتاؤں جیسا ایک دیوتا سمجھ کر اسے پوجنا شروع کر دیا اور ان کی بت پرستی مسیح کے مذہب پر عیسائیت میں رائج ہوگئی۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کے ہاں خداؤں کی تعداد کثرت میں ہے، جب کہ آپ کے نزدیک تین!

☆ ماہنامہ المنبر فیصل آباد جون جولائی ۲۰۲۱ء۔

☆ ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۱ تا ۲۷ جنوری ۲۰۲۲ء۔

☆ کشف الاحسان زیر ادارت ریٹائرڈ کرنل محمد عبد الرحمٰن، جون ۲۰۲۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح علیہ السلام ''ابن اللہ'' نہیں، ''عبداللہ''!

اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے حضرت مریم کے بطن سے پیدا کیا۔ یہودیوں نے الزام تراشی کی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں فرمایا کہ

﴿إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ﴾ [مریم: ۳۰]

''میں اللہ کا بندہ ہوں۔''

آپ علیہ السلام نے بچپن اور جوانی میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا درس دیا:

﴿وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ﴾

[مریم: ۳۶].

''میرا اور تم سب کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے تم سب اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے بچا کر آسمان پر زندہ اٹھا لیا، ان کے بعد پیروکاروں کے عقائد میں آمیزش ہوگئی انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھ کر پرستش کرنا شروع کر دی۔ وہ اپنے عقیدے کی تائید میں انجیل سے حوالہ پیش کرتے ہیں:

''آیا تم اس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دنیا میں بھیجا، کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے، اس لیے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔'' (یوحنا ۱۰:۳۶)

قابل غور پہلو ہے کہ انجیل میں بیٹے کی مثال حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مخصوص ہے، یا کسی اور کو بھی بیٹا کہا گیا ہے:

* ''اور تو فرعون سے کہنا کہ خداوند یوں فرماتا ہے کہ اسرائیل میرا بیٹا ہے، بلکہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

میرا پہلوٹھا ہے۔'' (خروج ۴:۲۲)

❁ ''وہی میرے نام کا ایک گھر بنائے گا اور میں اس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لیے قائم کروں گا اور میں اس کا باپ ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔''

(۲-سموئیل ۷: ۱۳،۱۴)

❁ ''خدا اپنے مقدس مکان میں یتیموں کا باپ اور بیواؤں کا دادرس ہے۔''

(زبور ۶۸:۵)

❁ ''اس لیے کہ جتنے خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹے ہیں۔'' (رومیوں ۸:۱۴)

❁ ''روح خود ہماری روح کے ساتھ مل کر گواہی دیتا ہے کہ ہم خدا کے فرزند ہیں۔'' (رومیوں ۸:۱۶)

انجیل کی مذکورہ عبارتیں پڑھ کر آپ کے لیے دعوتِ فکر کے دو پہلو ہیں کہ

آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ساتھ اُن سب کو خدا کا بیٹا سمجھ کر خداوند سمجھ لیں جن کو انجیل میں خدا کا بیٹا کہا گیا ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام منفرد خصوصیت کے حامل نہ رہے۔ اس طرح آپ کے عقیدۂ تثلیث کی نفی ہو جاتی ہے کیوں کہ آپ کو بے شمار بیٹوں کو بھی خداوند تسلیم کرنا پڑے گا۔

جب کہ دوسری صورت یہ ہے کہ ''باپ'' کو شفیق پروردگار، پالنے والا اور بیٹے کو فرماں بردار، بندہ و غلام کے معنی میں سمجھ لیں، تاہم اس صورت میں خدا کے دیگر بیٹوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھی اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار بندہ اور رسول ماننا پڑے گا اور ان کی الوہیت سے انکار کرنا ہوگا۔ اگر انکار نہیں کریں گے تو سب صلح جو بندوں کو خدا کا بیٹا تسلیم کرنا پڑے گا:

''مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں کیوں کہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔''

(متی ۵:۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انجیل میں "بیٹا" کا لفظ لغوی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی طور پر استعمال ہوا ہے۔ جس طرح کسی انسان کو دلیری کی بنا پر شیر کا بیٹا کہنے سے کوئی حقیقی معنوں میں شیر نہیں ہو جاتا، بلکہ مجازی طور پر اسے بہادر سمجھا جاتا ہے، اسی طرح انجیل میں مذکور "بیٹا" سے حقیقی نہیں، مجازی طور پر بیٹا مراد ہے کہ فرماں بردار بندہ اور اسی طرح "باپ" سے مراد وہ ذات برحق ہے جو آسمان پر مستوی ہے۔ انجیل میں مذکور ہے:

"لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لیے دعا کرو تا کہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے، بیٹے ٹھہرو۔"

(متی ۵:۴۴۔۴۵)

جس طرح تمام انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی اپنی قوم کو دعوت دی کہ کائنات میں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے جو عرش پر مستوی ہے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی دعوت دی:

"اور زمین پر کسی کو اپنا باپ نہ کہو کیوں کہ تمھارا باپ ایک ہی ہے جو آسمانی ہے۔" (متی ۲۳:۹)

عصر حاضر کی تحریف شدہ انجیل کے بعض مقامات سے بھی صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے توحید کی دعوت دی کہ زمین پر کسی کو معبود نہ کہو کیوں کہ معبود ایک ہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والی ہستی حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچائی کی روح وغیرہ کہا ہے، انھوں نے بھی یہی دعوت دی ہے کہ کائنات میں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، اس لیے دنیا و آخرت میں فلاح پانے کا یہی سیدھا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غور و فکر کی توفیق دے، آمین۔

مغالطہ:

یسوع مسیح بن باپ کے پیدا ہوئے وہ اس لیے خدا کے بیٹے ہیں۔

ازالہ:

(۱)...... آپ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں باپ کے پیدا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اس لحاظ سے وہ یسوع مسیح سے بھی بلند رتبہ ہوئے، لیکن ان کے بارے آپ کا وہ اعتقاد نہیں جو یسوع مسیح کے بارے میں ہے۔

(۲)...... اگر آپ بن باپ کے اِعزاز کی وجہ سے یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں تو آپ کی کتاب مقدس میں مذکور ہے:

"اور پھر سالم یعنی صلح کا بادشاہ۔ یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے، نہ اس کی عمر کا شروع، نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کا مشابہ ٹھہرا۔" (عبرانیوں ۷: ۲،۳)

مذکورہ حوالہ آپ کی دلیل کو باطل کرتا ہے کہ یسوع مسیح اس لیے خدا کے بیٹے ہیں کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے۔

مغالطہ:

یسوع مسیح نے ایسے کام دکھائے جو انسان کے بس میں نہ تھے۔

ازالہ:

بلاشبہ یسوع مسیح سے مافوق العادت واقعات رونما ہوئے۔ آپ مادرزاد نابینا کو بینا کر دیتے، کوڑھ کے مریض کو تندرست کر دیتے اور مُردوں کو زندہ کر دیتے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آپ علیہ السلام یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتے تھے۔ انجیل میں مذکور ہے کہ ایسے مافوق العادت واقعات کئی دوسرے لوگوں سے بھی منسوب ہیں:

"اور اگر میں بَعلزَبُول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو تمھارے بیٹے کس کی مدد سے نکالتے ہیں؟ پس وہی تمھارے منصف ہوں گے۔"

(متی ۱۲: ۲۷، لوقا ۱۱: ۱۹)

جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام نے معجزے دکھائے، اسی طرح ان کے پیروکار بھی دکھا سکتے تھے:

"اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے اے خداوند اے خداوند، کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت سے معجزے نہیں دکھائے۔" (متی ۷:۲۲)

"مسیح کذاب" بھی مافوق العادت کرشمے دکھا کر لوگوں کو فریب دے سکتے ہیں۔ خود مسیح کا قول ہے:

"کیوں کہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے۔" (متی ۲۴:۲۴)

بائبل کے مذکورہ حوالوں کی روشنی میں حضرت مسیح علیہ السلام اپنے مافوق العادت واقعات میں منفرد نہ رہے جن کی بنا پر انھیں خدا کا بیٹا یا خدا قرار دیا جائے۔

انبیائے کرام علیہم السلام سے معجزات کا ظہور برحق ہے۔ دیگر انبیاء کی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی معجزات ظاہر ہوئے، لیکن اس سے اُلوہیت یا اِبنیت کے عقیدے کی بنیاد فراہم نہیں ہوتی، ورنہ اس بنیاد پر دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی آپ کے عقیدے کے مطابق اللہ ماننا پڑے گا۔

امام رازی رحمہ اللہ نے ایک مناظرے کے دوران نصرانی سے سوال کیا:

"لکڑی کا سانپ بن جانا عقل کے نزدیک مُردہ کے زندہ ہو جانے سے زیادہ بعید ہے کیوں کہ مُردے اور زندے کے جسم میں جس قدر مشابہت اور یکسانیت ہے اس قدر لکڑی اور اژدہے میں ہرگز نہیں، لہٰذا جب لکڑی کے اژدہا بن جانے سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا خدا ہونا یا خدا کا بیٹا ہونا ضروری نہیں ہوا تو مُردے کا زندہ کر دینا بدرجہ اولیٰ خدا ہونے کی دلیل نہیں ہو سکتا۔"

(بحوالہ "عیسائیت کے تعاقب میں" از محمد متین خالد)

یہی سوال دَورِ حاضر کے صلیبیوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔

یسوع مسیح خدا ہیں یا رسول؟

حضرت مسیح علیہ السلام حضرت مریم کے بطن سے پیدا ہوئے، آپ علیہ السلام جسم رکھنے والے انسان ہیں جو پہلے معدوم تھے پھر وجود میں آئے۔ پھلے پھولے، جوان ہوئے، کھاتے پیتے تھے اور سوتے جاگتے تھے، جب کہ معبودِ حق اللہ تعالیٰ ان عیوب سے پاک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائی تسلیم کرتے ہیں کہ یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو گرفتار کر لیا، صلیب پر لٹکایا، اگر وہ خود خدا تھے تو انھوں نے یہودیوں کو خود سے دور کیوں نہ کیا؟ اور ان کو اس جرم کی وجہ سے نیست و نابود کیوں نہ کر دیا؟

انجیل میں کسی مقام پر مذکور نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا ہو کہ میں آسمانی خدا ہوں، البتہ انھوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا تذکرہ ضرور فرمایا:

''تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔'' (مرقس ۱۰: ۱۸)

گویا حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنی عاجزی اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اظہار فرمایا۔

حضرت یسوع مسیح نے خدا کے بارے کہا:

''اپنے باپ اور تمھارے باپ اور اپنے خدا اور تمھارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔'' (یوحنا ۲۰: ۱۷)

اپنے پروردگار اور تمھارے پروردگار اور اپنے مالک اور تمھارے مالک سے حضرت مسیح علیہ السلام کی وہی نسبت ہے جو انسان کی اللہ تعالیٰ سے ہو سکتی ہے، تاہم وہ اللہ کے رسول بھی ہیں، مگر الٰہ نہیں جو دوسروں کے معبود و مشکل کشا ہوں۔ انھوں نے زندگی میں نمونہ بھی پیش کر دیا کہ جب ان پر مشکل آئی تو انھوں نے (بقول انجیل) صلیب پر جان کنی کے عالم میں اللہ ہی کو پکارا:

"الوهی الوهی لما شبقتنی؟"

جس کا ترجمہ ہے:

''اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟'' (مرقس ۱۵: ۳۴)

صلیبیو! آپ غیر جانب دار ہو کر مذکورہ پکار پر غور کرو کہ دوسروں کا حاجت روا خدا خود بے بسی و بے چارگی سے دوچار نہیں ہو سکتا جس طرح مسیح خود مبتلا ہوئے۔

آپ علیہ السلام نے فریادی بن کر صرف اس ذات حق کو پکارا جو حقیقی معنوں میں نجات دہندہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ یہی ہمارے لیے سبق ہے۔

آہ وزاری سے دعا والتجا خدا کو زیب نہیں دیتی۔ یہ انسان کی بندگی کا تقاضہ ہے کہ وہ عجز وانکسار سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔ خداوند کی صفت ہے کہ وہ سنتا ہے:

"خداوند شریروں سے دور ہے پر وہ صادقوں کی دعا سنتا ہے۔" (امثال ۱۵:۲۹)

جب کہ یسوع دعا کر کے بندگی کا اظہار کرتے تھے:

☉ "مگر وہ جنگلوں میں الگ جا کر دعا کیا کرتا تھا۔" (لوقا ۵:۱۶)

☉ "پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دل سوزی سے دعا کرنے لگا۔"

(لوقا ۲۲:۴۴)

قابل غور امر ہے اگر حضرت مسیح علیہ السلام خود ہی خدا تھے تو وہ خشوع وخضوع کے انداز میں کس سے دعا کر رہے تھے؟ پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح علیہ السلام نہ تو خدا تھے اور نہ خدائی جزو۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے خود نمونہ پیش کر کے لوگوں کو دعوت دی کہ میں مشکل وقت جس اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہوں تم بھی اسی کو پکارو۔

● اللہ تعالیٰ ہی مصیبت کے وقت نجات دہندہ ہے:

"صادق کی مصیبتیں بہت ہیں لیکن خداوند ان کو سب سے رہائی بخشتا ہے۔"

(زبور ۳۴:۱۹)

جب کہ حضرت مسیح علیہ السلام خود مصیبت میں مبتلا نظر آتے ہیں:

"اب میری جان گھبراتی ہے پس میں کیا کہوں؟ اے باپ مجھے اس گھڑی سے بچا۔" (یوحنا ۱۲:۲۷)

● اللہ تعالیٰ کائنات کا مالک قادر مطلق ہے:

"اور میں تمہارا باپ ہوں گا اور تم میرے بیٹے بیٹیاں ہو گے یہ خداوند قادر مطلق کا قول ہے۔" (۲-کورنتھیوں ۶:۱۸)

حضرت یسوع علیہ السلام اپنی مرضی سے کچھ نہیں کر سکتے تھے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جب سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں اور میری عدالت راست ہے کیوں کہ میں اپنی مرضی نہیں اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہوں۔" (یوحنا۵:۳۰)

❁ خدا تعالیٰ غیب کے امور سے باخبر ہیں:

"فقط تو ہی سب بنی آدم کے دلوں کو جانتا ہے۔" (۱-سلاطین ۸:۳۹)

حضرت یسوع کو علم غیب کی صفت اصلاً حاصل نہ تھی:

"لیکن اس دن یا اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا، نہ آسمان کے فرشتے، نہ بیٹا مگر باپ۔" (مرقس ۱۳:۳۲)

❁ خدا تعالیٰ ازل سے ہے، اسے کبھی موت نہیں آ سکتی:

"بقا صرف اسی کو ہے۔" (۱-تیموتھیس ۶:۱۶)

جب کہ صلیبیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر موت آئی۔

❁ خدا تعالیٰ کی صفت ہے کہ نہ اسے اونگھ آتی ہے نہ نیند:

"وہ تیرے پاؤں کو پھسلنے نہیں دے گا، تیرا محافظ اونگھنے کا نہیں۔ دیکھ اسرائیل کا محافظ نہ اونگھے گا نہ سوئے گا۔" (زبور ۱۲۱:۳،۴)

جب کہ انسانی فطرت سو جاتا ہے، یسوع کشتی میں سو گئے اور ساتھیوں نے جگایا۔ بائبل اقرار کرتی ہے کہ

"تب بڑی آندھی چلی اور لہریں کشتی پر یہاں تک آئیں کہ کشتی پانی سے بھری جاتی تھی اور وہ خود پیچھے کی طرف گدی پر سو رہا تھا پس انھوں نے اسے جگا کر کہا: اے استاد! کیا تجھے فکر نہیں کہ ہم ہلاک ہوئے جاتے ہیں۔" (مرقس ۴:۳۷-۳۸)

❁ مُردوں کو زندہ کرنا خدا کی صفت ہے۔ پولوس کا قول ہے:

"بلکہ اپنے اوپر موت کے حکم کا یقین کر چکے تھے تاکہ اپنا بھروسا نہ رکھیں بلکہ خدا کا جو مُردوں کو جلاتا ہے۔" (۲-کرنتھیوں ۱:۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب کہ مر جانا انسانی فطرت ہے، خدا کی صفت نہیں:

"خدا نے یسوع کو جلا کر ہماری اولاد کے لیے اسی وعدے کو پورا کیا۔"

(اعمال ۱۳:۳۳)

ثابت ہوا کہ حضرت یسوع علیہ السلام خدا نہیں، بلکہ اللہ کے نیک بندے اور رسول ہیں۔

حضرت یسوع علیہ السلام انسان تھے جن کی پیدائش رحم مادر میں ارتقائی انداز سے ہوئی اور وہ لڑکپن سے نشوونما پاکر جوان ہوئے:

- "اور وہ لڑکا بڑھتا اور قوت پاتا گیا اور حکمت سے معمور ہوتا گیا اور خدا کا فضل اس پر تھا۔" (لوقا ۲:۴۰)
- "ابن آدم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں دیکھو کھاؤ۔" (متی ۱۱:۱۹)
- "اور ان سے کہا: میری جان نہایت غمگین ہے یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے تم یہاں ٹھہرو اور جاگتے رہو۔" (مرقس ۱۴:۳۴)

پس انجیل کے ان حوالوں سے ثابت ہوا کہ حضرت یسوع علیہ السلام بشر تھے اور جس کو بشری تقاضے لاحق ہوں، وہ خدا نہیں ہوسکتا، اللہ تعالیٰ ان عیبوں سے پاک ہے، وہ قادر مطلق اور علیم وخبیر ہے، وہی معبود برحق ہے جس کے سامنے یسوع نے جان کنی کے عالم میں دعا کی، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں بلکہ خدا کے رسول ہیں جنھوں نے خدائی دعویٰ نہیں کیا بلکہ اپنی نبوت ورسالت کا اعلان فرمایا:

- "کیوں کہ میں نے کچھ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ باپ، جس نے مجھے بھیجا اس نے مجھ کو حکم دیا ہے کہ کیا کہوں اور کیا بولوں۔" (یوحنا ۱۲:۴۹)
- "جو تم کو قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔" (متی ۱۰:۴۰)
- "اور جس نے مجھے بھیجا ہے وہ میرے ساتھ ہے اس نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ میں ہمیشہ وہی کام کرتا ہوں جو اسے پسند آتے ہیں۔'' (یوحنا ۸:۲۹)

یسوع کے شاگردوں کا نظریہ انجیل میں مذکور ہے:

''جو خدا اور ساری امت کے نزدیک کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا۔'' (لوقا ۲۴:۱۹)

اناجیل اربعہ الہامی نہیں درحقیقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت وکردار کی آئینہ دار ہیں جن کو مؤلفین نے مرتب کیا ہے اس کے باوجود موجودہ انجیل سے ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانی ہستی کو ہی اپنا خدا سمجھ کر مشکل وقت میں اسے پکارتے رہے اور دوسروں کو بھی یہی دعوت دیتے رہے۔ اس حقیقت کو واضح ہو گیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام خدا کے بیٹے نہیں، بلکہ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

قرآنِ حکیم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت کے بارے ارشاد فرمایا:

﴿اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا﴾ [مریم: ۳۰]

''میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا۔''

اس لیے آپ میری معروضات پر غور کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حق سمجھنے کی توفیق دے۔

مسیح ''ابن اللہ'' یا ''صنع اللہ''؟

''کیا بائبل کلام الٰہی ہے'' کے موضوع پر لوئزیانہ یونیورسٹی میں مناظرہ ہوا۔ عیسائیوں کی طرف سے امریکا کا بشپ اعظم، مبلغ اور مصنف جمی سواگرٹ مناظر تھا، جب کہ مسلمانوں کی طرف سے شیخ احمد دیدات مدمقابل تھے۔ محترم ثروت اصمعی نے اس دلچسپ مناظرے کی روداد بیان کی۔ گفتگو کے دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ''ابن اللہ'' ہونے کا مسئلہ زیر بحث آیا تو شیخ احمد دیدات نے کہا:

''میں گزشتہ چالیس برس کے دورن بہت سے پادریوں اور عیسائی علماء سے پوچھ چکا ہوں کہ مسیح ''ابن اللہ''، یا ''ابن المولود للہ'' یعنی خدا کے بیٹے تھے، یا ''صنع اللہ'' یعنی خدا کے تخلیق کردہ تھے؟ اس سوال کا جواب مجھے ہمیشہ یہ ملا کہ مسیح ''ابن المولود للہ'' تھے، ''صنع اللہ'' نہیں تھے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے کہا کہ:

”یہ جواب پانے کے بعد میں ہمیشہ یہ پوچھتا رہا کہ دونوں کے معنی میں کیا فرق ہے؟ لیکن کوئی بھی جواب دینے کے لیے اپنا مُنھ کھولنے کی ہمت نہیں کر سکتا، لیکن آج یہ امریکی پادری کہتا ہے کہ مسیح ”ولد اللہ“ تھے، جب کہ یہ بات صریحاً اللہ کی شان کے خلاف ہے۔ توالد اور تناسل وہ افعال ہیں جنھیں انسان اور حیوان انجام دیتے ہیں۔ اللہ رب العالمین خالق اور صانع ہے، وہ تخلیق وصناعی کا کام انجام دیتا ہے۔ توالد وتناسل کے وظائف کو اللہ سے منسوب کرنا اس کی شان میں کھلی گستاخی اور بے ادبی ہے۔“ (بحوالہ ”عیسائیت کے تعاقب میں“ از محمد متین خالد)

قابلِ غور نکات:

اگر حضرت مسیح ”ولد للہ“ تھے تو گویا توالد کے فعل میں انسان اور خدا میں فرق نہ رہا، پھر نسل انسانی کس وصف کی بنا پر خدا کو خالق سمجھ کر پرستش کرے؟

حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو ”صنع“ تسلیم کریں تو اولادِ آدم بھی ”صنع اللہ“ ہونے کی بنا پر خدائی مخلوق ہی ہیں تو اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انسانوں میں تخلیقی لحاظ سے فرق نہ رہا، پھر کس وصف کی بنا پر ان کو بیٹا جان کر خدا کا شریک ٹھہرائیں؟

بلاشبہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو مقامِ نبوت اور معجزات کے اوصاف کی بنا پر شرف فضیلت حاصل ہے لیکن ایسے اوصاف دیگر انبیائے کرام ورُسل عظام علیہم السلام میں بھی موجود تھے تو پھر کس خوبی یا وصف کی بنا پر آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدائی شریک ٹھہرا کر پوجتے ہیں؟

یہی دعوتِ فکر ہے!

☆ ماہنامہ المنبر فیصل آباد جولائی، اگست ۲۰۲۱ء۔

☆☆ ہفت روزہ الاعتصام ۲۴ تا ۳۰ ستمبر ۲۰۲۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عقیدۂ کفارہ کا تحقیقی جائزہ

صلیبی عقائد میں ''کفارہ'' سے مراد یسوع مسیح کی وہ قربانی ہے جس کے ذریعے ایک گناہ گار انسان یک لخت خدا کی رحمت کے قریب ہو جاتا ہے۔ اس عقیدے کی پشت پر دو مفروضے کارفرما ہیں: ایک تو یہ کہ آدم کے گناہ کی وجہ سے انسان خدا کی رحمت سے دور ہو گیا تھا، دوسرا یہ کہ خدا کی صفت کلام (بیٹا) اس لیے انسانی جسم میں آئی تھی کہ وہ انسان کو دوبارہ خدا کی رحمت سے قریب کر دے۔

چونکہ تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کی صلب سے پیدا ہوئے یا آئندہ ہوں گے اس لیے اصل گناہ تمام انسانوں میں منتقل ہوا ان کے گناہوں کی رہائی کی شکل صرف یہ تھی کہ وہ ایک مرتبہ سزا کے طور پر مریں، پھر وہ دوبارہ گناہوں سے خلاصی پا کر زندہ ہوں تا کہ وہ آزادی کے ساتھ نیکیاں کر سکیں چونکہ تمام انسانوں کو دنیا میں ایک مرتبہ موت دے کر دوبارہ زندہ کرنا قانونِ فطرت کے منافی تھا چنانچہ اس عظیم مقصد کے لیے خدا نے خود اپنے بیٹے کو چنا اس کو انسان جسم میں دنیا کے اندر بھیجا۔ اس نے یہ قربانی پیش کی کہ خود سولی پر چڑھ کر مر گیا اور اس کی موت تمام انسانوں کی طرف سے کفارہ ہو گئی۔

قابلِ غور پہلو ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے کسی کا حق غصب کیا نہ کسی کی عزت جان پر ہاتھ اٹھایا، معاملہ یہ ہوا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو منع فرمایا، وہ درخت کے قریب چلے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو زمین پر بھیج دیا۔ آپ علیہ السلام نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا تو اب ان کو گناہ گار کہنا بے بنیاد نظریہ ہے۔

اس واقعے میں حکمتِ خداوندی ہے۔ دنیا میں انسان کو آباد کرنا اللہ تعالیٰ کی منشا تھی۔ دوسرا یہ سبق پنہاں ہے کہ اگر تم سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو جائے تو اپنے کیے ہوئے پر نادم ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کر اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کر دو وہ رحیم و کریم معاف کر دے گا۔ جس طرح کتاب مقدس میں مذکور ہے:

"لیکن اگر شریر اپنے تمام گناہوں سے جو اس نے کیے ہیں باز آئے اور میرے سب آئین پر چل کر جو جائز اور روا ہے کرے تو وہ یقیناً زندہ رہے گا وہ نہ مرے گا۔" (حزقی ایل ۱۸:۲۱)

عدل کا تقاضہ ہے کہ ایک کا گناہ دوسرے پر عائد نہ ہو۔ جس کا گناہ ہو وہی سزا بھگتے۔ کتاب مقدس میں ہے:

"جو جان گناہ کرتی ہے وہی مرے گی۔ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا نہ باپ، بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔ صادق کی صداقت اسی کے لیے ہوگی اور شریر کی شرارت شریر کے لیے۔" (حزقی ایل ۱۸:۲۰)

گناہ گار اِنسانوں کی وجہ سے بے گناہ جان کو سولی پر چڑھا دینا کہاں کا انصاف ہے؟ یہ عقیدہ قانون عدل کے منافی ہے کہ غیر اختیاری گناہ کی وجہ سے دوسرے کو عذاب میں مبتلا کیا جائے۔

اگر تمام انسانوں میں حضرت آدم علیہ السلام کے صلب سے ہونے کی وجہ سے خلقی طور پر گناہ منتقل ہوا ہے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی بغیر باپ کے حضرت مریم کے بطن سے پیدا ہوئے ان میں وہ کیوں نہیں منتقل ہوا؟ اگر منتقل ہوا ہے تو معصوم عن الخطا کی قربانی کا نظریہ خود بخود رد ہو جاتا ہے اور کفارے کا عقیدہ دفن ہو جاتا ہے۔

اگر نظریہ یہ ہو کہ یسوع مسیح کسی انسان کے نطفے سے پیدا نہیں ہوئے، اس بنا پر وہ گناہ سے پاک، نیک اور راست باز ہیں اور اسی بنا پر آپ نے بنو آدم کے گناہوں کا کفارہ ادا کیا تو قابل غور بات ہے کہ بائبل ان کے اس عقیدے کی توثیق نہیں کرتی بلکہ بعض مقامات پر واشگاف الفاظ میں وضاحت کرتی ہے کہ بنی نوع انسان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ اور بھی نیک، پارسا اور راست باز لوگ ہیں:

"تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو کیوں کہ وہ اپنے سورج کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدوں اور نیکوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راست بازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہ برساتا ہے۔" (متی ۵:۴۵)

گویا دنیا میں بد بھی ہیں اور نیک بھی اسی طرح راست باز بھی اور ناراست بھی ہیں۔

"جیسا اس نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کہا تھا جو کہ دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔" (لوقا ۱:۷۰)

مذکورہ بیان میں تمام انبیائے کرام کو پاک کہا گیا ہے۔

"مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب سے ستائے گئے ہیں کیوں کہ آسمان کی بادشاہی ان ہی کی ہے۔" (متی ۵:۱۰)

پس ثابت ہوا کہ تمام انبیائے کرام نیکوکار اور راست باز تھے اور وہ بادشاہت کے مکین تھے۔

انجیل میں بعض انبیائے کرام کا نام لے کر انھیں نیک اور مقدس کہا گیا ہے۔

جناب یوحنا (یحییٰ) کا ذکر آتا ہے:

"کیوں کہ وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہوگا اور ہرگز نہ مے نہ کوئی اور شراب پیے گا اور ماں کے بطن ہی سے روح القدس سے بھر جائے گا۔" (لوقا ۱:۱۵)

"کیوں کہ ہیرودیس یوحنا کو راست باز اور مقدس آدمی جان کر اس سے ڈرتا اور اسے بچائے رکھتا تھا۔" (مرقس ۶:۲۰)

"اس وقت خدا کا کلام بیابان میں زکریا کے بیٹے یوحنا پر نازل ہوا۔" (لوقا ۳:۲)

جناب زکریا علیہ السلام اور ان کی بیوی کے بارے کلام انجیل میں ہے:

"اور وہ دونوں خدا کے حضور راست باز اور خداوند کے سب احکام و قوانین پر بے عیب چلنے والے تھے۔" (لوقا ۱:۶)

حزقیاہ بادشاہ کا ذکر انجیل میں آیا ہے:

"اور وہ خداوند، اسرائیل کے خدا پر توکل کرتا تھا ایسا کہ اس کے بعد یہوداہ کے سب بادشاہوں میں اس کی مانند ایک نہ ہوا اور نہ اس سے پہلے کوئی ہوا تھا کیوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ خداوند سے لپٹا رہا اور اس کی پیروی کرنے سے باز نہ آیا بلکہ اس کے حکموں کو مانا جن کو خداوند نے موسیٰ کو دیا تھا اور خداوند اس کے ساتھ رہا اور جہاں کہیں وہ گیا کامیاب ہوا۔" (۲-سلاطین۱۸:۵-۷)

شمعون کے بارے لوقا کا بیان ہے:

"اور دیکھو یروشلیم میں شمعون نام کا ایک آدمی تھا اور وہ آدمی راست باز اور خداترس تھا اور اسرائیل کی تسلی کا منتظر تھا اور روح القدس اس پر تھا۔" (لوقا۲:۲۵)

جب انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ دیگر انبیائے کرام اور بادشاہوں کو راست باز نیک پارسا خدا ترس اور بے گناہ پیش کرتی ہے تو اس لحاظ سے عیسائیوں کا دعویٰ بے بنیاد ہو جاتا ہے کہ یسوع مسیح کے سوا دیگر اولاد آدم پیدائشی طور پر گناہ گار ہے۔ یوں ان کے مطابق مسیح علیہ السلام کے بے گناہ ہونے کی ممتاز انفرادی حیثیت ختم ہو جاتی ہے اور کفارے کی بنیاد منہدم ہو جاتی ہے۔

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ یسوع مسیح نے گناہ گاروں کی طرف سے یہ قربانی پیش کی کہ خود سولی پر چڑھ کر مر گئے اور ان کی موت تمام انسانوں کی طرف سے کفارہ ہوگئی جب کہ یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے مسیح پر مقدمہ دائر کیا اور بادشاہ نے ان کو صلیب پر لٹکایا۔

یہودی اور عیسائی دونوں تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح نے سولی پر جان دی جب کہ عہد نامہ قدیم میں سولی کی موت کے بارے بیان ہے:

"اگر کسی نے ایسا گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور تو اسے مار کر درخت سے ٹانگ دے تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ تو اسی دن اسے دفن کر دینا کیوں کہ جسے پھانسی ملتی ہے وہ خدا کی طرف سے ملعون ہے تا نہ ہو کہ تو اس ملک کو ناپاک کر دے جسے خداوند تیرا خدا تجھ کو میراث کے طور پر دیتا ہے۔" (استثنا۲۱:۲۲،۲۳)

انجیل میں مذکور ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مسیح جو ہمارے لیے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیوں کہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے۔'' (گلتیوں ۳:۱۳)

قابلِ غور نکات:

اگر سولی پر لٹک کر جان دینا لعنتی فعل ہے تو اس بنا پر بے گناہ کی طرف سے خطا کاروں کے کفارے کا عقیدہ بے بنیاد ہو کر رہ جاتا ہے اس نظریہ سے تو دعوائے نبوت کی صداقت پر حرف آتا ہے اور یہودیوں کا منشا پورا ہوتا ہے جو انھیں سچا نبی نہیں مانتے۔ حقیقت حال یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ کی طرف سے یسوع کا صلیب پر جان دینے کا دعویٰ خود تراشیدہ مفروضہ ہے۔

انجیل میں مذکور ہے کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے:

''لیکن اس لیے کہ تم جان لو کہ ابن آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے (اس نے مفلوج سے کہا) اٹھ اپنی چارپائی اٹھا اور اپنے گھر چلا جا۔''

(متی ۹:۶)

یسوع کے اس بیان سے واضح ہو گیا کہ گناہوں کی بخشش کے لیے صلیب پر جان دینا ضروری نہ تھا۔

گناہوں کی معافی کے لیے صلیب پر جان دینا مشیت الٰہی کے خلاف ہے:

''خداوند کہتا ہے: کیوں کہ میں قربانی نہیں بلکہ رحم پسند کرتا ہوں۔'' (ہوسیع ۶:۶)

''الرحیم'' کی نظروں میں مقبول ہونے کا ذریعہ توبہ ہے نہ کہ صلیب پر جان دینا۔

بدکار لوگوں کے سوال پر کتاب متی میں ابن آدم کا نشان ظاہر کیا گیا:

''اس زمانے کے برے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا کیوں کہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔''

(متی ۱۲:۳۹، ۴۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قابل تحقیق پہلو ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے یا فوت ہو گئے تھے:

''لیکن خداوند نے ایک بڑی مچھلی مقرر کر رکھی تھی کہ یوناہ کو نگل جائے اور یوناہ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا۔'' (یوناہ ۱:۱۷)

''تب یوناہ نے مچھلی کے پیٹ میں خداوند اپنے خدا سے یہ دعا کی۔'' (یوناہ ۲:۱)

''اور خداوند نے مچھلی کو حکم دیا اور اس نے یوناہ کو خشکی پر اگل دیا۔'' (یوناہ ۲:۱۰)

حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں زندہ گئے اور زندہ رہے۔ اس نشان کا یسوع سے تعلق اس طرح قائم ہو سکتا ہے جب تسلیم کیا جائے کہ مسیح علیہ السلام زندہ قبر میں رکھ دیے جہاں وہ زندہ رہے یہاں تک کہ انھیں زندہ سلامت نکال دیا گیا بصورت دیگر مسیح کا صلیب پر جان دینے سے یہ نشان سچ ثابت نہیں ہوتا۔ چنانچہ مذکورہ صداقت کے نشان کو مدنظر رکھ کر تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر جان نہیں دی۔

جناب مسیح علیہ السلام کو یہودیوں کے مذموم ارادوں کا پتا چلا تو انھوں نے موت کے پیالے سے بچنے کی دعا کی:

''اے باپ! اگر تُو چاہے تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹا لے تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پوری ہو اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا وہ اسے تقویت دیتا تھا۔'' (لوقا ۲۲:۴۲، ۴۳)

مذکورہ جملوں میں آسمانی فرشتے نے دعا کی قبولیت کی بشارت دی۔

پولوس نے عبرانیوں کے نام خط میں لکھا ہے:

''اس نے اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا بہا کر اس سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اس کو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب سے اس کی سنی گئی۔'' (عبرانیوں ۵:۷)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رسوائی کی موت سے بچنے کی التجائیں کیں جو منظور ہوئیں۔ اس پر ایمان و یقین کا عملی اظہار اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک یہ نہ تسلیم کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے جناب مسیح علیہ السلام کو سولی کی موت سے محفوظ رکھا۔

انجیل میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جانکنی کے عالم میں رب کو پکار کر رسوائی کی موت سے بچانے کا وعدہ یاد دلایا:

''یسوع بڑی آواز سے چلایا کہ الوھی الوھی لما شبقتنی؟''

جس کا ترجمہ ہے:

''اے میرے خدا! اے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔'' (مرقس ۱۵:۳۴)

یقیناً اللہ تعالیٰ وعدہ خلافی نہیں کرتا، جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ محترمہ سے وعدہ کیا اور ان کو نیل کی موجوں سے بچا کر پورا کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بچانے کے لیے بھڑکتی آگ کو گلزار کر دیا، اس قادرِ مطلق اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پھانسی کے تختے پر موت کے منہ سے بچا لیا اور آسمان پر اُٹھا لیا۔ انجیل میں مذکور ہے:

''غرض خداوند یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی داہنی طرف بیٹھ گیا۔'' (مرقس ۱۶:۱۹)

''لوقا'' میں اسی طرح کا بیان ہے:

''جب وہ انھیں برکت دے رہا تھا تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہو گیا اور آسمان پر اٹھایا گیا۔'' (لوقا ۲۴:۵۱)

موجودہ صلیبی عقیدے کے مطابق مسیح علیہ السلام سولی پر وفات پا گئے اور قبر میں دفن ہونے کے تیسرے دن پھر زندہ ہو گئے اور حواریوں کو ہدایت دینے کے بعد آسمان پر چلے گئے۔ عہد نامہ جدید کی چاروں کتب: متی، مرقس، لوقا اور یوحنا میں جہاں کہیں مسیح علیہ السلام کے مصلوب ہونے کا ذکر آیا ہے، ان کے بیانات میں اختلاف پایا جاتا ہے کیوں کہ ان کے مرتبین اس واقعے کے عینی شاہد نہیں، مثلاً: صلیب کس نے اٹھائی؟ جناب یسوع نے یا شمعون نے؟ متی کا کہنا ہے:

''جب باہر آئے تو انھوں نے شمعون نامی ایک کرینی آدمی کو پا کر اسے بیگار میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پکڑا کہ اس کی صلیب اٹھائے۔'' (متی ۲۷: ۳۲)

جب کہ یوحنا کہتا ہے:

''اور وہ اپنی صلیب آپ اٹھائے ہوئے اس جگہ تک باہر گیا جو ''کھوپڑی کی جگہ'' کہلاتی ہے۔جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے۔'' (یوحنا ۱۹: ۱۷)

صوبیدار کی گواہی میں بھی اختلاف ہے۔لوقا کا کہنا ہے کہ مقدس کا پردہ پھٹنے کے بعد:

''یہ ماجرا دیکھ کر صوبیدار نے خدا کی تمجید کی اور کہا: بے شک یہ آدمی راست باز تھا۔'' (لوقا ۲۳: ۴۷)

متی نے اس واقعے کو اس طرح بیان کیا ہے:

''پس صوبہ دار اور جو اس کے ساتھ یسوع کی نگہبانی کرتے تھے بھونچال اور تمام ماجرا دیکھ کر بہت ہی ڈر کر کہنے لگے کہ بے شک یہ خدا کا بیٹا تھا۔'' (متی ۲۷: ۵۴)

مرقس میں متی سے ملتا جلتا بیان ہے،لیکن یوحنا نے اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

صلیبی واقعے پر ''عقیدۂ کفارہ'' کی بنیاد ہے،اتنے اہم واقعے سے متعلق ان میں تضاد، چہ معنی دارد؟ درحقیقت اس واقعے میں صداقت ہوتی تو بیان میں تضاد نہ ہوتا۔

عیسائی صاحبان انجیل کی چاروں کتب میں صلیبی واقعے سے متعلق اختلاف کی وجہ سے شبہ میں رہے،سات صدیوں کے بعد آخری الہامی کتاب قرآن مجید نے وضاحت فرمائی:

﴿وَمَا قَتَلُوْهُ وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ﴾ [النساء: ۱۵۷]

''حالانکہ نہ انھوں نے قتل کیا اور نہ اسے سولی چڑھا سکے، بلکہ مشتبہ ہوگئی ان کے لیے (حقیقت)۔''

قرآن حکیم نے صلیب پر مرنے کی نفی فرمانے کے بعد واضح کیا:

﴿بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ﴾ [النساء: ۱۵۸]

''بلکہ اٹھالیا ہے اسے اللہ نے اپنی طرف۔''

ایک طرف یہ عقیدہ ہے کہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

"مسیح جو ہمارے لیے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیوں کہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا ہے وہ لعنتی ہے۔" (گلتیوں ۳:۱۳)

دوسری طرف آپ کا دعویٰ ہے کہ اولادِ آدم کے پیدائشی گناہ کے کفارے میں مسیح کی موت سولی پر ہوئی۔

قابلِ غور پہلو ہے کہ آپ کے موقف اور دعوے کی رو سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے یا ہتک؟ یقیناً یہ گستاخانہ انداز ہے۔

جب کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل ہوئے نہ سولی پر ان کی موت ہوئی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ لہٰذا آپ غیر جانب دار ہو کر نتیجہ اخذ کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرتبہ و مقام کے قائل مسلمان ہیں یا عیسائی؟

صلیبیو! آپ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے گستاخانہ رویہ ہے، یہی وجہ ہے کہ "الکفر ملۃ واحدۃ" کے تحت ان کی دوستی یہودیوں سے ہے جنھوں نے ان کو سولی پر لٹکانے کی تدبیر کی اور دشمنی مسلمانوں سے ہے جو ان کو اللہ تعالیٰ کا سچا رسول تسلیم کرتے ہیں۔ گناہ ساری اولادِ آدم کرے، مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام رسوائی کے انداز میں مر کر کفارہ ادا کریں، یہ کہاں کا انصاف ہے؟

☆ ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۱۴ تا ۲۰ جنوری ۲۰۲۲ء۔

☆ ماہنامہ المنبر فیصل آباد اگست، ستمبر ۲۰۲۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن برحق کلام الٰہی

انجیل کی رو سے

قرآن حکیم میں جہاں گزشتہ انبیاء کرام کی دعوت اور قوموں کے عروج و زوال مذکور ہیں، وہاں خاتم النبیین ﷺ کی نبوت کی صداقت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوصاف بھی بیان ہوئے ہیں۔ بائبل میں تحریف کے باوجود سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بعض کلمات و فرمودات موجود ہیں جو قرآنی آیات کی تصدیق کرتے ہیں۔

قرآن حکیم نے بیان فرمایا ہے کہ گزشتہ انبیاء کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تعلیم دی۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا:

﴿وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ﴾ (انبیاء: ۲۵)

"آپ سے پہلے جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔"

انجیل میں تحریر ہے:

"یسوع نے اُس سے کہا: تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خدا۔" (مرقس ۱۰۔۱۸)

گویا تو مجھے بشری عیبوں سے پاک کیوں کہتا ہے۔ کائنات میں کوئی پاک نہیں سوائے خدا کے جو آسمان پر ہے۔

قرآن حکیم میں مذکور ہے کہ سیدنا عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے اپنے بعد آنے والے نبی کی بشارت دی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا سِحْرٌ مُبِينٌ﴾

(الصف : ٦)

''اور جب مریم کے بیٹے عیسیٰ نے کہا: اے (میری قوم) بنی اسرائیل! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، مجھ سے پہلے کی کتاب تورات کی میں تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے ایک رسول کی میں تمہیں خوش خبری سنانے والا ہوں جس کا نام احمد ہے۔''

بائبل کے بعض مقامات پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت موجود ہے:

''خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اُس کی سننا۔'' (استثناء ۱۸:۱۵)

''لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا، جو سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔'' (یوحنا ۱۶:۱۳)

قرآن حکیم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان، سیرت و اخلاق کی شہادت دی ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ﴾ (الفتح : ٢٩)

''محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں کافروں پر سخت ہیں، آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھئے کہ رکوع اور سجدے کر رہے ہیں۔ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں ہیں۔ ان کا نشان ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر سے ہے۔ اُن کی یہی مثال تورات میں ہے اور ان کی مثال انجیل میں ہے۔"

کلام مقدس میں نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کو قدسیوں کے اعزاز سے نوازا گیا۔

"وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور لاکھوں قدسیوں میں سے آیا۔" (استثناء ۳۳:۲)

قرآن حکیم نے گزشتہ انبیاء کی دعوت توحید کا تذکرہ فرمایا، وہ انجیل میں موجود ہے۔

قرآن حکیم نے خبر دی کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کی بشارت دی، وہ بھی انجیل میں مذکور ہے۔ قرآن حکیم نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام کے حسن سیرت کی شہادت دی وہ بھی انجیل میں قدسیوں کے لقب سے محفوظ ہے۔

بائبل میں تحریف کے باوجود قرآنی بشارات کا موجود ہونا اس امر کا بین ثبوت ہے کہ نبی کریم ﷺ برحق نبی خاتم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم صاحب ایمان اور تزکیہ اور مزین و آراستہ تھے۔

قرآن نے جہاں تمثیلی انداز میں تورات و انجیل کا ذکر کیا ہے، بائبل میں اس کا ہونا قرآن کے برحق کلام الٰہی ہونے کا ثبوت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتح بیت المقدس
نبوت وخلافت کی صداقت کی دلیل

خالق کائنات نے بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لیے مخصوص قوموں کی طرف انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے۔ جنھوں نے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی اور اپنے بعد آنے والے رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری سنائی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ (الصف: 6)

"اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے تورات کی صورت میں ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے خوشخبری کے مصداق رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی نشانیاں انجیل میں واضح کردیں جس کا تذکرہ قرآن حکیم میں ہے:

"ترجمہ: محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنی آیت کی تصدیق کے لیے فتح بیت المقدس کا تاریخی واقعہ پیش خدمت ہے:

فلسطین کے حکمران نے اسلامی لشکر کے سپہ سالار ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ تمہارا امیر خود آ کر بیت المقدس کی چابیاں وصول کرے۔ چنانچہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے غلام کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوئے۔ راستے میں باری باری کبھی خود سوار ہوئے اور کبھی غلام کو سواری کے جانور پر بٹھاتے اور کبھی اونٹنی کی تھکاوٹ دور کرنے کے لیے دونوں پیدل چلتے۔ جب یہ قافلہ فلسطین کے حاکم کے دربار میں تشریف لایا تو پادری جعفر دنیوس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے کپڑے بڑے غور سے دیکھے اور نہایت اطمینان سے شہر کی کنجیاں ان کے حوالے کر دیں۔ پھر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا ہاں تم ہی وہ شخص ہو جس کے اوصاف ہم نے کتاب مقدس میں پڑھ رکھے ہیں۔ ہماری کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ وہ شخص جو مقدس سرزمین فلسطین کی کنجیوں کا مالک ہوگا۔ اس ملک میں پیدل داخل ہوگا جبکہ اس کا غلام سوار ہوگا اور اس کے کپڑے میں سترہ پیوند لگے ہوئے ہوں گے۔

اہل مغرب! خلا میں جا کر چاند کی تسخیر کا دعویٰ کرنے والو اور سمندر کی گہرائی میں اتر کر خزانے تلاش کرنے والو تم اس پہلو پر غور و فکر کیوں نہیں کرتے کہ مقدس سرزمین کے پادری نے نشانیوں کی تصدیق کرنے کے بعد بغیر جنگ و جدل کے شہر کی چابیاں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیں۔ کیا تم فتح بیت المقدس کے تاریخی واقعہ کی تردید کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں تو پھر آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھیوں کی نشانیاں انجیل میں مذکور تھیں۔ اگر موجودہ انجیل میں نہ پاسکو تو آپ کو ماننا پڑے گا کہ مروجہ انجیل اصل نہیں بلکہ تحریف شدہ ہے۔

پادری جعفر دینوس نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی علامات دیکھ کر شہر کی کنجیاں حوالے کیں۔ یہ تاریخی واقعہ روشن دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ انجیل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ دوم کی نشانیاں ظاہر کر دی تھیں۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت برحق تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے لباس پر سترہ پیوند اس امر کی وضاحت کرتے ہیں کہ مسلم حکمران کی عزت و مرتبہ زرق برق لباس میں نہیں بلکہ اسلام پر عمل کرنے میں ہے۔ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا پیدل چلنا اور غلام کا اونٹنی پر سوار ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اسلامی نظام عدل میں آقا و غلام کی تمیز نہیں بلکہ حقوق کی ادائیگی میں مساوات کا علمبردار ہے۔

عورت کی عزت و احترام سے متعلق اسلام اور عیسائیت میں تقابلی جائزہ کے لیے مثال پیش خدمت ہے: ''عورت کو حیض کا خون آئے تو وہ سات دن ناپاک رہے گی اور جو کوئی اسے چھوئے وہ شام تک ناپاک رہے گا اور جس چیز پر وہ اپنی ناپاکی کی حالت میں سوئے وہ چیز ناپاک ہو جائے گی اور جو کوئی اس کے بستر کو چھوئے وہ اپنے کپڑے دھوئے اور پانی سے غسل کرے اور شام تک ناپاک رہے۔'' (انجیل مقدس احبار، باب ۱۵، ۱۹ تا ۲۲)

مفتی اعظم سعودی عرب نے فرمایا کہ اسلام میں عورت حیض یا نفاس کی حالت میں پلید نہیں ہوتی۔ امام مسلم رحمہ اللہ نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ یہودیوں کی عادت تھی کہ جب عورت حائضہ ہوتی تو اس کے ساتھ کھانا نہ کھاتے۔ اس پر سیّدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِصْنَعُوْا كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ . (مسند احمد: ۱۹/ ۳۵۶)

''تم جماع کے علاوہ سب کچھ کر سکتے ہو۔''

چنانچہ حیض و نفاس کے دوران نماز روزہ اور تلاوت قرآن کے علاوہ اس کے ساتھ مل کر کھانا پینا یا اس کے ہاتھ کا تیار کردہ کھانا منع نہیں ہوگا۔ (فتاویٰ برائے خواتین، از دارالسلام، ص: ۸۵)

صلیبی عورتو! تحقیق کرو تمہاری عزت و آبرو مغرب کی مروجہ عیسائیت میں ہے یا اسلام میں؟ تعصب سے بالاتر ہو کر غور و فکر کرنے سے ذی شعور اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ روئے کائنات پر کائنات پر اسلام ہی عورت کی عزت اور حقوق کا محافظ ہے۔

☆ اسوۂ حسنہ، کراچی۔ ستمبر ۲۰۱۴ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایسٹر تہوار......قابل غور معاملہ

مسیحی قوم اپنا مذہبی تہوار ایسٹر مناتے ہیں تو اُس کی بنیاد کیا ہے؟ یروشلم کے گورنر پیلاطس نے یسوع مسیح کو گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ مقدمہ کی سماعت ہوئی، عدالت کے حکم پر اُن کو صلیب دیا گیا، جمعہ کے دن شام کے وقت اُن کو دفن کیا گیا (گڈ فرائیڈے)، اتوار کے دن صبح کو کچھ خواتین قبر کی زیارت کے لیے گئیں تو قبر کو کھلا پایا اور یسوع مسیح قبر میں نہیں تھے وہ موت پر فتح یاب ہو کر مُردوں میں سے زندہ ہو گئے تھے۔ وہ قبر سے نکل جانے کی خوشی میں تہوار مناتے ہیں اُسے ایسٹر کہتے ہیں جس طرح سورج مشرق (ایسٹ East) سے طلوع ہوتا ہے اسی طرح یسوع مسیح نے موت اور دفن ہو جانے کے بعد اپنی قبر سے طلوع کیا اور یسوع مسیح نے موت اور دفن ہو جانے کے بعد اپنی قبر سے طلوع کیا اور یسوع مسیح چالیس روز تک اپنے شاگردوں کو منور کرنے کے بعد اپنے باپ کے پاس چلے گئے۔ خدائی تخت پر دائیں طرف بیٹھے ہیں، قیامت سے پہلے زمین پر نازل ہوں گے اور انصاف کریں گے، یہ عیسائی عقیدہ ہے۔

کتاب مقدس میں یسوع مسیح کی طرف سے نشان کا تذکرہ ہے۔

''اس پر بعض فقیہوں اور فریسیوں نے جواب میں اس سے کہا، اے استاد ہم تجھ سے ایک نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ اُس نے جواب دے کر اُن سے کہا اس زمانہ کے برے اور زنا کار لوگ نشان طلب کرتے ہیں مگر یوناہ نبی کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا کیونکہ جیسے یوناہ تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا، ویسے ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہے گا۔''

(متی: ۱۲: ۳۸۔۴۰)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صلیبی نظریہ کے مطابق یسوع مسیح جمعہ کی شام زمین میں دفن ہوا ایک رات گزری، ہفتہ کا دن گزرا اور ہفتہ اتوار کی درمیانی رات گزری اور اتوار کی صبح قبر میں نہیں تھے۔ اس طرح دو راتوں اور ایک رات کو تین رات قرار دینا مذکورہ نشان کے برعکس اور ناقابل فہم معاملہ ہے۔

اقوام عالم اپنے روحانی پیشوا کی طبعی موت پر افسردہ ہوتی ہیں خدانخواستہ مذہبی راہ نما دشمن کی سازش کی بنا پر قتل کر دیا جائے تو اُس کے پیروکار اپنے مرشد کی جدائی میں غم کے آنسو بہاتے ہیں اور وہاں اس کے ساتھ دشمن سے انتقام لینے کا عزم کرتے ہیں لیکن صلیبی دنیا کی فہم و ادراک کا معاملہ اس کے برعکس ہے۔ انجیل میں یہودیوں کے مکروفریب کی تفصیل موجود ہے۔

پس وہ اس بندے اُسے قتل کرنے کا مشورہ کرنے لگے پر اُس وقت سے یسوع یہودیوں میں؟ نہیں پھرا بلکہ وہاں سے جنگ کے نزدیک علاقہ میں افرائیم نام ایک شہر کو چلا گیا۔

(یوحنا ۱۱:۵۳۔۵۴)

”تب سپاہیوں اور اُس کے صوبیدار اور یہودیوں کے پیادوں نے یسوع کو پکڑ کر باندھ لیا۔“ (یوحنا ۱۸:۱۲)

”(پیلاطس) یہ کہہ کر وہ یہودیوں کے پاس پھر باہر گیا اور ان سے کہا کہ میں اس کا کچھ جرم نہیں پاتا۔“ (یوحنا: ۱۸:۳۸)

”(یہودیوں کے) جب سردار کاہن اور پیادوں نے اسے دیکھا تو چلا کر کہا مصلوب کر مصلوب۔“ (یوحنا ۱۹:۶)

”اس پر پیلاطس نے یسوع کو کوڑے لگوائے اور اُن کے سپاہیوں نے کانٹوں کا تاج بنا کر اس کے سر پر رکھا اور اسے ارغوانی پوشاک پہنائی۔“ (یوحنا ۱۹:۱)

یہودیوں نے یسوع مسیح سے ذلت آمیز سلوک کیا اُن کو پھانسی پر لٹکانے کی سازش کی لیکن مسیحی قوم اپنے روحانی پیشوا کی جدائی میں آنسو بہانے کی بجائے اُن کے دفن اور قبر سے اُٹھنے کے ایام میں گڈ فرائیڈے اور ایسٹر کے تہوار مناتے ہیں باعث تعجب ہے کہ وہ یہودیوں سے انتقام لینے کا عزم کرنے کی بجائے دوستی کا دم بھرنے کا اعلان کرتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حماس نے تنگ آمد بہ جنگ آمد کے تحت مزاحمتی کاروائی کی تو اسرائیل نے غزہ پر جنگ مسلط کر دی۔ صلیبی ممالک کے سربراہان نے تل ابیب آ کر یہودی وزیراعظم کو حماس کے خلاف اپنی حمایت کا یقین دلایا اور غزہ میں مسلمانوں کے قتل عام کے جرم میں عملی طور پر عسکری تعاون کیا۔ جبکہ امت مسلمہ سیدہ مریم اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت کے قائل ہیں اُن کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے بچا کر زندہ آسمان پر اٹھا لیا ہے اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے، وہ اسلام کی صداقت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کریں گے اُس وقت عیسائی صاحبان سیدنا مسیح علیہ السلام پر ایمان لائیں گے جبکہ یہودی دجال کا ساتھ دیں گے۔ چنانچہ صلیبی دنیا کا یسوع مسیح سے توہین آمیز سلوک کرنے والے یہودیوں سے دوستی کا عہد و پیمان اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عصمت کے قائل اور اُن کی توہین کرنے کو ناقابل معافی جرم پر یقین رکھنے والے مسلمانوں سے دشمنی کا اعلان چہ معنی دارد؟

صلیبی دنیا سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کے شعبہ میں ترقی کے دعویٰ کریں لیکن مذہبی معاملہ میں عقل کے اندھے ہیں۔

عیسائیوں کے تہوار ''ایسٹر'' کی بنیاد اسی پر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب پر موت واقع ہوئی جبکہ چاروں انجیلوں میں صلیب کے واقعہ سے متعلق اختلاف ہے۔ یسوع کو کسی نے گرفتار کر دیا؟

> ''یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تو اُس نے کہا کہ تم میں سے ایک مجھے پکڑا دے گا اُن میں سے ہر ایک نے کہا اے خداوند کیا میں ہوں؟ اُس (یسوع) نے جواب میں کہا: جس نے میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالا ہے وہ مجھے پکڑوا دے گا۔'' (متی ۲۶:۲۳)
>
> ''وہ بارہ میں سے ایک ہے جو میرے ساتھ طباق میں ہاتھ ڈالتا ہے۔'' (مرقس ۱۴:۲۰)
>
> ''لیکن لوقا اور یوحنا میں مختلف نوعیت کی روایات ہیں مگر دیکھو میرے پکڑنے والے کا ہاتھ میرے ساتھ میز پر ہے۔'' (لوقا ۲۲:۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یسوع نے جواب دیا کہ جسے میں نوالہ ڈبو کر دے دوں گا وہی ہے'' (یوحنا ۱۳:۲۶)

''اور اس نوالہ کے بعد شیطان اس میں سما گیا پس یسوع نے اُس سے کہا کہ جو کچھ تو کرتا ہے جلد کر لے۔'' (یوحنا ۱۳:۲۷)

قابل غور پہلو کہ کس انجیل کا قول درست ہے کون سا غلط؟

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود مخبری کرنے والے سے متعلق نشاندہی کر دی تو جانثاروں پر اس کا اثر نہ ہوا اور نہ ہی انہوں نے اس کا نوٹس لیا کیوں؟

جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے شفاء کا ظہور ہو جاتا آج اُس کے ہاتھ پر نوالہ میں شیطان کیوں سما گیا؟

یسوع کا مخبر کو یہ کہنا، جو کچھ تجھ کو کرنا ہے جلد کر'' سوچنے کی بات ہے کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے قتل کی سازش میں خود شریک تھے؟

جس طرح مخبر کے بارے میں اختلاف ہے اسی طرح یسوع کی گرفتاری یہودی عدالت میں حاضری، پیلاطس کے دربار میں پیشی، صلیب دیئے جانے کا حال اور موت کا منظر سے متعلق چاروں انجیلوں میں تضاد بیانی موجود ہے۔

انجیل متی میں یسوعؑ کے موت سے جی اٹھنے کی روایت ہے۔

قبر پہ پہرہ:

''کاہنوں اور فریسیوں نے پیلاطس کے پاس جمع ہو کر کہا خداوند ہمیں یاد ہے کہ اُس دھوکے باز نے جیتے جی نے کہا تھا میں تین دن کے بعد جی اٹھوں گا پس حکم دے کہ تیسرے دن تک قبر کی نگہبانی کی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے شاگرد آ کر اُسے چرا لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مردوں میں جی اٹھا اور یہ پچھلا دھوکا پہلے سے بھی برا ہو پیلاطس نے اُن سے کہا تمہارے پاس پہرے والے ہیں جہاں تک تم سے ہو سکے اس کی نگہبانی کرو۔ پس وہ پہرے والوں کو ساتھ لے کر گئے اور پتھر پر مہر کر کے قبر کی نگہبانی کی۔'' (متی ۲۷:۶۲۔۶۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یسوع کی قبر پر پہرہ موجود ہے لیکن عورتیں قبر پر آتی رہیں؟

''اور سبت کے بعد ہفتہ کے دن پہلے پو پھٹتے وقت مریم مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں اور دیکھو ایک بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اترا اور پاس آکر پتھر کو لڑھکا دیا اور اُس پر بیٹھ گیا۔'' (متی ۲۸:۱۔۲)

جبکہ انجیل مرقس میں مذکور ہے کہ وہ نہیں تین عورتیں قبر پر آئیں قبر پر پتھر اُن کے سامنے نہیں لڑھکا جبکہ پہلے سے لڑھکا ہوا تھا۔

''جب سبت کا دن گزر گیا تو مریم مگدلینی اور یعقوب کی ماں مریم اور سلومی نے خوشبودار چیزیں مول لیں تا کہ آکر اس پر ملیں وہ ہفتہ کے پہلے دن بہت سویرے جب سورج نکلا ہی تھا قبر پر آئیں اور آپس میں کہتی تھیں کہ ہمارے لیے پتھر کو قبر کے منہ سے کون لڑھکائے گا جب انہوں نے نگاہ کی تو دیکھا تو کہ پتھر لڑھکا ہوا ہے۔'' (مرقس ۱۶:۱۔۴)

''اور اُن عورتوں نے جو اس کے ساتھ گلیل سے آئی تھیں پیچھے پیچھے جا کر اُس قبر کس دیکھا۔'' (لوقا ۲۳:۵۵)

''لیکن مریم باہر قبر کے پاس کھڑی روتی رہی اور جب روتے روتے قبر کی طرف جھک کر اندر نظر کی تو دو فرشتوں کو سفید پوشاک پہنے ہوئے ایک کو سرہانے اور دوسرے کو پہناتے بیٹھے دیکھا جہاں یسوع کی لاش پڑی تھی۔'' (یوحنا ۲۰:۱۱)

قابل غور پہلو ہے ''انجیل متی'' میں دو، ''مرقس'' میں تین اور ''لوقا'' میں کئی عورتیں جبکہ ''یوحنا'' میں ایک عورت کا تذکرہ ہے جو قبر پر آئی۔

انجیل متی کی روایت میں ہے کہ دو عورتوں کے سامنے فرشتے نے آکر پتھر کو لڑھکایا۔ انجیل مرقس میں عورتوں کے آنے سے پہلے پتھر لڑھکا ہوا تھا جبکہ یوحنا میں پتھر کا تذکرہ ہی نہیں ہے۔

عورتوں کے قبر کے اندر کیا دیکھا؟

''اور قبر کے اندر جا کر انہوں نے ایک جوان کو سفید پاجامہ پہنے ہوئے دائیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

طرف بیٹھے تھا۔'' (مرقس ۱۶:۵)

''دو شخص براق پوشاک پہنے اُن کے پاس آ کھڑے ہوئے۔'' (لوقا ۲۴:۴)

یسوع کے دوبارہ جی اٹھنے کی کیفیت اور لوگوں کے دکھائی دینے کے بیان سے متعلق چاروں انجیلوں میں واضح اختلاف موجود ہے۔ قبر پر پہرہ داروں کی موجودگی میں عورتوں کا یسوع کی میت پر خوشبو ملنے کے لیے آنا اور یسوع کا قبر سے نکل کر پرواز کرنا توجہ طلب پہلو ہے۔ چنانچہ مذکورہ تضاد کی بنا پر ایسٹر کی بنیاد من گھڑت کہانی پر مبنی ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ تو قتل کیے گئے اور نہ سولی پر چڑھائے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو یہودیوں کے شر سے بچا کر زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور صورت حال کو اُن پر مشتبہ بنا دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہم شکل کو قتل کرنے کے بعد ایک گروہ یہی کہتا رہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کر دیا گیا ہے جبکہ دوسرا گروہ جسے اندازہ ہو گیا کہ مصلوب شخص عیسیٰ علیہ السلام نہیں کوئی اور ہے۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کے قتل اور مصلوب ہونے کا انکار کرتا رہا۔ اس کی تائید میں انجیل سے اشارہ ملتا ہے۔

''اور شمعون نام ایک کرینی آدمی......کو بیگار میں پکڑ کر اس کی صلیب اٹھائے۔''

(مرقس: ۱۵:۲۱)

''انہوں نے شمعون نام ایک کرینی آدمی کو پا کر اسے بیگار میں پکڑا کہ اس کی صلیب اٹھائے۔'' (متی ۲۷:۳۲)

جبکہ رومی قانون کے مطابق جس کو صلیب دیا جاتا ہے وہ اپنی صلیب خود لے جاتا ہے۔

عیسائیو! حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب پر موت سے ہم کنار کرنا اور تین دن بعد قبر سے جی اُٹھ کر آسمان کی طرف پرواز کرنے کا نظریہ جبکہ مسلمانوں کا گرفتاری سے قبل ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان کی طرف اُٹھائے جانے کا عقیدہ ہے۔ اہل بصیرت خود انصاف کریں کہ ان میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عظمت کا قائل کون ہے؟ یہی دعوت فکر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بائبل میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے آثار

کائنات کی تخلیق کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے۔ قرآنِ حکیم نے وضاحت فرمادی:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾ [الذاريات: ٥٦]

"میں نے جنات اور انسانوں کو محض اس لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔"

اللہ رحیم و کریم نے بنی نوع انسان کو صراطِ مستقیم پر گامزن کرنے کے لیے یکے بعد دیگرے انبیائے کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے جن کی دعوت و وعظ ایک ہی تھا: "لا إله إلا الله" (اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں)۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی تبلیغ کے لیے دن رات محنت کی۔ قوم کے لوگوں نے ان پر ظلم کے پہاڑ ڈھائے، انھوں نے وطن کو خیر باد کہہ کر ہجرت کی صعوبتیں برداشت کرلیں، مگر کلمۂ حق کی دعوت میں پسپائی اختیار نہیں کی۔

بنی اسرائیل نے تورات کے احکامات کو پس پشت ڈال کر شرک کے دروازے کھول دیے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل کے ذریعے ان کو راہِ راست پر لانے کی کوشش کی۔ انھوں نے عوام و خواص کی محفلوں میں جا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کا درس دیا:

﴿إِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ﴾

[الزخرف: ٦٤]

"بے شک اللہ ہی میرا رب اور تمھارا رب ہے، پس اس کی عبادت کرو، یہ سیدھا راستہ ہے۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے طعنے سن کر صبر کرلیا، دور دراز سفر کی صعوبتیں برداشت کرلیں، مگر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچم سرنگوں نہ کیا۔ لیکن ان کی ذات سے عقیدت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھنے والوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کی آڑ لے کر انھیں اُلوہیت کے مقام پر فائز کر دیا۔

کائنات کا خالق رب ذوالجلال ہے۔ وہ بے سبب ہر شے پیدا کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہے اور وہی مسبب الاسباب ہے۔ روزمرہ زندگی میں نر اور مادہ کے امتزاج سے انسان اور جان دار پیدا ہوتے ہیں، لیکن کسی کے اختیار میں نہیں ہے کہ اولاد پیدا کر سکے۔ خالق کی صفت اللہ ہی کی ہے کہ وہ چاہے کسی کو بیٹے دے، کسی کو بیٹیاں، کسی کو بیٹے اور بیٹیاں اور چاہے تو کسی کو بے اولاد رکھ کر عقل پرستوں پر واضح کر دیا کہ اولاد کا پیدا ہونا نر اور مادہ پر منحصر نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے امر کا محتاج ہے۔ اس کو مزید سمجھنے کے لیے غور کیجیے کہ خالقِ کائنات اسبابِ عادیہ کا محتاج نہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ حضرت حواء کو صرف مرد سے پیدا کیا۔ اسی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حضرت مریم کے بطن سے بغیر مرد کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش فرما دی۔

عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش پر اللہ تعالیٰ ہی کے خالق ہونے کا اقرار کرنے کی بجائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عین اللہ اور ابن اللہ تسلیم کر لیا۔ حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے، انھیں وہ انسان سمجھتے ہیں، جب کہ جو صرف باپ کے بغیر پیدا ہوئے انھیں وہ الٰہ مانتے ہیں، یہ تضاد کیوں؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کلمۂ کن سے حضرت مریم کو بیٹا ملا جسے انھوں نے خدا کا بیٹا کہا، جب کہ اللہ تعالیٰ کے کلمۂ کن سے کائنات تخلیق ہوئی، شمس وقمر تخلیق ہوئے، اس قانون کے تحت وہ الوہیت کے مستحق کیوں نہیں؟

قرآن حکیم نے اہلِ کتاب کو غور وفکر کی دعوت دی ہے کہ جب اللہ کی بیوی ہی نہیں تو کوئی اس کا بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟

﴿بَدِيعُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ أَنّٰى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَّهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ﴾ [الأنعام: ١٠١]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے، اللہ کے اولاد کہاں ہو سکتی ہے جب کہ اس کی کوئی بیوی تو ہے نہیں! اور اللہ نے ہر چیز کو پیدا کیا اور وہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔“

حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام الٰہ نہیں، قرآنِ حکیم نے دعوتی انداز میں دلیل پیش کی:

﴿مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ﴾ [المائدة: ۷۵]

”مسیح ابن مریم سوا پیغمبر ہونے کے اور کچھ بھی نہیں، اس سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو چکے ہیں، ان کی والدہ ایک راست باز خاتون تھیں، دونوں ماں بیٹے کھانا کھایا کرتے تھے۔“

الٰہ وہ ذات ہے جو کھانے پینے کی محتاج نہ ہو، نیند اور اونگھ کے عیوب سے پاک ہو، جب کہ حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام دونوں انسان تھے۔ انھیں بشری تقاضوں کی بنا پر بھوک لگتی تھی۔ وہ دونوں کھانے کے محتاج تھے، جو خود محتاج ہو وہ دوسروں کا معبود کسی طرح نہیں ہو سکتا کیوں کہ کھانا پینا انسانی حوائج وضروریات میں سے ہے۔

غیر مسلم بائبل ہاتھ میں لے کر حلفِ وفاداری اٹھاتے ہیں۔ وہ تورات، زبور، انجیل اور دیگر صحائف کا مجموعہ ہے۔ سالہا سال سے اس میں تحریف وتبدل کا سلسلہ جاری ہے، تاہم بعض مقامات پر اب بھی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا تذکرہ ملتا ہے۔ بطورِ نمونہ چند جملے پیشِ خدمت ہیں:

- ”خداوند کی مانند کوئی قدوس نہیں کیوں کہ تیرے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں اور نہ کوئی چٹان ہے جو ہمارے خدا کی مانند ہو۔“ (سموئیل نمبر ۱، ۲:۲)
- ”میں خداوند سب کا خالق ہوں۔ میں ہی اکیلا آسمان کو تاننے اور زمین کو بچھانے والا ہوں، کون میرا شریک ہے؟“ (یسعیاہ، باب: ۴۴، جملہ: ۲۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

✱ ”تو خداوند اپنے خدا کا خوف ماننا اور اسی کی عبادت کرنا اور اُسی کے نام کی قسم کھانا۔ تم اور معبودوں کی، یعنی ان قوموں کے معبودوں کی جو تمھارے آس پاس رہتی ہیں، پیروی نہ کرنا۔“ (استثنا۶: ۱۳،۱۴)

✱ ”یہ سب کچھ تجھ کو دکھایا گیا، تاکہ تُو جانے کہ خداوند ہی خدا ہے اور اس کے سوا اور کوئی ہے ہی نہیں۔“ (استثنا۴: ۳۵)

✱ ”پس آج کے دن تُو جان لے اور اس بات کو اپنے دل میں جما لے کہ اوپر آسمان میں اور نیچے زمین پر خداوند ہی خدا ہے اور کوئی دوسرا نہیں۔“ (استثنا۴: ۳۹)

✱ ”خداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اس کا فدیہ دینے والا رب الافواج یوں فرماتا ہے کہ میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہوں اور میرے سوا کوئی خدا نہیں۔“

(یسعیاہ۴۴: ۶)

✱ ”یاربّ! معبودوں میں تجھ سا کوئی نہیں اور تیری صنعتیں بے مثال ہیں۔ یا رب! سب قومیں جن کو تُو نے بنایا، آکر تیرے حضور سجدہ کریں گی اور تیرے نام کی تمجید کریں گی کیوں کہ تُو بزرگ ہے اور عجیب و غریب کام کرتا ہے، تُو ہی واحد خدا ہے۔“ (زبور۸۶: ۸-۱۰)

✱ ”بقا صرف اسی کو ہے اور وہ اس اس نور میں رہتا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہوسکتی، نہ اسے کسی انسان نے دیکھا اور نہ دیکھ سکتا ہے۔ اس کی عزت اور سلطنت ابد تک رہے، آمین۔“ (تیمتھیس نمبر۱، ۶: ۱۶)

✱ ”اور یہ بھی کہا: تُو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا کیوں کہ انسان مجھے دیکھ کر زندہ نہیں رہے گا۔“ (خروج ۳۳: ۲۰)

✱ ”میں نے حق تعالیٰ کا شکر کیا، اس حی القیوم کی حمد و ثنا کی جس کی سلطنت ابدی۔“ (دانی ایل۴: ۳۴)

✱ ”خداوند کا تخت آسمان پر ہے۔“ (زبور۱۱: ۴)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

✱ ''اور جو اسرائیل کی قوت ہے، وہ نہ تو جھوٹ بولتا ہے اور نہ پچھتاتا ہے کیوں کہ وہ انسان نہیں۔'' (سموئیل نمبر۱، ۱۵:۲۹)

✱ ''یسوع نے اس سے کہا: تُو مجھے نیک کہتا ہے؟ نیک کوئی نہیں، مگر ایک، یعنی خدا۔'' (مرقس ۱۰: ۱۸)

✱ ''اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خدائے واحد اور برحق کو اور یسوع مسیح کو جسے تُو نے بھیجا ہے، جانیں۔'' (یوحنا ۱۷:۳)

✱ ''یسوع نے جواب دیا کہ اوّل یہ ہے اے اسرائیل! سن، خداوند ہمارا خدا ایک ہی خداوند ہے اور تُو خداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔ دوسرا یہ ہے کہ تُو اپنے پڑوسی سے اپنے برابر محبت رکھ، ان سے بڑا اور کوئی حکم نہیں۔ فقیہ نے اس سے کہا: اے استاد! بہت خوب، تُو نے سچ کہا کہ وہ ایک ہی ہے اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔'' (مرقس ۱۲، ۲۹-۳۲)

بائبل میں تحریف کے باوجود بعض مقام پر اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے چند جملے موجود ہیں جن سے اہل کتاب کے شرکیہ نظریات کی نفی ہوتی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ماں کی گود میں اللہ کا بندہ اور رسول ہونے کا اظہار فرمایا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اعلان فرمایا:

﴿إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝﴾

[آل عمران: ٥١]

''یقین مانو میرا اور تمھارا رب اللہ ہی ہے، تم سب اسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔''

حضرت مسیح ابن مریم علیہما السلام جوان ہو کر یہی خطبۂ توحید عوام و خواص کی محفلوں میں ارشاد فرماتے رہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہر ذی روح نے موت سے ہم کنار ہونا ہے اور روزِ حشر اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے کیے ہوئے اعمال کا جواب دینا ہے۔ قیامت کے دن عیسائی کہیں گے کہ ہم نے حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہما السلام کی عبادت اس لیے کی تھی کہ حضرت عیسیٰ نے ہمیں تعلیم دی تھی، چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ کو اپنے دربار میں بلائیں گے، ان پر اور ان کی والدہ پر ہونے والے انعامات کا تذکرہ کرنے کے بعد باز پرس کریں گے:

﴿يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾

''اے عیسیٰ ابن مریم! کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو۔''

تو وہ جواب میں عرض کریں گے کہ سبحان اللہ! یہ میرے لائق نہیں تھا کہ وہ بات کہتا جسے کہنے کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو آپ کو ضرور علم ہوتا۔ آپ جانتے ہیں جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو کچھ آپ کے دل میں ہے۔ آپ تو ساری پوشیدہ حقیقتوں کے عالم ہیں، میں نے ان سے اس کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا آپ نے حکم دیا تھا کہ

﴿اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ﴾

''اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمھارا رب بھی۔''

میں اس وقت تک ان کا نگران تھا جب تک میں ان کے درمیان تھا، جب آپ نے مجھے اُٹھا لیا تو آپ ان پر نگران تھے اور آپ تو ساری چیزوں پر نگران ہیں[1] (المائدۃ:۱۱۶، ۱۱۷)

روزِ حشر کا یہ مکالمہ اس لیے بیان نہیں کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ کو اس کا علم نہیں، بلکہ اس استفسار کا مقصود یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان کے پیروکاروں کو فاش غلطی پر خبردار کیا جائے جنھوں نے آپ کے بعد انھیں اور ان کی والدہ کو معبود بنا لیا تھا، تاکہ ان کے خلاف ان کے رسول ہی کی شہادت قائم ہو جائے جس کی وہ پوجا کرتے رہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ماں کی گود میں اور جوانی میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کا اعلان فرماتے رہے، وہی جواب وہ روزِ حشر بھی دیں گے کہ

﴿اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ﴾

''اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب بھی ہے اور تمھارا رب بھی۔''

اس لیے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عیسائی سچی محبت رکھتے ہیں تو ان کی تعلیمات پر عمل کریں کہ کائنات میں کوئی پیر و ولی الٰہ نہیں اور کوئی نبی و رسول الٰہ نہیں، سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اللہ تعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں وحدہٗ لاشریک ہے۔ وہ کھانے، پینے اور سونے وغیرہ کے بشری تقاضوں سے پاک ہے۔ ساری دنیا اس کی محتاج ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ مستقل اور قائم بالذات ہے۔ نہ اس نے کسی سے جنم لیا، نہ اس سے کسی نے جنم لیا۔ کائنات کی کوئی چیز ایسی نہیں جو اس کی برابری کا دعویٰ کرے۔ روزِ حشر کی شرمندگی سے بچنا چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہی کے رب ہونے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اللہ کا بندہ اور رسول ہونے کا اقرار کر لیجیے۔ یہی صراطِ مستقیم کامیابی کی ضمانت ہے۔

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے، کسی پر زبردستی کا روادار نہیں، بلکہ دعوت و اصلاح کے انداز میں موقف پیش کرنے کا قائل ہے۔ تاریخ کے اوراق شاہد ہیں کہ جب آپ کے آباء و اجدا نے واضح دلائل و براہین کے باوجود تعصب اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا تو رحمتِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی جھگڑا کرنے سے گریز کیا اور ان کو مباہلے کی پیشکش کی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سنائی ہوئی خوش خبری کے مصداق احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس ہزار قدوسیوں کے ہمراہ مکہ فتح کر لیا تو 9ھ میں وفودِ عرب کی مدینہ منورہ میں آمد شروع ہو گئی۔ نجران کے عیسائیوں کا ساٹھ رکنی وفد مدینہ منورہ آیا اور آتے ہی رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُلوہیت کے موضوع پر بحث شروع کر دی۔ اس موقع پر قرآن کی آیات نازل ہوئیں جن میں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی پیدائش کا ذکر اور اُلوہیتِ مسیح کی تردید موجود ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش معجزانہ طور پر ہوئی تو اسے اللہ کی قدرت کا کرشمہ تو کہا جا سکتا ہے، ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں ان کا اپنا کیا کمال ہے کہ انھیں الٰہ تسلیم کیا جائے! اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام مُردوں کو زندہ کرتے تھے تو وہ صاف کہہ دیتے تھے: باذن اللّٰہ (اللہ کے حکم سے)۔ یہی صورتِ حال ان کے آسمان پر اُٹھائے جانے کی ہے۔ اللہ نے انھیں یہودیوں کے شر سے بچا لیا اور اپنی طرف اُٹھا لیا، اس موقع پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی مدد کے محتاج تھے، وہ الٰہ کیسے بن گئے؟

مذکورہ آیات سن کر عیسائی وفد نے ایک اور سوال کر دیا اور کہا کہ بتایئے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن اللہ نہیں تو ان کا والد کون تھا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی روشنی میں جواب دیا جس کا لبِ لباب یہ ہے کہ اگر باپ کا نہ ہونا اللہ کی اُلوہیت کی دلیل بن سکتا ہے تو پھر حضرت آدم علیہ السلام اس اُلوہیت کے زیادہ حق دار ہیں کیوں کہ ان کے ماں باپ دونوں ہی نہیں تھے۔ تم انھیں الٰہ تو نہیں مانتے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کیوں مانتے ہو؟

چونکہ یہ لوگ ہدایت کے طلب گار نہ تھے، صرف بحث کرنے آئے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے حکم سے ان کو فیصلہ سنایا کہ اگر تمھیں اپنے مذہب کی سچائی پر یقین ہے تو مباہلہ کر لو، تاکہ تنازعہ ختم ہو جائے۔ لیکن انھوں نے مباہلہ کرنے سے گریز کیا اور جزیہ دینے کی پیشکش کی۔ آج بھی ملتِ اسلامیہ کی طرف صلیبیوں کو عقیدۂ تثلیث کی تردید اور اللہ کی وحدانیت پر مباہلے کی دعوت بدستور موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت کی نعمت سے سرفراز فرمائے۔

☆ مقالہ بین المذاہب، اگست ۲۰۲۰ء۔

☆ ہفت روزہ الاعتصام ۲۷ فروری ۲۰۲۰ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِاِذْنِ اللّٰهِ

شبہ :......قرآن حکیم میں مذکور ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم علیہا السلام مُردوں کو زندہ کرتے تھے جبکہ طے شدہ امر ہے کہ مردوں کو زندہ کرنا انسان نہیں بلکہ خدائی فعل ہے۔ تعجب ہے کہ مسلمان عقیدہ تثلیث پر معترض ہیں۔

ازالہ :......معجزات کا ظہور کسی نبی یا رسول کی اپنی مرضی سے نہیں ہوا بلکہ ان کا ظہور اللہ سبحانہ کے حکم سے ہوا۔ حضرت یوسف علیہ السلام چند کلومیٹر کے فاصلہ پر کنویں میں تھے تو سیدنا یعقوب کو خبر نہ ہوسکی جب اللہ سبحانہ نے چاہا تو سینکڑوں کلومیٹر دور مصر سے سیدنا یوسف علیہ السلام کے کُرتا کی خوشبو سے سیدنا یعقوب علیہ السلام کے دل کو تر وتازہ کر دیا۔ یہ درست ہے کہ قرآن حکیم میں ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ کہہ کر مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے قوم کے سامنے معجزات کا ذکر کیا تو اس کے ساتھ بِاِذْنِ اللّٰهِ فرمایا تاکہ کوئی شخص اس غلط فہمی کا شکار نہ ہوجائے کہ میں خدائی صفات یا اختیارات کا حامل ہوں، میں تو اس کا عاجز بندہ اور رسول ہی ہوں یہ جو کچھ میرے ہاتھ پر ظاہر ہو رہا ہے معجزہ ہے جو محض اللہ کے حکم سے صادر ہو رہا ہے۔

سیدہ مریم اپنے نومولود بچے کو اُٹھا کر لوگوں کے پاس آئیں تو یہودیوں نے بغیر پوچھے ہی طعن وملامت شروع کر دی کہ تم نے اپنے نیک خاندان کی عزت خاک میں ملا دی۔ سیدہ مریم نے فرشتہ کے ہدایت کے مطابق ان میں سے کسی کی بات کا جواب نہیں دیا بلکہ نومولود بچہ کی طرف اشارہ کیا، تب اس نومولود بچے (عیسیٰ بن مریم علیہما السلام) کو اللہ تعالیٰ نے قوت کاملہ سے قوت گویائی دی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْکِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا﴾ (مریم : ۳۰)

"بچہ بول اٹھا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے۔"

پہلی بات جو اُس نے کی وہ یہ تھی کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، بالفاظ دیگر میں نہ اللہ ہوں اور نہ ابن اللہ ہوں اور یہ ایسی بنیادی بات تھی جو بعد میں اس کے پیروکاروں میں ہی متنازعہ بن گئی۔ کسی نے انہیں اللہ ہی کر دیا اور کسی نے اللہ کا بیٹا۔ آپ نے اپنے اس معجزانہ کلام کے آغاز مین اس کی تردید فرمادی تھی نیز یہ بھی بتایا کہ اللہ نے مجھے کتاب دی ہے اور اپنا نبی بھی بنایا ہے۔ (ماخوذ تیسر القرآن)

پادری صاحبان سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو خدائی احکام میں شریک ٹھہرانے کے جس شبہ میں مبتلا ہیں قرآن حکیم نے حقیقت واضح فرمادی کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے حکم سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اگر مسیح علیہ السلام اپنی مرضی سے کر سکتے تو وہ یوحنا کو ضرور زندہ کرتے جس کا بادشاہ نے بیوی کے کہنے پر سر کٹوا دیا۔ انجیل میں مذکور ہے۔

"(بادشاہ) اور آدمی بھیج کر قید خانہ میں یوحنا کا سر کٹوا دیا اور اس کا سر تھال میں لایا گیا اور لڑکی کو دیا گیا اور وہ اسے اپنی ماں کے پاس لے گئی اور اُس کے شاگردوں نے آ کر لاش اٹھا لی اور اُسے دفن کر دیا اور جا کر یسوع کو خبر دی۔ جب یسوع نے یہ سنا تو وہاں سے کشتی پر الگ کسی ویران جگہ کو روانہ ہوا اور لوگ یہ سن کر شہر شہر سے پیدل اس کے پیچھے گئے۔" (متی ۱۴: ۱۰۔۱۴)

یوحنا (یحییٰ) یسوع کی والدہ مریم کے خالہ زاد تھے وہ یسوع کے آنے کی منادی کرتے ہیں۔ ظالم بادشاہ نے جس کو اپنی بیوی کی خواہش پر ظلماً قتل کیا تھا اگر عیسیٰ علیہ السلام میں مردوں کو زندہ کرنے کی قدرت موجود ہوتی تو وہ کشتی پر سوار ہو کر ویران جگہ کی طرف چلنے کی بجائے یوحنا کو ضرور زندہ کرتے۔ انجیل کی مذکورہ عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ وہ عاجز تھے اور اپنی جان بچنے کے لیے وہاں سے ویران جگہ کی طرف روانہ ہوئے جو اپنی جان بچانے کے لیے دور چلا گیا وہ خدائی منصب کا حق دار نہیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندہ اور رسول ہیں یہ دعوت فکر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح علیہ السلام الٰہ کیوں نہیں؟

کائنات کا خالق اللہ سبحانہ ہے، زمین و آسمان کی ملکیت اسی کی ہے۔ موت و حیات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کی ذات، صفات و افعال میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، وہ اپنی تکوینی ضابطہ کو بدلنا چاہیے تو بدل سکتا ہے۔ مثلاً تکوینی ضابطہ ہے کہ آگ جلانے کا کام کرتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بھڑکتی ہوئی آگ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لیے گلزار بن گئی۔ اسی طرح تکوینی ضابطہ ہے کہ مرد و عورت کے ملاپ سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ مگر اللہ سبحانہ نے اُس دور کے طبیبوں پر اپنی قدرت ظاہر کرنے کے لیے بغیر باپ کے سیدہ مریم کے بطن سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو عیسائیوں نے اُن کو خدا کے منصب پر فائز کر دیا۔ الوہیت مسیح سے متعلق چند قابل غور سوالات ہیں۔ بائبل میں مذکور ہے۔

"جب وہ وہاں تھے تو ایسا ہوا کہ اُس کے وضع حمل کا وقت آ پہنچا اور اُن کا پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا اور اُس نے اس کو کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھا کیونکہ اس کے واسطے سرائے میں جگہ نہ تھی۔" (لوقا ۲:۶)

آپ کے بقول اگر عیسیٰ ابن مریم خدا ہیں تو انجیل کی رو سے خدا کی پیدائش بچہ کی طرح ہوئی جس کو لپیٹ کر چرنی میں رکھا گیا تو مریم خدا کی ماں ہوئیں جبکہ عورت سے پیدا ہونے والا بچہ سے متعلق کتاب مقدس میں مذکور ہے۔

☆ پھر انسان کیونکر خدا کے حضور راست ٹھہر سکتا ہے؟ یا وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے کیونکر پاک ہو سکتا ہے؟ (ایوب ۲۵:۴)

اللہ تعالیٰ ہر قسم کے عیبوں سے پاک ہے۔ عیسائیوں کے بقول عورت سے پیدا ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والا بچہ پاک نہیں ہوسکتا تو پھر مریم کے بطن سے پیدا ہونے والا عیسیٰ کیونکر خدا ہوا؟

''اور وہ (یسوع) لڑکا بڑھتا اور قوت پاتا گیا اور حکمت سے معمور ہوتا گیا خدا کا فضل اس پر تھا۔'' (لوقا ۲:۴۰)

اللہ تعالیٰ ازل سے ہے اور ابد تک ہے اُس کی نشوونما کی ضرورت نہیں، وہ تغیر و تبدل کے عیب سے پاک ہے۔ مذکورہ عبارت کی رو سے یسوع کی نشوونما عام بچوں کی طرح خاندان کے سہارے ہوئی گویا مسیح بچپن میں دو مردوں کا محتاج تھا جبکہ خدا کسی کا محتاج نہیں پھر کہنا کہ اس پر خدا کا فضل تھا گویا وہ خود خدا نہیں تھا۔

بھوک پیاس، نیند، تھکاوٹ اور آنسو بہانا انسانی فطرت ہے۔

''اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر سے بھوک لگی۔'' (متی ۴:۲)

''اس کے بعد یسوع نے جان لیا کہ سب باتیں تمام ہوئی تاکہ نوشتہ پورا ہوا تو کہا، میں پیاسا ہوں۔'' (یوحنا ۱۹:۲۸)

''یسوع کے آنسو بہنے لگے۔'' (یوحنا ۱۱:۳۵)

''اور وہ خود پیچھے کی طرف گدی پر سو رہا تھا۔'' (مرقس ۴:۳۸)

''چنانچہ یسوع سفر سے تھکا ماندہ ہو کر اس کنوئیں پر یونہی بیٹھ گیا۔'' (یوحنا ۴:۶)

آپ کی مقدس کتاب کی رو سے یسوع میں بشری تقاضے موجود تھے اور وہ ان بشری کمزوریوں سے پاک نہ تھے تو وہ خدا کیونکر ہوئے؟ جبکہ اللہ ان عیبوں سے پاک ہے۔

☆ عیسائی قوم جناب مسیح کو خدا تسلیم کرتے ہیں تو دوسری طرف اُن سے توہین آمیز سلوک کا اعتراف بھی کرتے ہیں۔

''تب سپاہیوں اور ان کے صوبہ دار اور یہودیوں کے پیادوں نے یسوع کو پکڑ کر باندھ لیا۔'' (یوحنا ۱۸:۱۲)

''اور جو آدمی یسوع کو پکڑے ہوئے تھے اس کو ٹھٹھوں میں اڑاتے اور مارتے تھے۔'' (لوقا ۲۲:۶۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ان سب نے فتویٰ دیا وہ قتل کے لائق ہے۔'' (مرقس ۱۴:۶۴)

''پھر یسوع نے بڑی آواز کے ساتھ چلا کر دم دے دیا۔'' (مرقس ۲۷:۳۷)

''اُس نے پیلاطس کے پاس جا کر یسوع کی لاش مانگی اور پیلاطس نے دے دینے کا حکم دیا۔'' (متی ۲۷:۵۸)

اس قسم کے اعتقاد رکھنا عیسیٰ کی خدائی کا اعتراف نہیں بلکہ توہین ہے۔ جس پر قتل کا فتویٰ دائر ہو اور چلاتے ہوئے موت قبول کرے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے؟

☆ یسوع کے بارے انجیل میں مذکور ہے کہ انہیں صلیب پر چڑھایا گیا۔

''ہمارے باپ دادا کے خدا نے یسوع کو جلایا جسے تم نے صلیب پر لٹکا کر مار ڈالا تھا۔'' (اعمال ۵:۳۰)

آپ کے بقول جناب یسوع کو اگر مصلوب کر دیا گیا تو انہیں کس بنا پر خدا قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ خدا تو وہ ہے جس کو بقا ہے۔

''بقا صرف اسی کو ہے اور وہ اس نور میں بیٹھا ہے جس تک کسی کی رسائی نہیں ہو سکتی۔'' (۱۔ تمھیس ۶:۱۶)

جناب یسوع اعتراف کر رہے ہیں کہ وہ بے اختیار ہیں۔

''میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔'' (یوحنا ۵:۳۰)

اگر مسیح خود خدا ہوتے یا خدا کے شریک ہوتے تو اپنی بے بسی و عاجزی کا اظہار نہ کرتے۔

جناب یسوع خدا نہیں کہ لوگوں کی مصیبتیں دور کرنے پر قادر ہوں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام خود مصیبت کے وقت اپنے خالق سے مدد کی بھیک مانگی۔

''اب میری جان گھبراتی ہے پس میں کیا کہوں؟ اے باپ! مجھے اس گھڑی سے بچا۔'' (یوحنا ۱۲:۲۷)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام خود خدا نہیں یا انسانی روپ میں خدا کے شریک نہیں بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے بندہ اور رسول ہیں۔ اللہ کی آخری کتاب قرآن حکیم شاہد ہے کہ سیدنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ علیہ السلام ابھی بچہ تھے تو انہوں نے اللہ کے حکم سے گواہی دی:

﴿قَالَ اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَ جَعَلَنِیْ نَبِیًّا﴾ (مریم : ۳۰)

''(نومولود بچہ) بول اٹھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام منصب نبوت پر فائز ہوئے تو انہوں نے دعوت دی۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ﴾

(الزخرف : ٦٤)

''میرا اور تمہارا رب فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے پس تم سب اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجودہ انجیل میں "رحمۃ للعالمین ﷺ" کی بشارات

1

اے اہلِ مغرب! ہم مسلمان آپ کے خیر خواہ ہیں اور ہم آپ کو "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں۔

"لا الٰہ الا اللہ":

کلمہ طیبہ کا پہلا جز "لا الٰہ الا اللہ" ہے۔ جس طرح ہر انسان کا والد ایک ہی ہے، اسی طرح کائنات کا خالق بھی ایک ہی ہے۔ جس طرح کسی فیکٹری وکارخانے کے نظم کا اختیار ایک سے زائد ہاتھوں میں ہو تو فیکٹری وکارخانہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے، اسی طرح ریاست کے حتمی فیصلوں کا اختیار اگر ایک سے زیادہ افراد کے پاس ہو تو ریاستی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے، چنانچہ ہمارا موقف ہے کہ کائنات کا نظام چلانے والا اکیلا اللہ ہی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ازل سے ہے، ابد تک رہے گا۔ اسی کو بقا ہے اور باقی ہر چیز کو فنا ہے۔

اسلام کا موقف ہے کہ اللہ کی ذات نے نہ کسی سے جنم لیا اور نہ کسی نے اللہ سے جنم لیا۔ لیکن ایک طرف آپ کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں، جب کہ انجیل میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت طاری ہوئی:

"یسوع نے پھر بڑی آواز سے چلا کر جان دے دی۔" (متی: ۲۷:۵۰)

سوچنے کا مقام ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی ذات سے نکلے ہوتے تو ان پر موت طاری نہ ہوتی، آپ کے بقول موت طاری ہوئی تو گویا وہ اللہ کی ذات سے نہیں نکلے۔ درحقیقت وہ اللہ کے حکم "کُن" سے پیدا ہوئے اور جو حکم "کُن" سے پیدا ہوا ہو، اس کی موت یقینی اور اس کا فنا لازمی ہے۔

"اللہ احد" حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے کائنات کا نظام چلانے میں اللہ ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یکتا و تنہا تھا اور ان کی پیدائش کے بعد بھی وہی اکیلا سارا نظام چلا رہا ہے۔ اللہ کا ساتھ دینے والا اور سہارا بننے والا اور کوئی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے نہیں، بلکہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے معصوم نبی ہیں۔

”محمد رسول اللہ“ صلی اللہ علیہ وسلم:

کلمۂ طیبہ کا دوسرا جزو ”محمد رسول اللہ“ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کائنات کے امام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دعائے خلیل اور نوید مسیح ہیں۔ حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے مکہ مکرمہ میں کعبۂ مشرفہ کی از سر نو تعمیر کے وقت دعا کی:

﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ﴾

[البقرة: ١٢٩]

”اے ہمارے رب! اور اُن میں انھی میں سے ایک رسول بھیج جو اُن پر تیری آیتیں پڑھے اور انھیں کتاب و حکمت سکھائے اور انھیں پاک کرے، بے شک تو ہی سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے۔“

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کی دعا کو شرف قبولیت بخشا اور مکہ مکرمہ میں انھی کی اولاد میں سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہونے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنے بعد آنے والے ایک نبی کی بشارت سنائی تھی:

﴿وَإِذْ قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِن بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾ [الصف: ٦١]

”اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا: اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے تورات کی صورت میں ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد آئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گا، اس کا نام احمد ہے۔''

نبیِ کریم ﷺ نے بھی اپنے بارے میں واضح طور پر فرمایا ہے کہ میں:

((دعوة أبي إبراهيم وبشارة عيسى بي .))

(مسند أحمد، رقم: ١٧١٥٠)

''میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کا مصداق ہوں۔''

"احمد" یہ فاعل سے اگر مبالغے کا صیغہ ہو تو معنی ہوں گے: دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ اللہ کی حمد کرنے والا۔ اور اگر یہ مفعول سے ہو تو معنی ہوں گے کہ آپ ﷺ کی خوبیوں اور کمالات کی وجہ سے جتنی تعریف آپ ﷺ کی کی گئی، اتنی کسی کی بھی نہیں کی گئی۔

(فتح القدیر بحوالہ تفسیر احسن البیان)

تورات وانجیل میں نبیِ کریم ﷺ سے متعلق پیش گوئیاں موجود تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ اہلِ کتاب ملکِ شام سے دور دراز کا سفر کر کے کھجوروں والے شہر کی تلاش میں یثرب (مدینہ منورہ) آئے، چنانچہ یہودی عالم حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا اسی پیش گوئی کا نتیجہ تھا۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اپنے دو چچازاد بھائیوں؛ سلمہ اور مہاجر سے کہا کہ تم جانتے ہو کہ تورات میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں ایک نبی پیدا کروں گا جس کا نام احمد ہوگا، پس جو شخص اس پر ایمان لائے گا تو وہ ہدایت پر ہوگا اور مراد کو پہنچے گا اور جو منکر ہوگا تو اس پر لعنت ہوگی۔ اس بات کو سن کر حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ ایمان لے آئے اور مہاجر نے انکار کیا۔ اس پر آیت ﴿وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ﴾ [البقرة: ١٣٠] نازل ہوئی۔

مولانا عبدالرشید راشد ہزاروی رحمہ اللہ نے سورۃ الصف کی آیت نمبر ٦ کے حاشیہ میں تحریر کیا ہے:

''حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اسرائیلی تھے اور ان کے مخاطب بھی تمام تر اسرائیلی ہی تھے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لیے تصریح کے ساتھ صرف تورات کا ہی ذکر مناسب تھا۔ ﴿اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ﴾ اسی چھوٹے فقرے میں بہت سی گمراہیوں کی تردید آ گئی، چنانچہ (۱) اس کا اثبات ہوا آپ کی بعثت بنی اسرائیل کی جانب تھا، کل دنیا کی جانب نہ تھی، جس سے موجودہ مسیحیت کی تردید ہوتی ہے۔ (۲) اس کا اثبات کہ آپ حق تعالیٰ کی طرف سے رسولِ حق تھے، نعوذ باللہ کوئی مفتری نہ تھے۔ اس سے یہود کی تردید ہوتی ہے۔ (۳) آپ حق تعالیٰ کے ایک ممتاز ترین و مقرب ترین بندے تھے، نعوذ باللہ خود اُلوہیت کے مدعی کسی معنی میں بھی نہ تھے۔

انجیل احکام و مسائلِ شریعت یا قانونِ الٰہی کی دفعات سے یکسر خالی ہے، اسی لیے حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایک اور رسول آئے گا۔ انجیل حواری پرنابا [درست ''برنابا'' ہے، یعنی برناباس۔ ادارہ] کی موجود ہے، اس میں یہ پیش گوئیاں بہت صاف اور بالکل کھلے لفظوں میں ہیں۔ اور جو چار انجیلیں مسلّم ہیں، ان میں سے بھی ایک میں یہ عبارتیں آج تک مل رہی ہیں، اس میں انکار یا تاویل کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ انجیل یوحنا میں تو فارقلیط (Paraclete) والی بشارت اتنی صاف ہے کہ اس کا بے تکلف مطلب سوائے ''احمد'' بمعنی محمود وستودہ کے کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ خاتم النبیین ﷺ کا معجزہ ہے کہ حق تعالیٰ نے ان تحریف کرنے والوں کو اتنی قدرت نہیں دی کہ وہ اس آخری نبی کے متعلق تمام پیش گوئیاں کو بالکل محو کر دیں اور ان کا کچھ نشان ہی باقی نہ رہے۔''

(توضیح القرآن، ص:۱۷۷)

اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوصاف کا تذکرہ فرمایا:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿الْاِنْجِیْلِ .... الخ﴾ [الفتح: ۲۹]

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں، وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں (اور) آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں، تم انھیں دیکھو گے کہ کبھی رکوع میں ہیں، کبھی سجدے میں، (غرض) اللہ کے فضل اور خوشنودی کی تلاش میں لگے ہوئے ہیں، ان کی علامتیں سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں، یہ ہیں ان کے وہ اوصاف جو تورات میں مذکور ہیں اور ان کی مثال انجیل میں ہے کہ...... الخ۔''

ہمارا پختہ یقین ہے کہ نبی کریم ﷺ اور اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کے متعلق پیش گوئیاں تورات وانجیل میں موجود تھیں جنھیں پورا ہوتے دیکھ کر پادریوں نے بغیر جنگ کے بیت المقدس کی چابیاں خلیفہ دوم امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیں۔

تورات اور انجیل کو نازل ہوئے ایک بہت طویل عرصہ بیت چکا ہے۔ مفاد پرست طبقے نے ان میں تحریف تو کی، لیکن اس کے باوجود تصدیق کے لیے خاتم النبیین ﷺ کی رسالت کے اشارات اب بھی موجود ہیں:

''خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکار ہوا اور کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا اور دس ہزار قدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لیے آتشیں شریعت تھی۔ وہ بے شک قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ اس کے سب مقدس لوگ تیرے ہاتھ میں ہیں اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے ایک ایک تیری باتوں سے مستفیض ہوگا۔'' (استثنا ۳۳: ۲۔۳)

واضح رہے کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا آخری خطبہ ہے جس میں فرمایا جا رہا ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی وحی کوہِ سینا پر اُتری جس سے مراد تورات ہے، پھر کوہِ شعیر پر اُترے گی جس سے مراد انجیل ہے، جسے آج ''جبل الخلیل'' کہتے ہیں اور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ کا مرکز تھا، پھر فرمایا گیا کہ تیسری وحی کوہِ فاران پر اُترے گی جس سے مراد قرآنِ کریم ہے کیوں کہ فاران اس پہاڑ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کا نام ہے جس پر غارِ حرا واقع ہے اور اسی میں حضورِ اقدس ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔ فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد دس ہزار تھی اور ''دس ہزار قدسیوں''[1] سے ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف اشارہ ہے۔ واضح رہے کہ قدیم نسخوں میں ''دس ہزار'' کا لفظ ہے، اب بعض نسخوں میں اسے ''لاکھوں'' سے تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(آسان ترجمہ قرآن از مفتی محمد تقی عثمانی)

انجیلِ مقدس (عہد نامہ جدید) میں شامل متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی اناجیل کو صحیح تصور کیا جاتا ہے۔ ان میں سے نبیِ کریم ﷺ سے متعلق پیش گوئیوں کا جائزہ لیتے ہیں:

❁ ...... ''ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا: غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا، بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی ہے۔'' (متی: ۱۰/ ۵-۷)

آسمان کی بادشاہی سے مراد ربِ ذوالجلال کی ذات نہیں ہو سکتی کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی بادشاہی ازل سے ابد تک ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود خبر دے رہے ہیں، اس بنا پر ان کی اپنی ذات بھی مراد نہیں ہو سکتی، البتہ یقیناً ان سے مراد نبیِ کریم ﷺ ہی ہو سکتے ہیں جنھوں نے آسمانی شریعت کو کرۂ ارضی پر نافذ کیا اور قیامت تک آسمانی شریعت کے فیصلے عدل وانصاف اور امن وسکون کی ضمانت فراہم کرتے رہیں گے۔

❁ ...... ''اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یروشلم سے کاہن اور لاوی یہ پوچھنے کو اس کے پاس بھیجے کہ تُو کون ہے؟ تو اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا، بلکہ اقرار کیا کہ میں تو مسیح نہیں ہوں۔ انھوں نے اس سے پوچھا: پھر کون

[1] یہ قدیم نسخہ فضیلۃ الاستاذ خاور رشید بٹ حفظہ اللہ انچارج تقابلِ ادیان ''حقوق الناس'' A-21 بلاک L گلبرگ III لاہور کے پاس موجود ہے جس کا عکس کتاب ہذا کے صفحہ ۱۵۴، ۱۵۵ پر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ کیا تُو ایلیاہ ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں ہوں۔ کیا تو ''وہ نبی'' ہے؟ اس نے جواب دیا کہ نہیں۔ پس انھوں نے اس سے کہا: پھر تُو ہے کون؟ تا کہ ہم اپنے بھیجنے والوں کو جواب دیں۔ تُو اپنے حق میں کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں، جیسا یسعیاہ نبی نے کہا ہے، بیابان میں ایک پکارنے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو سیدھا کرو۔ یہ فریسیوں کی طرف سے بھیجے گئے تھے۔ انھوں نے اس سے یہ سوال کیا کہ اگر تُو نہ مسیح ہے، نہ ایلیاہ، نہ وہ نبی تو پھر بپتسمہ کیوں دیتا ہے؟ یوحنا نے جواب میں ان سے کہا کہ میں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں تمھارے درمیان ایک شخص کھڑا ہے جسے تم نہیں جانتے، یعنی میرے بعد کا آنے والا جس کی جوتی کا تسمہ میں کھولنے کے لائق نہیں۔'' (یوحنا:۱:۱۹-۲۷)

یہودی قاصدوں کے پوچھنے پر یوحنا (حضرت یحییٰ علیہ السلام) نے کہا کہ میں نہ میں ایلیاہ ہوں، نہ مسیح اور نہ وہ نبی جو میرے بعد آنے والا ہے جس کے جوتے کا تسمہ کھولنے کے بھی میں لائق نہیں۔ اس سے مراد یقیناً نبیِ کریم ﷺ ہیں۔ اگر نہیں تو پھر وہ کون ہے؟ ویسے بھی ''وہ نبی'' کا فارسی ترجمہ ''آنحضرت'' بنتا ہے۔ جب ہم ''آنحضرت'' کہتے ہیں تو اس سے نبیِ کریم ﷺ کا تصور فوراً ذہن میں آجاتا ہے۔

- ......''اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیوں کہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔'' (یوحنا:۱۴:۳۰)
- ......''لیکن جب وہ مددگار آئے گا جس کو میں تمھارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا، یعنی روحِ حق۔'' (یوحنا:۱۵:۲۶)
- ......''اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمھیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمھارے ساتھ رہے، یعنی روحِ حق۔'' (یوحنا:۱۴:۱۶-۱۷)
- ......''لیکن جب وہ، یعنی روحِ حق آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا، اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا، لیکن جو کچھ سنے گا، وہی کہے گا اور تمھیں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

آئندہ کی خبریں دے گا، وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔'' (یوحنا: ۱۶: ۱۳۔۱۴)

حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے بعد ''فارقلیط'' کے آنے کی بشارت دی جس کے معنی ''محمد محمود'' ہیں، لیکن موجودہ دور کی اناجیل میں ''سچائی کا روح''، روحِ حق''، ''مددگار'' اور ''سردار'' لکھا ہوا ہے۔ سوچنے کی بات ہے کہ اس پیش گوئی کا مصداق کون ہوسکتا ہے؟ ''روح القدس'' اس لیے نہیں کیوں کہ وہ حضرت مسیح علیہ السلام سے قبل انبیائے کرام علیہم السلام کے پاس وحی لے کر تشریف لاتے رہے، چنانچہ ان کے بارے میں بشارت دینے کا کیا مقصد؟ بلاشبہ حضرت مسیح علیہ السلام نے قیامت کے قریب آسمان سے نزول فرمانا ہے، لیکن یہ شہادت ان کے اپنے بارے میں اس لیے نہیں ہوسکتی کیوں کہ وہ فرمار ہے ہیں:

''اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمھیں دوسرا مددگار بخشے گا۔''

(یوحنا: ۱۴: ۱۶)

یہ پیش گوئیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پوری ہوئیں:

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے انجیل کی پیش گوئی حرف بہ حرف پوری ہوئی:

سچائی کا روح: نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکپن، نوجوانی کی زندگی مکہ معظمہ میں گزاری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ اطہر سے جھوٹ نہیں نکلا۔ قریشِ مکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو صادق وامین کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ یقیناً آپ روحِ حق ہیں۔

سچائی کی راہ دکھانے گا: اللہ تعالیٰ کی آخری الہامی کتاب قرآنِ مجید گواہی دے رہی ہے:

﴿وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾ [الشوری: ۵۲، ۵۳]

''اور (اے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم!) اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھارہے ہیں۔ جو اللہ کا راستہ ہے، وہ اللہ جس کی ملکیت میں وہ سب کچھ ہے جو آسمانوں میں ہے اور وہ سب کچھ جو زمین میں ہے۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سرورِ کائنات ﷺ پتھر کھا کر لہولہان ہو گئے، غزوۂ اُحد میں دندان مبارک شہید ہو گئے، تاہم زبانِ اقدس سے دوسروں کو سچائی کی راہ پر گامزن کرنے کی نصیحت کرتے رہے۔

وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا: اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اعلان فرمادیا کہ میرے حبیب ﷺ اپنی مرضی سے نہیں بولتے:

﴿وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ o إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ o﴾ [النجم: ٣، ٤]

''اور یہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے۔ یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔''

مددگار: نبیِ کریم ﷺ درحقیقت سابقہ انبیاء ﷩ کے مددگار تھے کہ انھی کے مشنِ توحید کو کمال تک پہنچا گئے۔ اور ویسے وہ بھی آنحضرت ﷺ ضعیف العمر مردوں اور عورتوں کے مددگار بن کر خود ان کا بوجھ اُٹھا لیتے اور انھیں منزلِ مقصود تک پہنچا آتے۔

آئندہ کی خبریں دے گا: نبیِ کریم ﷺ نے جنت و دوزخ اور قیامت کی خبروں سے آگاہ فرمایا اور روزِ حشر کے حساب و کتاب سے مطلع فرمایا۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو آئندہ وقوع پذیر ہونے والے سے بہت سے حالات و وقائع سے بھی خبردار فرمایا۔

ابد تک تمھارے ساتھ رہے گا: حضرت مسیح ؑ کی یہ پیش گوئی بھی پوری ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے نبیِ کریم ﷺ کو ''رحمۃ للعالمین'' اور ''خاتم النبیین'' کے القاب سے سرفراز فرمایا:

﴿وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَٰلَمِينَ o﴾ [الأنبياء: ١٠٧]

''اور (اے پیغمبر ﷺ!) ہم نے تمھیں سارے جہانوں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔''

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّـۧنَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا o﴾ [الأحزاب: ٤٠]

''محمد (ﷺ) تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں اور اللہ ہر چیز سے بخوبی واقف ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سرورِ کائنات ﷺ پر نازل شدہ دین جامع، عام فہم اور ہر قسم کے ردّوبدل سے محفوظ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں لطیف نکتہ بیان کیا ہے کہ قیامت تک کے لیے وحی کی جتنی ضرورت تھی، وہ ہمارے علم میں ہے اور اس کا بیان ہم نے محمد رسول اللہ ﷺ پر نازل کر کے کر دیا ہے۔ مولانا محمد تقی عثمانی نے سورۃ الصف کی آیت نمبر ۶ کے حاشیے میں لکھا ہے:

''احمد حضورِ اقدس ﷺ کا نام ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسی نام سے آپ ﷺ کی بشارت دی تھی۔ اس قسم کی ایک بشارت آج بھی انجیلِ یوحنا میں تحریف شدہ حالت میں موجود ہے۔ انجیلِ یوحنا کی عبارت یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمایا:

''اور میں باپ سے درخواست کروں گا تو وہ تمھیں دوسرا مددگار بخشے گا کہ ابد تک تمھارے ساتھ رہے۔'' (یوحنا: ۱۴:۱۶)

یہاں جس لفظ کا ترجمہ ''مددگار'' لیا گیا ہے، وہ اصل یونانی میں ''فارقلیط'' (PERICLYTOS) تھا جس کے معنی ہیں قابلِ تعریف شخص اور یہ ''احمد'' کا لفظی ترجمہ ہے۔ لیکن اس لفظ کو "PARACLETUS" سے بدل دیا گیا ہے جس کا ترجمہ ''مددگار'' اور بعض تراجم میں ''وکیل'' یا ''شفیع'' کیا گیا ہے۔ اگر ''فارقلیط'' کا لفظ مدنظر رکھا جائے تو صحیح ترجمہ یہ ہوگا:

''وہ تمھارے پاس اس قابلِ تعریف شخص (احمد) کو بھیج دے گا جو ہمیشہ تمھارے ساتھ رہے گا۔''

اس میں واضح فرمایا گیا ہے کہ پیغمبرِ آخر زماں ﷺ کسی خاص علاقے یا کسی خاص زمانے کے لیے نہیں ہوں گے، بلکہ آپ ﷺ کی نبوت قیامت تک آنے والے ہر زمانے کے لیے ہوگی۔''

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام علیہم السلام قابلِ احترام ہیں اور ان کی نبوت کی تصدیق کرنا ایمان کا جزو ہے، تاہم ان کی نبوت مخصوص قوم اور علاقے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تک محدود تھی، لیکن خاتم النّبیین حضرت محمد ﷺ کی رسالت قیامت تک سرخ وسفید اور عربی وعجمی سب انسانوں کے لیے ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا وَّلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ﴾ [سبا : ٢٨]

''ہم نے آپ کو تمام انسانیت کے لیے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا ہے، لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''

اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر نبیِ مکرم ﷺ کو اِرشاد فرمایا:

﴿قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا﴾ [الأعراف : ١٥٨]

''کہہ دیجیے کہ میں آپ سب کے لیے اللہ کا رسول ہوں۔''

صاف ظاہر ہے کہ نبی ﷺ صرف اہلِ عرب کی طرف نہیں، بلکہ مشرق ومغرب کی پوری انسانیت کی طرف مبعوث ہوئے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ پر نازل ہونے والے ضابطے بھی قیامت تک کے لیے معاشرے میں امن وسلامتی کی ضمانت فراہم کرتے ہیں۔ اسلامی حدود وقیود کا تعین حکیمانہ ہے جن پر عمل کرنے سے شہریوں کی عزت اور جان ومال کو تحفظ حاصل ہوتا ہے، چنانچہ خالقِ کائنات نے عورت اور مرد کی فطری خوبیوں وخامیوں کو مدنظر رکھ کر ذمہ داریوں کا تعین کیا ہے جن پر عمل کرنے سے خاندانی ماحول پُرسکون رہتا ہے۔ سود قوموں کی تباہی کا موجب ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس لیے حرام ٹھہرایا ہے اور چونکہ تجارت میں برکت ہے، اس لیے اسے حلال ٹھہرایا ہے۔

غرض جس طرح رحمتِ کائنات ﷺ کی ذات جامع الصفات ہے، اسی طرح آپ پر نازل شدہ ضابطے بھی قیامت تک انسانیت کی فلاح اور معاشرے میں امن وسلامتی کا سرچشمہ ہیں، چنانچہ انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کی بشارت کے مصداق حضرت محمد ﷺ ہی ہیں۔

اے اہلِ کتاب! آپ پادریوں سے تحقیق کریں کہ ''فارقلیط'' لفظ کی بجائے ''آسمان کی بادشاہی''، ''وہ نبی''، ''روحِ حق''، ''مددگار'' اور ''سچائی کی راہ دکھانے والے'' وغیرہ پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوئیوں کا مصداق کون ہے؟ اور یوحنا حواری کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام نے جس شخصیت کے آنے کی خبر دی ہے، وہ اگر پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہیں تو پھر کون ہے؟ آپ حق کے متلاشی بن کر تحقیق کیجیے، یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ ہدایت کے نور سے منور کر دے گا۔

☆ ہفت روزہ الاعتصام لاہور فروری ۲۰۲۱ء۔
☆ ماہنامہ المنبر فیصل آباد، فروری، مارچ ۲۰۲۲ء۔
☆ ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب، مارچ ۲۰۲۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

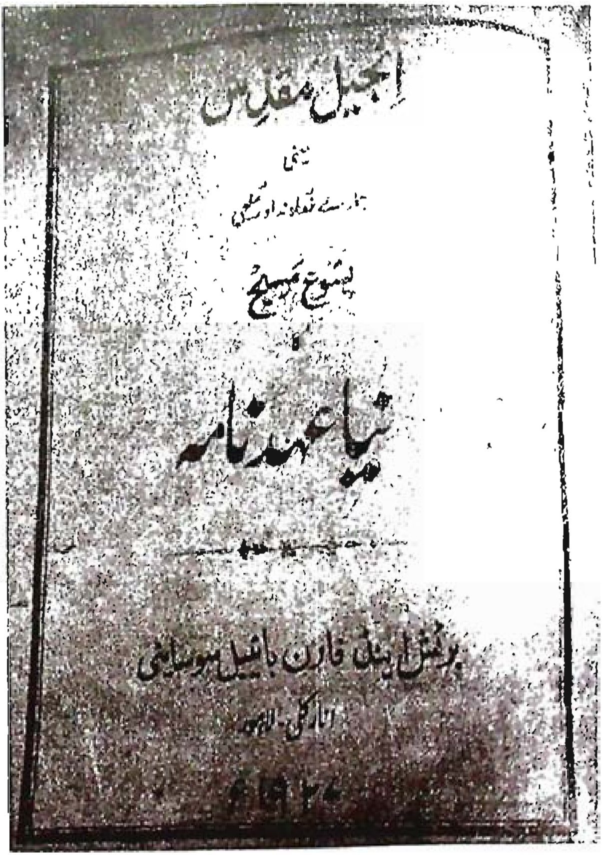

انجیل مقدس

یعنی

ہمارے خداوند اور منجی

یسوع مسیح

کا

نیا عہدنامہ

برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی

انارکلی۔ لاہور

۱۹۲۷ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

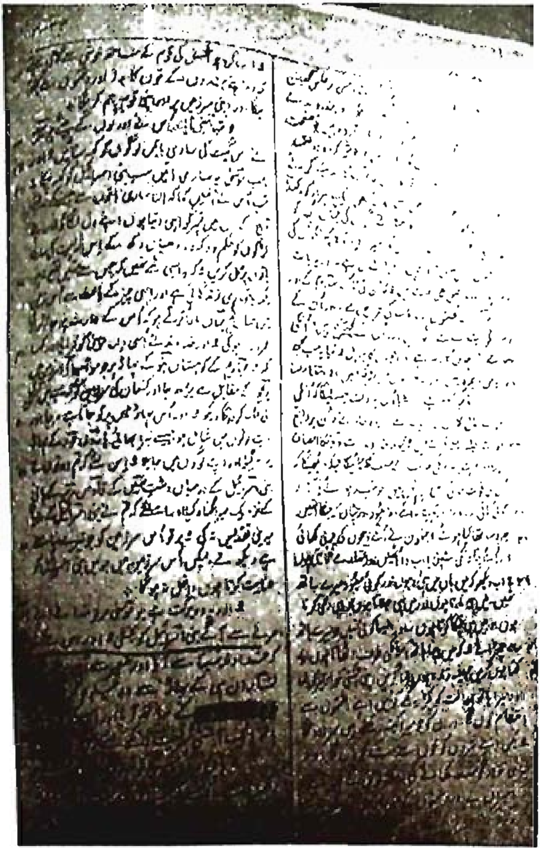

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلیبی قوم کو دعوتی پیغام

صلیبی دنیا عارضی زندگی کے آرام و آسائش کے لیے تحقیق و جستجو میں مصروف ہے۔ انسانی سہولت کے لیے نئی ایجادات منظر عام پر آ رہی ہیں۔ الہامی تعلیم کا خلاصہ ہے کہ اس دنیا میں صراطِ مستقیم پر چلنے والوں کے لیے آخرت میں انعام جنت میں مستقل قیام ہوگا جب کہ منحنی راستوں پر بھٹکنے والوں کے لیے جہنم ٹھکانہ ہوگا۔

حیرت ہے کہ صلیبی دنیا دائمی زندگی میں سکون کے لیے صراطِ مستقیم کی جستجو سے غافل ہے۔توجہ طلب پہلو ہے کہ کسی مادہ جن نے بچہ جنا ہو اور وہ نسلِ جن کی بجائے نسل انسانی سے تعلق رکھتا ہو یا کسی عورت نے بچہ جنا ہو اور وہ نسل انسانی کی بجائے نسل جن سے تعلق رکھتا ہو یا کسی اور نوع سے ہو۔ آپ تحقیق کریں کہ کسی الہامی یا تاریخ کی کسی معتبر کتاب میں اس قسم کا واقعہ مذکور ہوا ہے۔ اگر نہیں تو سیدہ مریم طاہرہ علیہا السلام کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نسل انسانی سے ماوراء سمجھ کر خدا کا بیٹا کیوں تسلیم کرتے ہو؟ یہ حقیقت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام و سیدہ مریم علیہا السلام کھانے پینے، سونے اور دیگر حوائج ضروریہ سے پاک نہ تھے۔ انہیں وقفہ سے ان کی ضرورت پڑتی تھی۔ یہ حوائج انسانی فطرت کا خاصہ تو ہیں کیا یہ الوہیت کے منافی نہیں؟

اللہ سبحانہ وتعالیٰ وہ ہے جو کھانے پینے، سونے اور آرام کرنے اور تھکنے کے عیوب سے پاک ہے۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام رب کا بیٹا ہے تو وہ ان عیوب سے پاک کیوں نہیں؟

اگر عیسیٰ علیہ السلام ان انسانی حاجات کے عیوب سے پاک نہیں تو عیسائیوں کو دعوتی پیغام ہے کہ تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رب کا بیٹا مان کر الوہیت کے مقام پر فائز کیوں کرتے ہو؟

اہل مغرب کا یہودی گروہ سیدہ مریم و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی شانِ اقدس میں گستاخی کرتا ہے۔ اور دوسرے گروہ نصاریٰ پر اندھی عقیدت اس حد تک چھائی ہوئی ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رب کی کرسی کے برابر بٹھا دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اے اہل مغرب! تم نے ایٹم کی ماہیت وساخت پر ریسرچ کی اور کر رہے ہو اور اب مریخ پر تمہاری تحقیق نے انکشاف کیا ہے کہ اس عظیم سیارے کی جو رفتار اب تک مشرقی سمت میں چلی آرہی تھی اب آہستہ آہستہ سست پڑ رہی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ صورت حال عنقریب تمام شمسی سیاروں کو پیش آئے گی اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ آخر ایک دن سورج بجائے مشرق کے مغرب سے نکلے گا۔ حالاں کہ مخبر صادق محمد ﷺ نے آج سے پندرہ سو سال قبل فرما دیا تھا کہ قیامت کے قریب سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہوگا۔ اور تمام لوگ اُس دن اللہ وحدہٗ لاشریک پر ایمان لائیں گے لیکن اُس دن کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

سیاروں کی گردش پر تحقیق کرنے والے اہل مغرب! ہم تم کو دعوتِ فکر دیتے ہیں۔ تم نے سیدہ مریم علیہا السلام کے بطن سے پیدا ہونے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو اس دنیا میں کھاتے پیتے بھی تھے، چلتے پھرتے رب کی توحید کی دعوت بھی دیتے تھے۔ تمہارے دونوں گروہوں کے بقول اُن کو توہین آمیز انداز میں گلیوں میں پھرایا گیا، پھر پھانسی کے پھندے پر لٹکایا گیا، ایک طرف تم یہ عقائد رکھتے ہو دوسری جانب تم ان کو ربّ کا بیٹا کیوں تسلیم کرتے ہو؟ مسلمان اہل مغرب کے خیر خواہ ہیں۔ ہم ان کو اس پیغام پر عمل کرنے کی دعوت دیتے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پنگھوڑے میں ارشاد فرمایا تھا جب کہ اس عمر میں بچے قوت گویائی نہیں رکھتے۔

﴿اِنِّیْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِیَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِیْ نَبِیًّا﴾ (مریم:۳۰)

''میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں مجھے اُس نے کتاب بھی عطا کی ہے۔''

حضرت مسیح علیہ السلام نے یہ نہیں کہا کہ میں اللہ ہوں یا اللہ کا بیٹا ہوں صرف یہ کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور جوانی میں بھی انہوں نے امت کو یہی دعوت دی:

﴿اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ﴾ (آلِ عمران: ۵۱)

''یقین مانو! میرا اور تمہارا رب اللہ ہی ہے تم سب اسی کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے۔''

اللہ کریم ہم کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق دے، آمین۔

☆ ہفت روزہ الاعتصام، ۲۷ مئی ۲۰۱۱ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماخذ و مراجع

- تفسیر ابن کثیر، از امام عماد الدین ابن کثیرؒ۔
- تفسیر احسن البیان، از حافظ صلاح الدین یوسفؒ۔
- تفسیر تیسیر القرآن، از مولانا عبدالرحمٰن کیلانیؒ۔
- معارف القرآن، از مفتی محمد شفیعؒ۔
- اظہار الحق، از علامہ رحمت اللہ کیرانویؒ۔
- اسلام اور مسیحیت، از شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسریؒ۔
- عیسائیت کیا ہے؟، از مولانا محمد تقی عثمانی۔
- برہان الحق، از مولانا احمد ابن گکھڑویؒ۔
- عیسائیت کے تعاقب میں (مقالات)، مرتبہ: محمد متین خالد۔
- خطبات جلد چہارم، مولانا عطاء اللہ بندیالوی۔
- ماہنامہ مکالمہ بین المذاہب، جامع مسجد خضراء چوک، سمن آباد، لاہور
- ہفت روزہ الاعتصام، ۳۱۔ شیش محل روڈ، لاہور۔
- کتاب مقدس (عہد عتیق و جدید)، طبع ۱۹۲۷ء، ۱۹۵۸ء، ۲۰۰۸ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کی دیگر کتب

۱: حرم کی پاسبانی (اقوام متحدہ یا قیامِ خلافۃ)
۲: نظریہ پاکستان اور اس کے تقاضے
۳: جمہوریت، شورائیت کا تقابلی جائزہ
۴: دو قومی نظریہ کی ضرورت اور تشکیل پاکستان
۵: تذکرہ مولانا حافظ محمد دینؒ سرگودھوی
۶: قادیانیوں کو دعوت فکر
۷: عیسائیوں کو دعوتِ فکر
۸: توحید اور شرک میں فرق (زیر طبع)
۹: سیرت احمد مجتبیٰ ﷺ (زیر طبع)
۱۰: خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (زیر طبع)
۱۱: سیرت خلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم (زیر طبع)
۱۲: سیرت انبیاء کرام علیہم السلام (زیر طبع)
۱۳: استحکام پاکستان کے تقاضے (زیر طبع)
۱۴: قادیانی سے دعوتی نشست (زیر طبع)
۱۵: سعودی حکومت کی دینی خدمات (زیر طبع)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یادداشت

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

زیرِ نظر مضامین موجودہ عیسائیت کو جاننے کے بعد راہِ حق واضح کرنے کے لیے کافی مدد و معاون ہیں۔ انہیں حرف بہ حرف میں نے پڑھا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مجموعہ کو نخبہ مبارکہ بنائے۔

[خاور رشید بٹ ﷾]

مؤلف نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے افراط و تفریط کا شکار ہونے والے یہودیوں اور عیسائیوں کو خوب جھنجوڑا ہے اور ان کو دعوت فکر دی ہے۔

[محمد الیاس چینوٹی ﷾]

یہ مقالہ بھٹکی ہوئی مسیحیت کے لیے دعوت ہدایت بھی ہے اور ہدایت نما بھی۔

[مولانا عبدالرؤف فاروقی ﷾]

جناب عطا محمد جنجوعہ نے ''عیسائیوں کو دعوتِ فکر'' میں بھٹکی ہوئی مسیحیت کو دعوت فکر دے کر دراصل انہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اصل شخصیت اور ان کے سیرت و کردار کے اس روشن اور تاباں پہلو کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

[جناب محمد متین خالد ﷾]

مرکز معاذ بن جبل